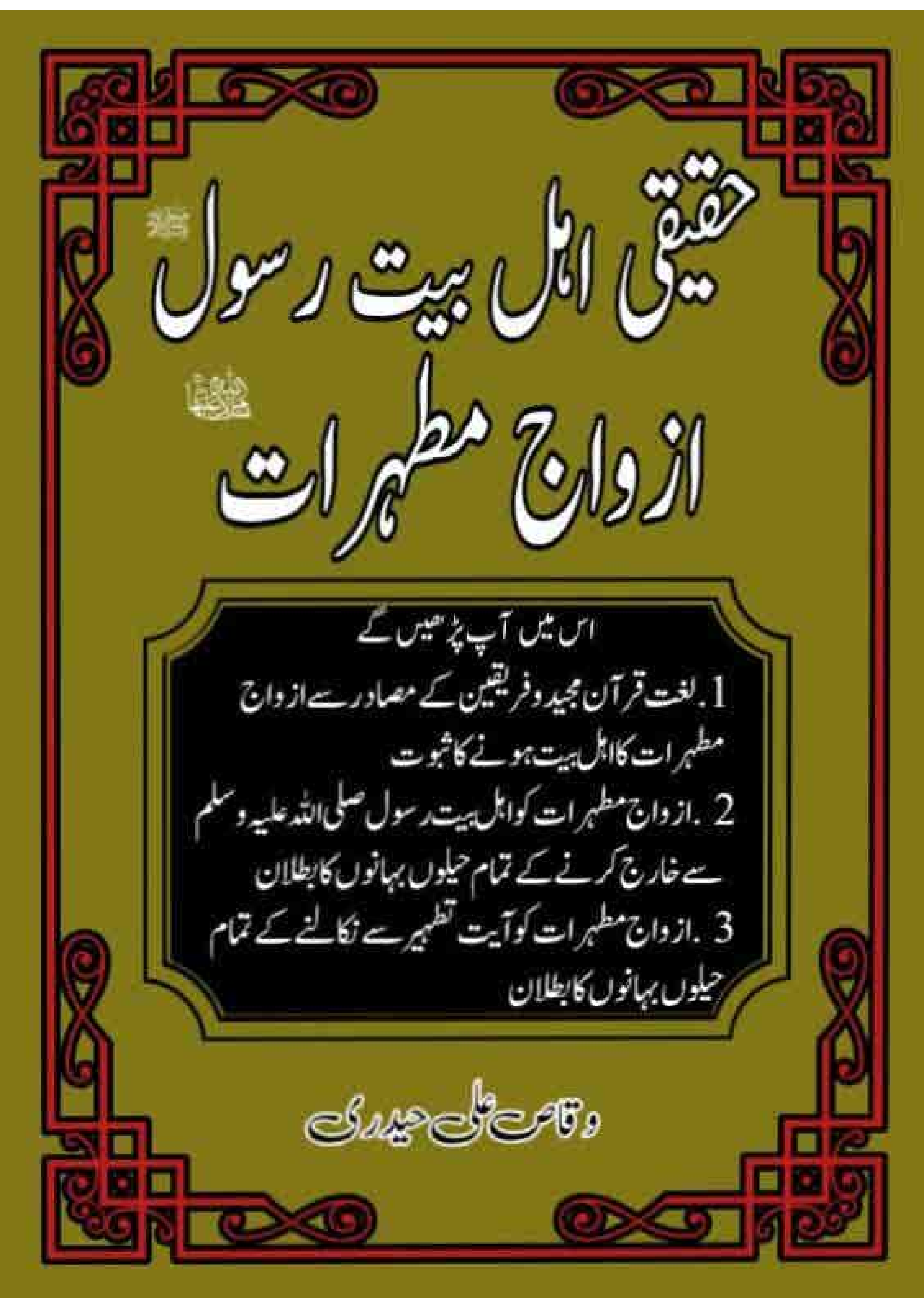

حقیقی اہل بیت رسول
ازواج مطہرات
اس میں آپ پڑھیں گے
1. لغت قرآن مجید و فریقین کے مصادر سے ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونے کا ثبوت
2. ازواج مطہرات کو اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ و سلم سے خارج کرنے کے تمام حیلوں بہانوں کا بطلان
3. ازواج مطہرات کو آیت تطہیر سے نکالنے کے تمام حیلوں بہانوں کا بطلان
وقاص علی حیدری

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ کتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ قال اللہ تبارک و تعالیٰ "یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا (۳۲) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَ اَطِعْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا (۳۳) وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا (۳۴)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔اور اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی مقدس جماعت صحابہ و اہل بیت کے دفاع کی توفیق بخشی۔

اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق کے حوالے سے صدیوں سے مذہب حقہ اہل سنت اور امامیہ کے درمیان یہ اختلاف چلا آرہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شامل کون کون ہے؟ کون کون حدیث ثقلین میں اہل بیت سے مراد ہے ؟ اس حوالے سے فریقین کی کئی کتب منظر عام پر آچکی ہیں اور گاہے بگاہے مقررین و محققین جلسوں و نجی محفلوں میں بھی اپنے اپنے دلائل دیتے رہے ہیں۔

امامیہ مذہب کا دعویٰ رہا ہے کہ اہل بیت رسول کے مصداق صرف اور صرف وہ ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں لیا۔ جبکہ اہل سنت کا یہ موقف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بحکم قرآنی و حدیثی اور عقلی طور پر اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہونے کی اولین مصداق ہیں۔

اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان والوں میں سے گھر کے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جن جن کو اپنا اہل بیت فرمایا وہ بھی اعزازی طور پر اہل بیت رسول میں شامل ہیں۔ اگر دلائل کے لحاظ سے جواب کی حیثیت سے دیکھا جائے تو ہم نے زیر نظر کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں امامیہ کے جملہ استدلالات کا علمی جائزہ لیا گیا ہے۔ چاہے وہ عبد الکریم مشتاق کی کتاب "اہل بیت اور ازواج کا فرق" کی صورت میں ہو یا محمد حسین ڈھکو کی کتاب تحقیقات الفریقین کے مندرجات کی صورت میں ہو۔

اس موضوع پر اور بھی کتب اہل سنت کی موجود ہیں لیکن ان کتب میں اس مقصد جس کو ہم نے چنا ہے، پر بہت کم ابحاث ہیں اور ان میں بھی منکرین اہل بیت مخالفین کے جملہ استدلالات و مغالطات کا جائزہ نہیں لیا گیا۔ پھر ان میں ضخامت صرف سیرت و فضائل سے بڑھائی گئی ہے۔ جامع گفتگو اس پر نہیں کی گئی۔ اس لیے ازواج مطہرات کے اہل بیت رسول ہونے کے حوالے سے ہم نے یہ قدم اٹھایا۔ جو صرف اور صرف ان ہی کے گرد گھومتے ہوئے علمی ابحاث کو اپنے قارئین اور مصنف مزاج شیعہ تک پہنچانا مقصود ہے۔

اس کتاب کی ترتیب کچھ اس طرح رکھی گئی ہے۔ اس بحث کو ہم چند عنوانات کے تحت تقسیم کریں گے۔

1۔ ازواج مطہرات کا اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا لغت و اصطلاح سے ثبوت۔

2۔ ازواج مطہرات کا اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا قرآن سے ثبوت۔

3۔ ازواج مطہرات کا اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اہل سنت مصادر سے ثبوت۔

4۔ ازواج مطہرات کا اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا امامیہ مصادر سے ثبوت۔

5۔ ازواج مطہرات کو اہل بیت رسول سے خارج کرنے کے حیلے بہانوں کا جواب۔ اگر کوئی ایسی چیز امامیہ کی رہ گئی جس کا جواب نہیں دیا گیا وہ بھی قارئین ہمیں ضرور مطلع کر دیں۔ تاکہ اگلی دفعہ اس کو بھی شامل کر لیا جائے

ایک ضروری وضاحت

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ وضاحت کر دی جائے کہ ہوسکتا ہے کہ کسی قاری کہ ذہن میں یہ ہو کہ ہم نے اپنی اس کتاب کا عنوان حقیقی اہل بیت رسول ازواج مطہرات اس لیے رکھا کہ بقیہ شخصیتوں کو ہم اہل بیت نہیں تسلیم کرتے۔

اس اشکال کی وضاحت ہم اپنے قارئین کے سامنے پیش کر دیتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ

* جن شخصیت کو قرآن مجید میں اللہ تعالی نے اہل بیت فرمایا۔

* آپ صلی اللہ علیہ کی بیٹیاں اور بیٹے۔

* جن شخصیات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر میں لیا۔

* جن بنی ہاشم کو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ارقم علیہ السلام نے اہل بیت فرمایا۔

یہ سب شخصیات اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کتاب کے عنوان کو اہل بیت رسول کہ حیثیت سے صرف ازواج مطہرات کے اہل بیت ہونے کے اثبات پر صرف اس لیے دیا کیونکہ ہماری مخالفین سب سے زیادہ زور بغیر دلیل کے ازواج مطہرات کو اہل بیت رسول سے نکالنے پر اپنی کتب اپنے مناظرے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لگاتے ہیں اس لیے باقاعدہ طور اس عنوان سے ان کا آپریشن ضرری سمجھا گیا۔

طالب دعا وقاص علی حیدری

باب اوّل

اس عنوان کے تحت ہم لغت و اصطلاح کے مفہوم کے مطابق ازواج مطہرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہونے کی حیثیت کو ثابت کریں گے ملاحظہ فرمائیں۔

علماء لغت اور ازواج کا اہل واہل بیت ہونے کا اثبات

علامہ ابن منظور افریقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ

اهْلُ الْقُرآنِ هُمْ أَهْلُ اللّهِ وَخَاصَتُهُ أى حَفَظَةُ القُرآنِ الْعَامِلُونَ بِهِ هُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ...وَأَهْلُ الأَمْرِ وَلاتُهُ وَأَهْلُ الْبَيْتِ سُكَّانُهُ وَاهْلُ الرَّجُلِ أَخَصُّ النَّاسِ بِهِ وَأَهْلُ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازْوَاجُهُ وَبَنَاتُهُ وَصِهْرُهُ اعْنِي عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِيلَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ....وَاهْلُ كُلِّ نبي امته.

" اہل القرآن وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اہل اور خاص بندے ہیں ۔ وہ حفاظ القرآن جو قرآن کے عامل بھی ہوں۔ وہی اولیاء اللہ ہیں۔ اہل الامر وہ اشخاص جن کے ہاتھ میں امور کی باگ ڈور اور اہل البیت ، گھر میں سکونت پذیر ، اہل الرجل کسی آدمی کے خاص تعلق دار ، اہل بیت نبی کریم صلی الہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات صاحبزادیاں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور اہل بیت نبی کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کہ صرف آپ کی ازواج مطہرات ہی ہیں اور ہر نبی کی اہل اس کی امت ہے "

[لسان العرب جلد 11 صفحہ نمبر 29]

اسی طرح صاحب القاموس نقل کرتے ہیں کہ

اهل الأمر ولاتُهُ وَالْبَيْتِ سُكَانُهُ وَ الْمَذْهَبِ مَنْ يَدِينُ بِهِ وَ لِلرَّجُلِ زَوْجَتُهُ كَاهْلَتِهِ وَ لِلنَّبِيِّ ازْوَاجُهُ وَبَنَاتُهُ وَ مِهْرَهُ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أو يساء، والرِّجَالُ الَّذِينَ هُمُ اللّهُ وَلِكُلِّ نبی امته

"اہل الامر امر حکومت کے والی اہل البیت ، گھر کے اندر سکونت پذیر اہل المذاہب مذہب کے پیرو کار ، اھل الرجل ، مرد کی بیوی اھل النبی ، نبی کی ازواج ، صاحبزادیاں اور داماد حضرت علی یا نبی کی عورتیں یا وہ مرد جو آپ کی آل ہیں۔ ہر نبی کی آل اس کی امت ہے"

[القاموس جلد سوم فصل الهمزہ والیاء باب اللام صفحہ نمبر 23]

شیعہ علماء سے تائید

طبرسی لکھتا ہے کہ

میل الی الرَّجُلِ قَرَابَتُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ وَالُ الْبَعِيرِ الْوَاحَةِ وَالُ الْخَيمَةِ عَمَدُهُ وَالُ الْجَبَلِ أَطْرَافُهُ وَنَوَاحِيهِ وَقَالَ ابنُ دُرَيْدٍ الی كُلِّ شَيْءٍ شَخْصُهُ وَالُ الرَّجُلِ أَهْلُهُ وَقَرَابَتُهُ قَالَ الشَّاعِرُ "شعر" ولاتبكِ مَيْتًا بعْدَ مَيْتٍ أَجَنَّهُ علي وَعَبَّاسٍ وَالُ أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ سَمِعْتُ إِعْرَابِيًّا فَصِيحًا يَقُولُ أَهْلُ مَكَّةَ أَهْلُ اللَّهِ فَقُلْنَا مَا تَغْنِي بِذَلِكَ قَالَ الَيْسُوا مُسْلِمِينَ الْمُسْلِمُونَ الُ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا يُقَالُ الُ الْفُلَانِ لِلرَّئِيسِ الْمُتَّبَعِ وَفِي شِبْهِ مَكَّةَ. لانَّهَا أُمُّ الْقُرَى وَمِثْلِ فِرْعَوْنَ فِي الضَّلَالِ وَاتِّبَاعِ قَوْمِهِ لَهُ فَإِذَا جَاوَزَتَ هَذَا فَإِنَّ الله الرَّجُلِ أَهْلُ بَيْتِهِ خَاصَّةً.

"آل الرجل اس کی اہل بیت اور اس کی قرابت والے ہوتے ہیں۔ آل بغیر اس کے تختے، آل خیمہ اس کی لکڑیاں، آل جبل اس کی اطراف اور کونے، ابن درید نے کہا۔ ہر شی کی آل اس کی ذات ہے۔ آدمی کی آل اس کے اہل و عیال اور قرابت والے ہوتے ہیں۔ ایک شاعر نے کہا۔ ایسی میت کے بعد کسی اور میت پر نہ رو و جس کو علی، عباس اور آل ابی بکر نے چھپادیا،،

ابو عبیدہ نے کہا۔ میں نے ایک فصیح اعرابی کو یہ کہتے سنا۔ اہل مکہ اہل اللہ ہیں۔ ہم نے پوچھا۔ اس سے تیری کیا مراد ہے؟ کہنے لگا۔ کیا مکہ والے مسلمان نہیں۔ تمام مسلمان آل اللہ ہیں۔ اس نے کہا۔ آل فلان اس شخص کے متبعین کو کہتے ہیں۔ اور مکہ بھی اسی طرح ہے۔ کیونکہ وہ ام القری ہے۔ آل فرعون سے مراد اس کی قوم کے متبعین اور گمراہ لوگ ہیں۔ پھر جب معالم اس سے آگے بڑھ جائے۔ تو آل الرجل صرف اس کے گھر والوں کو ہی کہتے ہیں۔ (یعنی گھر والے کی بیویاں بچے)

{ تفسیر مجمع البیان جلد اول جزء اول ما زیر آیت واذ نجینٰکم من آل فرعون صفحہ نمبر 104 }

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین شہر سے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مصر کی طرف آئے راستہ میں درج ذیل واقعہ پیش آیا۔

اذْقَالَ مُوسَىٰ لاَهْلِهِ إِنِّي انَسْتُ نَارًا

"جناب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھ لی ہے (ترجمہ مقبول شیعہ)"
اس کی تفسیر میں تفسیر مجمع البیان میں طبرسی لکھتا ہے کہ

إِذْقَالَ لَاهلِهِ أَيِ امْرَأَتِهِ وَفِيَ بِنْتُ شُعَيْبِ

"جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اہل سے کہا۔ یعنی اپنی بیوی جو کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں"

{ تفسیر مجمع البیان جلد چہارم جز ھفتم صفحہ نمبر21 }

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا السلام کے بارے میں آتا ہے کہ

وَإِذَاغَدَوْنَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِي الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.

"اور اے رسول تم اس وقت کو یاد کرو) جب کہ صبح ہی صبح تم اپنے اھل سے نکلے، اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں میں بٹھانے لگے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے"

{ سورہ آل عمران آیت نمبر121 }

یہاں آیت میں اھل سے متاثر سیدہ عائشہ صدیقہ زوجہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اس کی تصدیق امامیہ معتبر مفسر علامہ فتح اللہ کاشانی نے ان الفاظ سے کی ہے۔

(وَإِذْغَدُوت) ویارکن اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چون بامداد بیروں شدی (مِنْ أَهْلِكَ) از منزل عائشہ لقبول بعضے این روز احزاب یا بدر بودہ واصح داشھر آنست کہ روز احد است وایی مردی است از ابی جعفر (ع)

"اور یاد کیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب بوقت صبح آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے۔ بعض نے اس واقعہ کو خیبر کے دن یا بدر کے دن کے متعلق بتایا۔ زیادہ صحیح اور مشہور ترین یہ ہے۔ کہ یہ احد کے دن کا واقعہ ہے۔ اور یہی حضرت امام باقر رحمہ اللہ سے مروی ہے"

{ تفسیر منہج الصادقین جلد دوم صفحہ نمبر311 }

اسی طرح مولا علی علیہ السلام کے نزدیک بھی اھل سے مراد زوجہ ہیں ملاحظہ فرمائیں
{ علل الشرائع جلد اول باب 85 رقم باب روایت نمبر 6 صفحہ 141 }

ازواج مطہرات اہل بیت رسول ہیں قرآن سے ثبوت

اللہ رب العزت نے سورۃ الاحزاب کے ایک پورے رکوع میں ازواج مطہرات علیہم السلام کے لیے چند احکام و مسائل بیان کرتے ہوئے آخر میں فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

{ الاحزاب:33 }

اے "پیغمبر کے گھر والو! اے اہل بیت! اے ازواج رسول اللہ! ﷺ (ان احکام کے ذریعے) تم سے ہر قسم کی آلائش دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں خوب پاک صاف کرنا چاہتا" ہے۔

قرآن مجید کی یہ آیت نص صریح ہے کہ اہل بیت میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی بیویاں یعنی ازواج مطہرات شامل ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں تمام مفسرین متفقہ ہیں کہ یہ آیت تطہیر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے لیے اتری ہے چنانچہ آیت تطہیر کا مصداق صرف ازواج رسول ﷺ ہیں

حقیقی اہل بیت ازواج مطہرات ہیں قرآن کا فیصلہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"نزلت في نساء النبي"

یہ آیت تطہیر خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
{ تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ 491 }

اس کی سند حسن ہے اس کے راوی امام عکرمہ رحمہ اللہ اس بات پر مباہلہ کرنے کو تیار تھے کہ اس آیت تطہیر سے مراد ازواج نبی ﷺ ہیں۔

قارئین محترم! اگر آپ آیت تطہیر کا پس منظر دیکھیں تو سارے کا سارا پس منظر اور سیاق و سباق اس بات کا ثبوت ہے کہ آیت تطہیر ازواج مطہرات کے لیے نازل ہوئی ہے

آیت نمبر 28 میں

يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ۔۔۔۔

یہ بھی ازواج مطہرات کے احکام اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتا رہا ہے

آیت نمبر 29 میں

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ۔۔۔

میں بھی ازواج مطہرہ کے لیے احکامات کا نزول ہو رہا ہے

آیت نمبر 30 میں بھی

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ۔۔۔

ازواج مطہرات کو خطاب

آیت نمبر 31 میں بھی

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا۔۔۔

ازواج مطہرات کو خطاب

آیت نمبر 32 میں بھی

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔۔

ازواج مطہرات کو خطاب کیا جا رہا ہے۔۔

آیت نمبر 33 میں بھی

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔۔

ازواج مطہرات کو خطاب کیا جا رہا ہے۔ اور اسی آیت مبارکہ میں ہی آیت تطہیر موجود ہے جو ہمارے زیر بحث ہے۔

آیت نمبر 34 جو آیت تطہیر سے اگلی آیت ہے اس میں بھی

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ۔

ازوج مطہرات کو خطاب ہے۔

یہ سب آیات اس بات کا ثبوت ہیں کہ قرآن مجید آیت تطہیر کی اوّلین مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں۔ مذکورہ بالا آیات اور ان کا پس منظر یہ سب ہی ہمارے موقف اہل سنت کی تائید کر رہے ہیں۔

قرآن مجید کی دیگر آیات اور ازواج کا اہل بیت میں شامل ہونا

اسی طرح قرآن مجید میں بھی دیگر مقامات پر بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج مطہرات کا ذکر آیا وہاں ان کے لیے اہل اور اہل بیت کا لفظ آیا ہے چنانچہ قرآن کریم کی ان دیگر آیات سے بھی ثابت ہے کہ بیویاں اہل بیت میں شامل ہیں

سورۂ ہود میں رب کائنات نے خلیل اللہ جناب ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کے لیے یہی لفظ "اہل بیت" بولا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔جب ابراہیم علیہ السلام کی بیوی جناب سارہ علیہا السلام نے بیٹے اور پوتے کی خوشخبری پر تعجب کیا تو فرشتوں نے کہا:

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

"کیا تم اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو،اے اہل بیت تم پر تو اللہ کی رحمت اور برکت ہے،یقیناً اللہ تعریفوں والا بڑی بزرگی والا ہے۔"

{ سورۃ ہود آیت نمبر 71، 73 }

یہ آیت بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اہل بیت میں سب سے پہلے بیویاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ

"جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف آگ دیکھی۔اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تاکہ تم سینک لو"

{ سورہ القصص آیت نمبر29 }

سورہ نمل آیت نمبر 7 میں جہاں پر اھل لفظ آیا ہے اس کے بارے میں اہل سے مراد جناب موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ مراد لی گئی ہیں۔چنانچہ امامی مفسر قمی و طبرسی صاحب رقم طراز ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ نے سورہ نمل آیت 7 یعنی جب جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے گھر والوں کو فرمایا یعنی جناب موسیٰ علیہ السلام اور وہ جناب شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھیں"

{ تفسیر قمی جلد دوم صفحہ 139.

تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن جلد چہارم صفحہ نمبر 211 }

ازواج مطہرات کا فریقین کی کتب سے اہل بیت رسالت ہونے کا ثبوت

اہل سنت مصادر سے ثبوت ملاحظہ فرمائیں

حدیث کساء سے ازواجِ مطہرات کا اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا ثبوت بمع آیت تطہیر کے مصداق کے حوالے سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی روایات سے ازواج مطہرات کا اہل بیت رسول ہونے کا ثبوت

پہلی روایت:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فضائل صحابہ میں حدیث لائی ہے کہ جناب شہر بن حوشب

سمعت أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين جاء بعي الحسين بن علي أمنت أهل العراق فقالت التلوه فلهم الله مروه ودلوه العليم الله على رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم. قدية بومة قد صنعت له فيها عصيدة تعملها في طبق ليا على وضعتها بين يديه فقال لها ابن ابن عمك قالت هو في البيت قال الذهبي فادعيه والنبي بابلية قالت فجاءت تقود السيا كل واحد ميما بيد وعلى يمشي في الرهما على دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسيما في حجره وجلس على على يمينه. وجلست فاطمة على يساره قالت أم سلمة قامت كماء خير ياكان بساطة لذا على المنامة في المدينة فلقه رسول الله صلى الله فأحد عشمالة طرق الكلماء ولوى بيده المدير الي بيه من وجل قال اللهم أهل على الذهب عنهم الرحمي وطيرهم العليم القيم أعلى الذهب عيم الرمي وغيرهم تطييرا العليم أول بين الذهب

عهم الرجيم وتظهرهم تطهير قلت يا رسول الله الست من أهلك قال فادخلی فی الكسا قالت قد فدخل في الكساء بعد ما قضي دعاية لابن عمه علي والنيه وانته فاطمة

جناب شہر بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ سلام اللہ علیہا نے بیان فرمایا ہے جب ان کو سیدنا حسین بن علی علیہ السلام کی شہادت کی خبر ملی وہ اہل عراق پر لعنت بھیج رہی تھیں پھر فرمانے لگیں: انہوں نے سیدنا حسین کو شہید کیا۔ اللہ انہیں قتل کرے، انہوں نے سیدنا حسین علیہ السلام کو بڑا دھوکہ دیا اور رسوا کیا ان پر اللہ کی لعنت ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا، جب سید فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے صبح کے وقت ہانڈی بنا کر ایک برتن لے کر آئیں اور آپ ﷺ کے سامنے رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ ان کے چچا کا بیٹا کہاں ہے ؟ عرض کیا وہ گھر میں ہیں۔ فرمایا جاؤ انہیں اور ان کے دونوں بچوں کو بھی بلا کر لاؤ سیدہ فاطمہ الزہراء کا اپنے بیٹوں کو دائیں بائیں پکڑ کر لا رہی تھیں جناب علی المرتضی علیہ السلام ان کے پیچھے تھے جب وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ان بچوں کو اپنی گود میں بٹھایا سیدنا علی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیدہ ام مسلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ آپ نے خیبری چادر کھینچی جو مدینے میں ہمارے سونے کے بستر پر تھی رسول اللہ ﷺ نے سب کو لپیٹ لیا اور چادر کے دونوں کناروں کو ہاتھ سے پکڑا اور دائیں ہاتھ کو اپنے رب کی طرف اٹھایا اور دعا کی اے اللہ یہ میرے اہل ہیں ان سے گندگی دور فرما اور انہیں خوب پاک کر دے۔ یہ بات تین دفعہ دہرائی میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں تم بھی اہل بیت میں سے ہو تم بھی چادر میں آجاؤ۔ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: میں بھی چادر میں داخل ہو گئی۔

{ فضائل صحابہ امام احمد رقم حدیث نمبر 1170، 1391

طبرانی کبیر جلد سوم صفحہ نمبر 115، 114 }

دوسری روایت

امام بغوی اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسارٍ عن أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: فِي بَيْتِي أُنزِلَتْ: وَإِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ اللهِ إِلَى فَاطِمَةَ، وَعَلَى، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: ((هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ: ((بَلَى إِنْ شَاءَ اللهُ))

سیدہ ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

" اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والیو! تم سے وہ ہر قسم کی گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔ "

سورۃ احزاب ۳۳ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علی، حسن اور حسین علیہم السلام کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا: " یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔ سیدہ ام سلمہ سلام اللہ علیہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اہل بیت میں سے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیوں نہیں! یقیناً تم بھی اہل بیت ہو ان شاء اللہ"

{ شرح السنہ امام بغوی جلد ہفتم باب مناقب اہل بیت صفحہ نمبر 54، 53 رقم حدیث نمبر 3811، تفسیر بغوی جلد ششم صفحہ نمبر 350، 351

مسند احمد رقم حدیث نمبر26602 }

اس حدیث سے بھی ثابت ہو گیا کہ ازواج مطہرات اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آیت تطہیر کی مصداق بھی۔

تنبیہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے چادر میں اس لیے نہیں لیا کیوں کہ اس چادر میں ایک وہ شخصیت تھی جن سے ازواج مطہرات کو ماں ہونے کے باوجود پردہ کا حکم تھا۔ اس لیے اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ شروع میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو چادر میں لیا، یہ اعتراض عقلاً نقلاً اور اخلاقاً غلط ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ دعا کی ضرورت بھی ازواج مطہرات کو نہیں ہے کیوں کہ ازواج مطہرات کی تطہیر کے حوالے سے قرآن مجید کے احکامات آچکے تھے۔

تیسری روایت:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردہ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب آیت

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

"ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ وحسن حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور انہیں ایک چادر کے نیچے ڈھانپ دیا، علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر کے نیچے کر لیا، پھر فرمایا: اے "اللہ یہ ہیں میرے اہل بیت، میرے گھر والے، ان سے ناپاکی دور کر دے اور انہیں ہر طرح کی آلائشوں سے پوری طرح پاک و صاف کر دے"

ام سلمہ کہتی ہیں : اور میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم "اپنی جگہ ہی ٹھیک ہو، تمہیں خیر ہی کا مقام و درجہ حاصل" ہے
{ جامع ترمذی رقم حدیث نمبر 3205، 3787 }

حدیث ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے متن سے ازواج مطہرات کا داخل آیۃ تطہیر ہونے کا اثبات

مخالفین کے پاس ازواج مطہرات کو آیۃ تطہیر کے شان نزول سے نکالنے کے لیے کوئی آیت یا حدیث نہیں صرف مغالطے ہیں۔ اگر انہوں نے کسی روایت سے غلط مفہوم پیش کرتے ہوئے نتیجہ نکالا بھی ہے تو ہو عائذ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی روایت ہے۔ ہم اس عنوان کے تحت جو ہم نے دیا، جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیئے گئے جوابات کو سامنے رکھتے ہوئے مخالفین کے استدلال کو بے نقاب کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں جب ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا نے اصحاب کساء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چادر میں دیکھا تو آپ نے عرض کیا کیا میں آپ کی اہل بیت، آپ کی اہل میں سے نہیں ہوں؟؟ اس کے جواب میں جو روایات جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے ہمیں ملیں وہ قارئین کے سامنے رکھتے ہیں

(1) وانت من اھلی "تم میری اہل سے ہو"
{ شرح مشکل الآثار جلد صفحہ نمبر 237، تفسیر ابن جریر طبری جلد 22 صفحہ نمبر 7، 8 }

(2) انک علی خیر "تم خیر پر ہو"
{ تفسیر ابن جریر طبری جلد 22 صفحہ نمبر 7، مشکلات الآثار جلد صفحہ نمبر 243، طبرانی رقم روایت نمبر 2664 }

(3) انت مکانک انت علی خیر "تم اپنے مقام پر ہو اور خیر پر ہو"
{ جامع ترمذی رقم 3205، 3787. مشکل الآثار جلد صفحہ نمبر 244 }

انک انت خیر "تم خیر پر ہو"

{ اصول کافی جلد اول کتاب الحجۃ باب ما نص اللہ عزوجل ورسولہ علی الائمہ واحد -- باب 64 رقم روایت نمبر759 }

درجہ صحیح عندا لمجلسی

(4) بلی انشاء اللہ "کیوں نہیں تم بھی میرے اہل بیت میں سے ہو"

{ شرح سنہ امام بغوی جلد ہفتم صفحہ نمبر 54 رقم حدیث نمبر 3811 ، مسند احمد رقم حدیث نمبر26602 }

(5) بلی قال فادخلنی "کیوں نہیں پھر ام سلمہ چادر میں داخل ہو گئیں"

{ فضائل صحابہ امام احمد رقم حدیث نمبر ، مشکلل الآثار جلد صفحہ 243 ، طبرانی رقم حدیث نمبر2666 }

(6) انت قال : فواللہ انھا الاثق عمل عندی "تو بھی اہلبیت میں سے ہے ۔اللہ کی قسم زیادہ پختہ درجہ پر ہو"

{ تفسیر ابنِ جریر طبری جلد 22 صفحہ نمبر104 ، طبرانی2669 }

(7) انک اھلی خیر وھولاء اھل بیتی اللھم اھلی احق

"تم میرے اہل ہو خیر پر ہو میرے اہل زیادہ حقدار ہے"

{ مستدرک حاکم سوم کتاب التفسیر صفحہ نمبر456 رقم روایت نمبر3558 }

اب اس واقعہ کے جوابات کو نتیجے کے طور پر قارئین اہل انصاف اہل سنت و امامیہ کے سامنے رکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں ۔

"بلی انشاء اللہ ،انت مکانک انت علی خیر ،وانت من اھلی ، فادخلنی ،)

انک اھلی خیر وھولاء اھل بیتی اللھم اھلی احق

"تم میرے اہل ہو خیر پر ہو میرے اہل زیادہ حقدار ہے"

"کیوں نہیں انشاء اللہ آپ اپنے مقام پر ہیں اور خیر پر ہیں اور میرے اھل اس کے زیادہ حق دار ہیں ۔اور میرے اہل بیت میں سے ہیں پھر ام سلمہ سلام اللہ علیہا چادر میں داخل ہو گئیں"

پس ام المومنین اہل بیت رسول جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو جو جواب جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اس سے ازواج مطہرات کا آیۃ تطہیر کے حکم میں شامل ہونا ثابت ہوتا ہے۔شان نزول کے حوالے سے تو پہلے ہی ازواج مطہرات آیۃ تطہیر میں داخل تھیں اور شان نزول کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب آیت کے اندر وضاحت موجود نہ ہو۔ جبکہ ازواج مطہرات کے بارے میں سورہ احزاب کی سیاق و سباق والی آیات میں تو واضح طور پر موجود ہے کہ آیہ تطہیر ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔اس لحاظ ان کے لیے تو چادر کا اہتمام یا چادر میں آنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں پر ان شخصیات کو شامل کیا گیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نہیں رہتے تھے۔

یہاں ایک ممکنہ سوال کا جواب بھی دینا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ ہو سکتا کسی کے ذہن میں یہ اشکال گزرے کہ اگر زیر بحث آیت تطہیر ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی تھی تو پھر جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا نے اصحاب کساء کو چادر میں لیتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیوں عرض کیا کہ کیا میں آپ کی اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟

جواب:

اس اشکال کا یہ ہے کہ یہاں پر سوال آیت کے شان نزول یا آیت کے حکم میں شام ہونے کے حوالے سے جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو تردد نہیں ہوا بلکہ چادر کی تخصیص اصحاب کساء کے لیے کی جانے کی وجہ سے یہ سوال اٹھایا۔

کہ اہل بیت میں تو میں بھی شامل تھیں تو یہاں پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کساء میں شامل کیوں نہ کیا۔ ان روایات کے حوالے سے جو جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے مروی اس واقعہ پر موجود ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات سے یہ بھی واضع ہوتا ہے کہ اگر جناب ام سلمہ سلام اللہ علیھا آیت تطہیر میں شامل نہ ہوتیں تو ضرور ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ

اصحاب کساء میں موجود اہل بیت وہ ہیں جن کے بارے میں آیۃ تطہیر ہے۔ اس لیے تمہیں اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ جبکہ ایسا نہیں ہوا۔ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کا سوال بھی وہاں ہی تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تطہیر پڑھ کر اصحاب کساء کو شامل کیا اور جواب بھی اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ جو یہ ثابت کرتا ہے کہ ازواج مطہرات بھی وہی اہل بیت ہیں جن کے بارے میں آیۃ تطہیر کا نزول ہوا۔

قرانی آیات کا شان نزول کا اصول اور ازواج مطہرات کا اہل بیت رسول ہونے کا جائزہ

آیت تطہیر کے حوالے سے تین قسم کی روایات ملتی ہیں

1 . جن روایات میں اصحاب کساء کو چادر میں لے کر اہل بیت میں شامل کرنے کے بعد رسالت نے صرف دعا کی۔

اس سے تو بحث ہی نہیں اور نہ ایسی روایات ہمارے موقف کہ خلاف ہیں۔

2 . دوسری وہ روایات ہیں جن میں ان کو چادر میں لے کر آیت تطہیر کی تلاوت بھی فرمائی۔ یہ قسم بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ ہم اصحاب کساء کو آیت تطہیر کا مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شامل کرنے کے بعد مانتے ہیں۔

3 . تیسری قسم ان روایات کی ہے جن میں یا تو شان نزول کے حوالے سے اصحاب کساء کا نام موجود ہے جیسا کہ ابو سعید خدری و جناب سعد بن ابی وقاص علیہم السلام کی روایات، یا پھر صرف آیت کے نزول کے وقت ان شخصیات کو چادر میں لیا گیا۔

ہم یہاں پر چادر میں لینے کی وجہ تخصیص پر اور ان کے بارے میں آیت تطہیر کے شان نزول پر اصولی گفتگو کریں گے تاکہ امامیہ کے اس شان نزول کے حوالے سے باطل استدلال کا خاتمہ کیا جائے۔

مصنف تحقیقات الفریقین محمد حسین ڈھکو صاحب اور جملہ امامیہ جناب ابو سعید خدری علیہ سلام

کی روایت جو کے سند کے لحاظ سے ضعیف ہے، سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ چونکہ آیت کا نزول اصحاب کساء کے بارے میں ہے تو ضروری ہے کہ صرف ان ہی شخصیات کو آیت تطہیر کا مصداق تسلیم کیا جائے۔

اس کے جواب کے لیے عرض یہ ہے کہ یہاں پر یہ بات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ کوئی آیت اپنے نفس الامر و مفہوم اور عموم کے اعتبار سے سببِ نزول کے ساتھ مقید و مختص نہیں ہوتی بلکہ معنی و مفہوم کے اعتبار سے اس آیت کو عموم پر ہی محمول کرنا ضروری ہے۔

شیخ الاسلام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ

"سلف صالحین کے نزدیک شان نزول کے بیان کے لیے "نزلت فی کذا" یعنی یہ صورت یا آیت اس بارے میں نازل ہوئی" کی اصطلاح استعمال کی جاتی تھی۔ صحابہ وتابعین کے زمانے میں یہی اصطلاح بعض دوسرے موقعوں کے لیے بھی استعمال کی جاتی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس اصطلاح کو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیش آنے والے کسی ایسے واقعے کے لیے استعمال ہی نہیں کرتے تھے، جو کسی آیت کے شان نزول کا سبب ہوتا تھا بلکہ وہ اس اصطلاح کو ان واقعات پر بھی استعمال کرتے تھے جو حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد پیش آئے۔

اس طرح وہ ایک ہی آیت کے کئی شان نزول بیان کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ اس آیت کے حکم کے اطلاق چونکہ فلاں فلاں واقعے پر بھی ہوتا ہے اس لیے وہ واقعہ بھی اس کا سبب نزول یا شان نزول ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی سوال کیا جاتا، یا آپ کے مبارک زمانے میں کوئی واقعہ پیش آتا تو اس وقت حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی کسی آیت سے کوئی حکم نکالتے اور بعض اوقات اس کی تلاوت بھی فرمادیتے تو اس سے بھی کسی آیت کا شان نزول قرار دیا جاتا ایسے موقعوں پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یوں کہہ دیتے کہ "نزلت فی کذا" یعنی یہ فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے"

{ الفوزالکبیر صفحہ نمبر 74، 75 }
پس اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جناب ابو سعید خدری علیہ السلام یا اہل بیت رسول جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا نے آیت تطہیر کے بارے میں کہیں نزلت فی بیتی یا نزلت فی اصحاب کساء کے ہم معنٰی الفاظ کہے بھی ہیں تو بھی وہ اصحاب کساء تک اس کا شان نزول محدود نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایک تو ان تمام آیات بشمول آیت تطہیر کے ازواج مطہرات علیہا السلام کو خطاب ہے اور دوسرا اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا شان نزول کے بیان کرنے والا اصول بھی اصحاب کساء کی رخصت اور ازواج مطہرات کی نفی نہیں کرتا۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَصح" یہ ہے کہ نظم قرآن کو اس کے عموم پر محمول کیا جائے اور اسباب خاصہ کا اعتبار نہ کیا جائے، کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پیش آمدہ واقعات کی توضیح میں آیات کے عموم سے استدلال کرتے رہے ہیں، گو ان کے اسباب نزول خاص تھے"
{ تفسیر قرآن العظیم جلد اول صفحہ نمبر 12 }

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قَصْر عمومات القرآن على أسباب نزولها باطلٌ فإن عامة الآيات نزلت بأسباب اقتضت ذلك وقد علم أن شيئا منها لم يقصر على سببه."

"عمومِ قرآن کو اسبابِ نزول پر محدود کر دینا باطل ہے کیونکہ اکثر آیات ایسے اسباب کے تحت نازل ہوئی ہیں جو اسکے مقتضی تھے۔ جبکہ یہ معلوم ہے کہ کوئی آیت بھی اپنے سبب نزول تک محدود نہیں ہے۔ (بلکہ باعتبار عمومِ لفظ اسمیں وسعت ہے۔)

آگے چل کر فرماتے ہیں:

"ورود اللفظ العامّ على سبب مقارن له في الخطاب لا يوجب قصره عليه... غاية مايقال: إنها تختص بنوع ذلك الشخص فتعمّ مايشبهه."

کہ کسی عام لفظ کا خطاب کے مخصوص سبب کی بنا پر آنا اس کو اس سبب سے مقید نہیں کرتا۔۔

زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے۔ یہ الفاظ اس قسم کے لوگوں کے بارے میں آئے ہیں اور اس سے ملتے جلتے لوگوں کو یہ الفاظ شامل ہوں گے"

{ مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ جلد 15 صفحہ نمبر 364، 415 }

اب ہم اس طرح کی مثالیں قرآن مجید و تفسیر و حدیث سے بھی دے دیتے ہیں تاکہ کوئی کوڑ مغز امامی یہ نہ کہے کہ اس پر مصادر سے دلائل کیوں کہ دیئے گئے

قرآنِ کریم میں ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں

(1) چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

(البقرہ آیت نمبر187)

یہ آیت تقریباً 2 ھ میں حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔ مگر روایت میں ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لما نزلت هذا الآية.

" جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے دوریساں (دھاگے) لیے"

{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر 2533

احمد بحوالہ تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ نمبر227 }

اب حضرت عدی علیہ السلام اس آیت کو اپنے واقع سے متعلق بیان کرتے ہوئے نزلت کا اطلاق کر رہے ہیں جبکہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ تو اس آیت کے نزول سے تقریباً 7 سال بعد 9 ھ میں مسلمان ہوئے ہیں۔ تو مفسرین و محدثین نے اس کی یہی تعبیر کی ہے۔ کہ آیت کریمہ اگرچہ پہلے نازل ہوئی تھی لیکن حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے اپنے واقعہ پر اس کے نزول کا اطلاق من حیث الشمول اور من وجہ دخول کیا ہے۔ جبکہ نزول و شمول میں تلازم زمانی ضروری نہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں پہلی تقوی کی بنیاد پر بننے والی مسجد کے بارے میں آتا ہے کہ

البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے دن سے تقوی پر رکھی ہے وہ اس سے لائق ہے"
{ سورہ توبہ آیت نمبر108 }
قرآن مجید کی اس آیت میں مسجد قباء مراد ہے جبکہ صحیح مسلم کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔
جناب ابو سعید خدری علیہ السلام نے پہلی مسجد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ان دونوں مساجد میں سے کون سی مسجد ہے جو تقوی کی بنیاد پر رکھی گئی تھی تو ان کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طریق پر فرمایا وہ روایت کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں
فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ، فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ» مَسْجِدُكُمْ «هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ
" آپ صلی اللہ علیہ نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انھیں زمین پر مارا، پھر فرمایا: " وہ تمھاری یہی مسجد ہے۔" مدینہ کی مسجد کے بارے میں"
{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر3387 }
نتیجہ: آیت کے حکم میں یہ دونوں مساجد داخل ہیں۔ جن کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔
ایسا ہی سورہ النساء کی آیت نمبر 65 اور سورہ الفتح کی آیت نمبر 21 کے شان نزول میں انزل اللہ - یا۔ انزلت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا ایک مفہوم یہ ہوتا ہے کہ آیت کریمہ تو اسی واقعہ کے متعلق نازل ہوئی مگر یہ نزول دوسرے واقعہ کو بھی شامل ہے۔
پس ثابت ہوا کہ اگر آیت تطہیر کے بارے میں کسی صحابی رسول نے نزول کے الفاظ اصحاب کساء کے بارے میں کہہ بھی دیئے تو اس آیت کو ان تک محدود نہیں رکھا جاسکتا اور آیت کا نزول ازواج مطہرات کے بارے میں ہو یا نہیں آیت کے حکم میں شامل ہیں۔ بلکہ وہ تو اولین مصداق ہیں کیونکہ کہ قرآن مجید میں مخاطب ہی ان کو کیا گیا ہے۔

چوتھی روایت:

تطہیر کے الفاظ پڑھتے ہوئے ازواج مطہرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل بیت فرمایا حدیث ملاحظہ فرمائیں

عن علي بن أبي طالب قَالَ: كَثُرَ عَلَى مَارِيَةَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ فِي قِبْطِيٍ ابْنِ عَمٍّ لَهَا كَانَ يَزُورُهَا، وَيَخْتَلِفُ إِلَيْهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ: خُذْ هَذَا السَّيْفَ فَانْطَلِقْ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ عِنْدَهَا فَاقْتُلْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَكُونُ فِي أَمْرِكَ إِذَا أَرْسَلْتَنِي كَالسِّكَّةِ الْمُحْمَاءِ لَا يُثْنِينِي شَيْءٌ حَتَّى أَمْضِيَ لِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ، أَمِ الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ قَالَ: بَلِ الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ، فَأَقْبَلْتُ مُتَوَشِّحَ السَّيْفِ، فَوَجَدْتُهُ عِنْدَهَا، فَاخْتَرَطْتُ السَّيْفَ، فَلَمَّا رَآنِي أَقْبَلْتُ نَحْوَهُ تَخَوَّفَ أَنَّنِي أُرِيدُهُ، فَأَتَى نَخْلَةً فَرَقَى فِيهَا، ثُمَّ رَمَى بِنَفْسِهِ عَلَى قَفَاهُ، ثُمَّ شَغَرَ بِرِجْلِهِ، فَإِذَا بِهِ أَجَبُّ أَمْسَحُ، مَا لَهُ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ، فَغَمَدْتُ السَّيْفَ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَصْرِفُ عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب ام ابراہیم ماریہ قبطیہ سلام اللہ علیہا کے پاس ان کے چچا کا بیٹا اکثر آیا کرتا تھا، اور ان سے باتیں کیا کرتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ: یہ تلوار لو اور جاؤ، اور اگر آپ اسے (سیدہ) ماریہ قبطیہ کے پاس پاؤ تو اسے قتل کر ڈالو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ مجھے بھیجیں گے تو میں آپ کے حکم پر جاؤں گا گرم سکے کی طرح اور میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کروں گا جب تک کہ وہ کام کر دوں جس کا آپ نے مجھے حکم دیا ہے۔

یا حاضر کی طرح جو دیکھ لیتا ہے اس چیز کو جو غائب نہیں دیکھتا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ حاضر کی طرح جو دیکھتا ہے اس چیز کو جو غائب نہیں دیکھتا۔ تو میں یعنی حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار کو ہاتھ میں تھام کر نکل پڑے۔ اس وقت وہ ان کے پاس ہی تھا۔ تو میں اپنی تلوار کو سیدھا کر لیا۔ جب اس نے مجھے اس حال میں آتا دیکھا تو اس نے محسوس کر لیا کہ میں اسے قتل کرنے آیا ہوں تو وہ کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ اور اس نے اپنے جسم کو کپڑوں سے خالی کر دیا۔ اور اپنے دونوں پاؤں پھیلا دیئے۔ جب اس نے ایسا کیا تو میرے لیے ضروری تھا کہ میں اسے چھو کر دیکھتا۔ (تو میں نے اسے اس حال میں پایا) کہ نا تو وہ زیادہ ہے نا کم (یعنی ہیجڑا ہے)۔ تو میں نے اپنی تلوار واپس میان میں رکھ دی۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کی خبر دی۔ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَصْرِفُ عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ

"سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم اہل بیت سے تہمت کو رفع فرمایا"

{ مسند البزار رقم حدیث نمبر ،634 والطحاوی فی شرح المعانی رقم حدیث نمبر4953، والبخاري في التاريخ الكبير جلد اول صفحہ نمبر177 ، فضائل صحابہ رقم حدیث نمبر622 محدث ڈاکٹر محمد عبد اللہ اعظمی صاحب

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت ہیں تب ہی تو جنس ماریہ قبطیہ سلام اللہ علیہا پر الزام کے جھوٹے ہونے پر ان کو اہل بیت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ "ہم اہل بیت یعنی چونکہ زوجہ محترمہ سے الزام سے مبرّا ثابت ہوئیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل بیت الزام سے پاک ثابت ہوئے۔

پانچویں روایت:

صحیح البخاری میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا کے حجرہ کی طرف گئے اور ان کو اس طرح سلام کہا۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ
اے ''اہل بیت! تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ''ہو۔
{ صحیح البخاري، كتاب التفسير، تفسير سورة الأحزاب، رقم4793 }

چھٹی روایت:

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ازواج مطہرات کے حجروں کے پاس اسی طرح گئے اور ان کو بھی "اہل بیت" فرمایا اور سب ازواج مطہرات نے وہی جواب دیا جو اماں عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا السلام نے دیا تھا۔
{ صحیح مسلم كتاب ا لنكاح باب زواج زينب بنت جحش سلام اللہ علیہا }

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس صحیح حدیث کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا کہ ازواج مطہرات اہل بیت رسول ہیں۔

ساتویں روایت:

صحیح مسلم میں ہے کہ اس موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنھن کو ان الفاظ کے ساتھ حال مزاج پوچھا:
كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ
اے ''اہل بیت! تمہارے مزاج کیسے ہیں کیا حال چال ''ہے۔
{ صحیح مسلم، كتاب ا لنكاح، باب فضيلة إعتاقي أمته.. الخ، رقم3500 }

آٹھویں روایت:

صحیح البخاری میں ہے کہ جب صدیقہ کائنات ام المؤمنین حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا پر تہمت لگائی گئی اس وقت آپ نے خطاب عام کرتے ہوئے فرمایا:
''لوگو! تم میں سے کون اس شخص کے مقابلے میں میرا ساتھ دے گا جس شخص نے میرے اہل بیت کے سلسلے میں مجھے اذیت دی ہے۔''

{ صحیح بخاری رقم حدیث نمبر4750 }

حدیث سے ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیقہ کائنات اماں عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کو اپنا اہل بیت فرمایا اور ان کی اذیت کو اپنی اذیت فرمائی۔

نویں روایت:

وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

جنابِ منصور نے ابراہیم سے روایت کی، کہا: میں نے اسود سے کہا: کیا تم نے ام المومنین (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا تھا جن میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے عرض کی تھی: ام المومنین! مجھے بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ (حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا نے) فرمایا

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم اہل بیت کو کدو کے بنے ہوئے اور روغن زفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا"

{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر5172 }

دسویں روایت:

جناب زید بن ارقم علیہ السلام فرماتے ھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا

بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ» بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ «بَيْتِي

اس کے بعد جناب حصین فرماتے ہیں کہ

وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ،

اے جناب زید بن ارقم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں کیا ازواج مطہرات اہل بیت ہیں ؟

"جناب زید فرماتے ہیں کہ ہاں ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں شامل ہیں"

{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر6225 }

اس روایت اور مسلم کی دوسری روایت جو اسی سے متعلق ہے اس پر جو اشکال وارد ہوتے ہیں اس پر ہم اشکالات والے حصے میں آخر پر جواب دیں گے۔

باب دوم

ازواج مطہرات اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم امامیہ مصادر کی روشنی میں

اہل سنت مصادر سے ثبوت کے بعد اب امامیہ سے روایات ملاحظہ فرمائیں جن سے ازواج مطہرات کا اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اثبات ہوتا ہے۔

پہلی روایت

اصول کافی کی روایت جس میں واقعہ اصحاب کسا موجود ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دونوں صاحب زادوں کو چادر میں لے کر اہل و اہل بیت ان کو فرما کر اللہ سے دعا مانگی تو جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتی ہیں کہ

الست من اھلک؟

"کیا میں آپ کی اہل بیت نہیں ہونے ؟"

جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انک انت خیر

"تم خیر پر ہو"

{ اصول کافی جلد اول کتاب الحجتہ باب ما نص اللہ عزوجل ورسولہ علی الائمہ واحد فواحد باب 64 رقم روایت نمبر 759 درجہ صحیح عند المجلسی
تفسیر قمی جلد دوم تحت آیت احزاب آیت نمبر 33 }

ہمارا استدلال

اس روایت سے ہمارا استدلال یہ ہے کہ گو کہ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو چادر میں نہیں لیا گیا

لیکن ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ام سلمیٰ آپ میری اہل بیت میں سے نہیں ہیں بلکہ خیر پر فرمایا۔ اب یہ خیر کا پس منظر کیا ہے اس کے لیے وہی آیات قرآنی جو ہم نے سورہ احزاب سے شروع میں پیش کی تھیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو اہل بیت فرما کر ان کے لیے باقی امت سے مختلف احکامات کا اعلان فرما دیا تھا اس لیے اللہ کی طرف سے وہ بھی قرآن مجید کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اہل بیت فرمانا یقیناً "خیر "(دعا سے بہتر) ہی تھا۔ یعنی ایک خیر اہل بیت میں ہونا جب پہلے سے ہی موجود ہے تو پھر چادر میں لے کر دعا کرنے کی ضرورت نہیں .

پھر "انک علی خیر " سے اھل بیت یا اھل ہونے کی نفی ایک اور دلیل سے بھی باطل ٹھہرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ازواج مطہرات کو "اھل رسول" فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾

اے نبی! اس وقت کو بھی یاد کرو جب صبح ہی صبح آپ اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو میدان جنگ میں لڑائی کے مورچوں پر باقاعدہ بٹھا رہے تھے اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے۔

{ سورہ آل عمران آیت نمبر121 }

اس آیت کی تفسیر میں امامی مفسر لکھتے ہیں کہ

وَ اِذْ غَدَوْتَ: یاد کن اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوں بامداد بیرون شدی مِنْ اَهلِكَ از منزل عائشہ سلام اللہ علیہا

" اور یاد کیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم !جب صبح کے وقت آپ حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے تشریف لائے"

{ تفسیر منہج الصادقین جلد دوم صفحہ نمبر 311 تہران }
اس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ کی اھل ہیں ۔ پس حدیث کساء میں جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو انک انت خیر کہنے سے اھل کی نفی نہیں اثبات ثابت ہوا۔

دوسری روایت:

باقر مجلسی نے اپنی کتاب میں جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں ایک روایت لائی ہے کہ
آنحضرت بجانب خانہ خدیجہ رواں حضرت بدر خانہ رسید کنیزان خدیجہ را بقرون آنحضرت بشارت دادند۔ وخدیجہ باپاے برہنہ از عزفہ بصحن خانہ دوید۔ وچوں در را کشود۔ ند حضرت فرمود "السلام علیکم اھل البیت"
حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی طرف روانہ ہوئے جب آپ گھر کے در و بام پر پہنچے تو حضرت خدیجہ کی کنیزوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے پر پہنچنے کی خوشخبری دی ۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ننگے پاؤں دوڑتی بالاخانہ سے صحن کی طرف آئیں۔ جب دروازہ کھولا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اسلام علیکم اہل بیت"
اے اہل بیت تم پر سلامتی ہو "
{ حیات القلوب جلد دوم باب پنجم فضائل خدیجہ صفحہ نمبر 182 }

تیسری روایت:

رسول اللہ علیہ وسلم نے خود ازواج مطہرات کو اہل بیت فرمایا چنانچہ تفسیر قمی سورہ نور کی تفسیر میں یہ واقعہ موجود ہے کہ
جناب باقر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام کو بھیجا اور یہ حکم فرمایا کہ جناب جریح

میں تم میں دو وزنی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، پہلے تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو، غرض کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی طرف رغبت دلائی، پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالی کو یاد دلاتا ہوں، تین بار فرمایا، حسین نے کہا کہ اے زید! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں، کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں ہیں؟ سیدنا زید بن ارقم علیہ السلام نے فرمایا کہ

"ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں"

{ مناقب الامام أمیر المؤمنین جلد دوم صفحہ نمبر116

کشف الغمۃ جلد اول صفحہ نمبر549 }

پانچویں روایت:

اصول کافی میں موجود ہے کہ

عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن إبن أبي نصر قال: سألت الرضا قلت له: الجاحد منكم ومن غيركم سواء؟ فقال: الجاحد منا له ذنبان والمحسن له حسنتان.

چھٹی روایت:

طبرسی امامی عالم نے اپنی تفسیر " مجمع البیان " میں ابو حمزہ الثمالی سے روایت کیا، اور انھوں نے جناب زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کیا، کہ آپ نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ ہم میں جو محسن ہو گا اسے دوگنا اجر ملے گا، اور یہ خوف بھی ہے کہ ہم میں جو برا ہو گا اسے دوگنا عذاب ملے گا، اسی طرح جیسا کہ اللہ تعالی نے نبی علیہ السلام کی ازواج مطہرات سے وعدہ کیا ہے"

{ مجمع البیان فی تفسیر القرآن جلد ہشتم صفحہ نمبر153 }

ساتویں روایت:

جناب زین العابدین رحمہ اللہ سے مروی ہے، کہ ان سے ایک شخص نے کہا: آپ تو اہل بیت میں سے ہیں اور آپ لوگوں کی تو مغفرت ہو چکی ہے، یہ سن کر آپ غصہ ہو گئے اور عرض کیا: ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہمارے ساتھ وہی معاملہ ہو جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ساتھ ہو گا، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے محسن کو دوگنا اجر ملے گا، اور عاصی و نافرمان کو دوگنا عذاب پھر آپ نے ان دو آیات کی تلاوت کی

{ مجمع البیان فی تفسیر القرآن جلد ہشتم صفحہ نمبر153 }

ہمارا تینوں روایات سے استدلال

ہمارا استدلال یہ ہے کہ جناب زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ اور جناب رضا رحمہ اللہ علیہ نے زیر بحث روایات میں اپنے متعلق نیکی اور بدی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے لیے ان ہی آیات سے استدلال فرمایا جو ازواج مطہرات کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں ارشاد فرمائی ہیں۔اور ان ہی آیات کے بارے میں یہ مسلم بین الفریقین بات ہے کہ یہ سب آیات ازواج مطہرات کے بارے میں بھی نازل ہوئی ہیں اور ان ہی آیات آگے آیت تطہیر بھی شامل ہے۔پس ان سے بھی ازواج مطہرہ کا اہل بیت رسول یعنی آیت تطہیر کی مصداق ٹھہریں۔

باب سوم

ازواج مطہرات کو اہل بیت رسول سے نکالنے کے لیے پیش کئے گئے محمد حسین ڈھکو اور دیگر امامیہ کے اشکالات کے جوابات

جس طبقے کے نزدیک ازواج مطہرات اہل بیت رسول نہیں ان کی کتب و تقاریر میں جو کچھ اس دعوے پر پیش کیا جاتا ہے، ہماری کوشش ہوگی کہ ہم ان سب کے یہاں جوابات دے دیں۔

پہلا اعتراض:

یہ اعتراض آیت تطہیر کے اہل سنت موقف کے جواب میں ابو الحسن اردبیلی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"آیت تطہیر میں ازواج مطہرات شامل نہیں کیونکہ جو ضمیر آیت تطہیر میں موجود ہے وہ جو مونث کی نہیں، اگر ازواج مطہرات مراد ہوتیں تو "کن" کی ضمیر آتی؟

{ کشف الغمہ جلد اول صفحہ نمبر 46 فی معنی اہل البیت }

جواب:

کلام عرب میں اگر صرف عورتیں ہوں تو عظمت و اظہار محبت کے طور پر مذکر کے صیغے استعمال کئے جاتے ہیں یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں قرآن مجید سے دو مثالیں پیش کرتے ہیں

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ﴿۷۳﴾

"فرشتوں نے کہا کیا آپ (یعنی جناب سارہ) اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہے؟ تم پر اے اہل بیت اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں"

{ سورہ ھود آیت نمبر 73 }

اس آیت میں فرشتے جناب ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ جناب سیدہ سارہ سلام اللہ علیہا سے مخاطب ہیں اور واحد مونث حاضر کے صیغے سے مخاطب کر کے کہتے ہیں

اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

جناب ہشام بن عروہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تین (شرعی) فیصلے ہوئے تھے۔ لوگ اس کو صدقہ دیتے تھے اور وہ ہمیں تحفہ دے دیتی تھیں۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا: "وہ اس پر صدقہ ہے اور تمھارے لیے ہدیہ ہے، پس تم اسے (بلا ہچکچاہٹ) کھاؤ"۔
{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر2487 }

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ: هَلْ »عِنْدَكُمْ« شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ، بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ: إِنَّهَا »قَدْ بَلَغَتْ« مَحِلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقے کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا کی طرف بھیج دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ عائشہ سلام اللہ علیہا کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: "کیا آپ کے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے"؟ انھوں نے کہا: نہیں، البتہ «نسیبہ» (جناب ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اس (صدقے کی) بکری میں سے کچھ حصہ بھیجا ہے جو آپ نے ان کے ہاں بھیجی تھی۔ آپ نے فرمایا: "وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے"۔
{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر2490 }

دوسرا اعتراض اور جواب

ازواج مطہرات چونکہ بنی ہاشم نہیں اس لیے ان پر صدقہ بھی حرامی نہیں اس لیے یہ آل محمد واہل بیت سے خارج ہیں؟

جواب:

* پہلی بات تو یہ ہے کہ اس دعوے کی کوئی بنیاد ہی نہیں کہ جن پر صدقہ حرام ہو صرف وہ اہل بیت و آل محمد میں داخل ہیں۔اس دعویٰ پر کوئی دلیل موجود نہیں۔
* اگر صدقہ کی حرمت کی ہی بات کی جائے تو اس حکم ملا ازواج مطہرات بھی شامل ہیں دلائل باسند ملاحظہ فرمائیں
آپ کی ازواج مطہرات لفظ ""آل"" کے تحت داخل ہیں کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:
أَنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ
صدقہ (و زکوۃ) آل محمد کے لئے حلال نہیں
{ مسند احمد رقم حدیث نمبر7758 }
* مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن ابی ملیکہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے:
أَنَّ خَالِدَبْنَ سَعِيدٍبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍمِنْ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ
جناب خالد بن سعید نے جناب عائشہ سلام اللہ علیہا کے گھر صدقہ کی ایک گائے بھیج دی، حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا نے اسے واپس لوٹایا اور فرمایا: "ہم آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں"
{ مصنف لابن ابی شیبہ رقم حدیث نمبر10811 }
اس حدیث کے تحت علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں علامہ عسقلانی رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے
قال الحافظ واسناد الى عائشہ حسن وهذا يدل على تحريمها
"علامہ عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا تک حسن درجے کی ہے جو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صدقات ازواج مطہرات پر حرام ہیں"
{ نیل الاوطار جلد چہارم صفحہ نمبر60 }
اس پر مزید اسلاف کے حوالا جات کے لیے ملاحظہ فرمائیں

{ طحطاوی صفحہ نمبر 686
منتحۃ الخالق علی البحر الرائق جلد دوم صفحہ نمبر 247 }

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا، وَتُهْدِي لَنَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ «عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ»

جناب ہشام بن عروہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تین (شرعی) فیصلے ہوئے تھے۔ لوگ اس کو صدقہ دیتے تھے اور وہ ہمیں تحفہ دے دیتی تھیں۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا: "وہ اس پر صدقہ ہے اور تمھارے لیے ہدیہ ہے، پس تم اسے (بلا ہچکچاہٹ) کھاؤ"۔

{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر 2487 }

تیسرے اعتراض کا جواب:

اہل بیت میں صرف وہ آتے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کے نیچے لیا۔

جواب:

"اہل بیت ہونے کے لیے چادر میں آنے کی شرط کا بطلان"

قرآن و حدیث میں اور علقلیات کے حوالے سے کوئی ثبوت اس پر نہیں کہ جس سے یہ ثابت کیا جائے کہ جو چادر میں ہو تو وہ گھر والوں میں شامل ہو جائے گا جو نہیں وہ خارج ہو جائے گا۔ اہل بیت رسول میں شامل ہونے کے لیے رسول اللہ کی چادر میں آنا ضروری نہیں۔ معترضین سے ہمارا سوال ہے یہ کہ جن چاروں شخصیات کو اہل بیت کے مانتے ہیں کیا وہ چادر تطہیر کے نیچے آنے سے پہلے اہل بیت رسول میں سے نہیں تھے۔؟

یہ بات تو امامیہ حضرات کو بھی تسلیم نہیں ہوگی کہ وہ پہلے اہل بیت رسول میں سے نہیں تھے ۔ اگر اہل بیت رسول اس وقت بھی تھے تو چادر میں آنے کی شرط اس صورت میں بھی باطل ٹھہرتی ہے ۔

بنی ہاشم کا اہل بیت رسول ہونا اور چادر کی تخصیص کا بطلان:

پہلی روایت:

جناب عباس علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم "اہل بیت" میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کو زیادہ فضیلت حاصل ہے جبکہ ہم سب اہل بیت ایک ہیں ؟ اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"ٹھیک ہے چچا میں آپ کو بتاؤں گا"

{ ارشاد القلوب جلد دوم صفحہ نمبر 403 بحار الانوار جلد 43 صفحہ نمبر 17 ، اسرارِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا صفحہ نمبر426 }

دوسری روایت:

جنابِ عباس علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر میں نہیں لیا اس کے باوجود آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو اہل بیت کہہ رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی انکار نہیں فرمایا

تیسری روایت:

جناب عبداللہ بن عباس علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"میں ان چار "اہل بیت" میں سے ہوں جو پاک مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں یعنی میں ، علی ،حمزہ اور جعفر "

{کتاب الخصال جلد اول 204
امالی شیخ صدوق صفحہ نمبر 75 رقم 2 روایت نمبر306 }

یہاں بھی جناب حمزہ، جعفر علیہم السلام میں کسی کو بھی اپنی چادر میں لے کر اہل بیت نہیں فرمایا اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اہل بیت فرمایا۔
چوتھی روایت:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"ألا وإنّ إلهي اختارني في ثلاثة من أهل بيتي وأنا سيد الثلاثة وأتقاهم لله ولا فخر، اختارني وعلياً وجعفر ابني أبي طالب وحمزة بن عبد المطلب كنا رقوداً بالأبطح ليس منا إلا مسجى بثوبه على وجهه"
"میرے رب نے مجھے تین اہل بیت میں منتخب فرمایا اور میں ان تینوں میں سردار ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا رب نے مجھے علی، جعفر اور حمزہ کو منتخب فرمایا"
{ تفسیر قمی جلد دوم صفحہ نمبر 347 بحار الانوار جلد 22 صفحہ نمبر 277 }
اسی طرح جناب عباس، جناب حمزہ علیہ السلام اور جناب جعفر علیہ السلام کے اہل بیت ہونے کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا السلام کو بھی فرمایا ملاحظہ فرمائیں
علي بعدي أفضل أمتي، وحمزة وجعفر أفضل أهل بيتي بعد علي
"علی علیہ السلام میری امت میں افضل ہیں، جناب حمزہ و جناب جعفر جناب علی علیہ السلام کے بعد میرے اہل بیت سے افضیلت ہیں"
{ بحار الانوار جلد 19 صفحہ نمبر 225 }
پانچویں روایت:
غذوہ بدر میں عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زخمی حالت میں لایا گیا اور ان کی جان کی کا عالم تھا۔ تو جناب عبیدہ بن حارث علیہ السلام نے عرض کیا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں شہید نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں تم میرے "اہلِ بیت" میں پہلے شہید ہو"
{ مناقب آل ابی طالب جلد اول صفحہ نمبر، 188 بحار الانوار جلد 19 صفحہ نمبر225 }

چھٹی روایت:

صحابی رسول جناب عبیدہ بن حارث علیہ السلام کے اہل بیت ہونے کے بارے میں نہج البلاغہ میں میں بھی مولا علی علیہ السلام کا فرمان موجود ہے ملاحظہ فرمائیں
{ نہج البلاغہ باب من کتاب لہ الی معاویہ یزکر فی فضل ال بیت }
جناب عبیدہ بن حارث علیہ السلام کو چادر میں لے کر اہل بیت نہیں فرمایا گیا اس کے باوجود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اہل بیت فرمایا۔

ساتویں روایت:

جناب زید بن ارقم علیہ السلام کی روایات بھی یہ ثابت کرتی ہیں کہ اہل بیت رسول کے چادر میں آنے کی تخصیص نہیں بلکہ اس کے لیے دیگر اصول و ضوابط سے بھی اہل بیت رسول ہونے کا اثبات ہوتا ہے۔ اور پھر ان روایات میں جو سوال کیا گیا اگر اہل بیت رسول سے چادر میں آنے والوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخصیص کی ہوتی اور باقیوں کی نفی کی ہوتی تو ایک تو سائل اس پر صحابی رسول پر سوال اٹھاتا اور دوسرے خود جناب زید بن ارقم علیہ السلام بھی اس کو بیان کر دیتے کہ اہل بیت تو وہی ہیں جو چادر تطہیر میں داخل کئے گئے۔

آٹھویں روایت:

جس روایت کو ہم نقل کر رہے ہیں اس کی سند کے حوالے سے ابی منصور احمد بن بن علی طبرسی اس طرح نقل کرتا ہے
عن ابی المفضل محمد بن عبد اللہ الشیبانی باسنادہ الصحیح عنہ رجال الثقاة
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔۔۔
یہ واقعہ وہ ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری میں نماز کے لیے نکلے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ من ھوء لاء؟

یہاں کون ہے ؟

جواب دیا گیا کہ انصار ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا

من ھاھنا من اھل بیتی ؟

میرے اہل بیت میں سے کون ہے ؟

جواں دیا گیا

علی والعباس.

" آپ کے اہل بیت میں سے جناب علی علیہ السلام اور جماعت عباس علیہ السلام ہیں"

{ احتجاج طبرسی جلد اول باب ذکر طرف مما جری بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر83 }

جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی روایات میں ہمارے نزدیک صحیح الاسناد دلائل کے مطابق اہل بیت بھی آپ کو قرار دیا گیا اور چادر میں بھی داخل کیا گیا۔ لیکن مخالفین کا یہ استدلال ہے کہ چونکہ ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو چادر میں نہیں لیا گیا اس لیے وہ اہل بیت رسول کہلانے کی مستحق نہیں تو اس دعوے رد کے حوالے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر چادر میں داخل نہ کرنا بھی تسلیم کر لیا جائے پھر بھی ان کا اہل بیت رسول ہونے کی نفی نہیں کیا جاسکتی کیونکہ ان ہی روایات میں وہ متن موجود ہے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ام سلمہ کو اہل اور اہل بیت فرمایا۔ جیسا کہ اس پر تفصیلی روایات پیش کی جاچکی ہیں۔

محمد حسین ڈھکو کے مغالطوں کے جوابات:

اس میں ہم محمد حسین ڈھکو کے ان مغالطوں کا محاسبہ کریں گے جن میں انہوں نے اہل بیت کی دشمنی میں ازواج مطہرات آپ کی بیٹیوں اور جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اہل بیت فرمایا ان کو خارج کرنے کے لیے عوام الناس کو تصویر کا ایک رخ دیکھا کر اصل حقائق چھپانے

کی کوشش کی۔
شیخ نافع رحمۃاللہ علیہ نے اپنی کتاب میں اور الفاروق کے کالم جس کے مدیر مناظر اہل سنت علامہ اللہ یار رحمہ اللہ ہیں ،نے جن تحفظات کو پیش کیا تھا کہ اگر حدیث ثقلین میں ثقل ثانی کو اہل بیت ہی تسلیم کر لیا جائے تو ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ، آپ کی بیٹیاں بیٹے ، جناب عباس علیہ السلام اور ان کی اولاد بھی شامل ہوں گے ۔ پھر اگر ثقل ثانی سے بارہ آئمہ مراد لئے جائیں تو اس سب سے پہلے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو خارج کرنا پڑے گا "
(خلاصہ عبارات)
{ حدیث ثقلین صفحہ نمبر210 ،211 الفاروق صفحہ نمبر11 ، 12 }
اب ان کے جوابات میں محمد حسین ڈھکو کے مغالطوں اور ان کا آپریشن ملاحظہ فرمائیں
یہ جواب اس صورت میں ہے کہ یہ روایت اسنادی حیثیت سے درست ہو۔
لیکن یہ روایت اسنادی حیثیت سے درست نہیں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں
اس میں ایک راوی ابی معبذل عطیہ الطفاوی ہے جس کو علماء نے ضعیف قرار دیا امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے ضعیف راویوں میں اسے نقل کیا ہے۔
{ کتاب الضعفاء جلد دوم صفحہ نمبر179 }
اس روایت میں ایک اور راوی ابو معبذل کا والد ہے جو مجہول ہے اس سے سوائے عطیہ کے کسی نے روایت نہیں لی۔
ملاحظہ فرمائیں
{ مسند احمد جلد 44 رقم26540 صفحہ نمبر162 تحقیق علامہ شعیب ارناوط رحمہ اللہ }
اسی طرح تفسیر ابن کثیر کی تحقیق و تخریج میں بھی علامہ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے اس روایت پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔

{ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم صفحہ 280 تخریج کامران طاہر تحقیق نظر ثانی علامہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ }

جواب الجواب دوم:

1 . جناب زید بن ارقم علیہ السلام کی روایات تو ڈھکو صاحب کے موقف کو مکمل طور پر رد کرتی ہے کیونکہ اس میں ایک تو بارہ آئمہ کی تخصیص کا بطلان ہے جس کے دعوے کا ڈھکو میاں ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ دوسرا خود جناب زید بن ارقم نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں شامل فرمایا۔

چنانچہ زید بن ارقم علیہ السلام ازواج مطہرات کو اہل بیت میں شامل کرتے ہوئے فرماتے ھیں کہ

قَالَ:نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی اہل بیت ہیں "

{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر6225 }

چونکہ آپ نے اپنے حافظہ کی بڑھاپے کی وجہ سے شروع میں شکایت کر دی تھی اس وجہ سے یہ بھول گئے کہ ازواج مطہرات پر بھی تو صدقہ حرام ہے جیسا کہ ہم اپنے مقام پر سند صحیح سے بیان کریں گے ۔ پھر آپ کے بڑھاپے کی وجہ سے ازواج مطہرات کو طلاق کے معاملے عام بیویوں کی طرح سمجھا جب کہ ان کے احکامات عام امت سے جدا ہیں وہ قیامت تک کے مردوں پر حرام ہیں اور دنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں ان کو طلاق دی ہے نہیں جاسکتی۔ اور نہ وہ وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلیں ۔

اس پر تفصیلی روشنی ہم صحیح مسلم کی اسی حدیث ثقلین کے بارے میں صحیح تشریح و موقف کو بیان کرنے کے تحت بیان کر دیا ہے ۔

2 . جناب ابو سعید خدری علیہ السلام سے جو روایت پیش کی گئی ہے وہ بھی ضعیف ہے اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اس میں ایک جناب اعمش راوی ہیں اور دوسرا عطیہ ہے۔

{ تفسیر ابن جریر جلد 22 صفحہ نمبر 5

تفسیرِ ابن ابی حاتم جلد 13 صفحہ نمبر 76 }

ایک تو جناب اعمش رحمہ اللہ کی تدلیس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے اور دوسرا عطیہ عوفی اس روایت میں موجود ہے ،جس کے بارے میں حدیث ثقلین کی اسناد پر بحث کے دوران کلام کیا جا چکا ہے۔ان دونوں کی وجہ سے یہ روایت حجت نہیں۔

3 . جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام کی روایت تفسیر ابن ابی حاتم میں نہیں ملی البتہ ڈھکو صاحب نے جو ان سے نقل کیا اس کے متضاد موجود ہے چنانچہ تفسیر میں ابن ابی حاتم میں موجود ہے کہ جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام آیت تطہیر کے شان نزول میں فرماتے ہیں کہ

نزلت فی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصہ

"یہ آیت ازواج مطہرات کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے"

{ تفسیر ابن ابی حاتم جلد ،3رقم 1 ،3صفحہ 30 نمبر 74 }

اس حوالے سے ایک روایت مستدرک حاکم میں ملی ہے لیکن وہاں بھی نہ تو جناب عبداللہ بن عباس علیہ السلام نے شان نزول کے حوالے سے کچھ فرمایا نہ ازواج مطہرات کی نفی اس میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں

{ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ نمبر 247 رقم روایت نمبر4652 }

اس حوالے سے ایک روایت مستدرک حاکم میں ملی ہے لیکن وہاں بھی نہ تو جناب عبداللہ بن عباس علیہ السلام نے شان نزول کے حوالے سے کچھ فرمایا نہ ازواج مطہرات کی نفی اس میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں

{ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ نمبر 247 رقم روایت نمبر4652 }

.جناب 4 جعفر طیار علیہ السلام کی روایت میں یہ کہیں نہیں کہ آیت تطہیر اصحاب کساء کے علاؤہ ازواج مطہرات کو شامل نہیں۔
{ متدرک حاکم جلد چہارم صفحہ نمبر 290 رقم 4709 }
ازواج مطہرات کے حوالے ضرورت ہی نہیں تھی کہ ازواج مطہرات کو بھی چادر میں لانے کا اہتمام کیا جاتا کیوں کہ وہ ہستیاں تو پہلے سے ہی اہل بیت میں شامل ہیں چاہے ان کو آیت تطہیر کے شان نزول میں شام کیا جائے یا نہیں ۔یہ جواب ہمارا اس صورت میں ہے کہ متدرک کی یہ روایت صحیح ہو۔ جبکہ یہ تو درست نہیں اس روایت میں ایک راوی عبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی ہے جس کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں
3 . جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام کی روایت تفسیر ابن ابی حاتم میں نہیں ملی البتہ ڈھکو صاحب نے جو ان سے نقل کیا اس کے متضاد موجود ہے چنانچہ تفسیر میں ابن ابی حاتم میں موجود ہے کہ جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام آیت تطہیر کے شان نزول میں فرماتے ہیں کہ
نزلت فی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصہ
"یہ آیت ازواج مطہرات کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے"
{ تفسیر ابن ابی حاتم جلد ،3رقم 1 ،3صفحہ 30 نمبر 74 }
اس حوالے سے ایک روایت متدرک حاکم میں ملی ہے لیکن وہاں بھی نہ تو جناب عبداللہ بن عباس علیہ السلام نے شان نزول کے حوالے سے کچھ فرمایا نہ ازواج مطہرات کی نفی اس میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں
{ متدرک حاکم جلد چہارم صفحہ نمبر 247 رقم روایت نمبر 4652 }
4 . جناب جعفر طیار علیہ السلام کی روایت میں یہ کہیں نہیں کہ آیت تطہیر اصحاب کساء کے علاؤہ ازواج مطہرات کو شامل نہیں۔

{ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ نمبر 290 رقم4709 }

ازواج مطہرات کے حوالے ضرورت ہی نہیں تھی کہ ازواج مطہرات کو بھی چادر میں لانے کا اہتمام کیا جاتا کیوں کہ وہ ہستیاں تو پہلے سے ہی اہل بیت میں شامل ہیں چاہے ان کو آیت تطہیر کے شان نزول میں شام کیا جائے یا نہیں۔یہ جواب ہمارا اس صورت میں ہے کہ مستدرک کی یہ روایت صحیح ہو۔ جبکہ یہ تو درست نہیں اس روایت میں ایک راوی عبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی ہے جس کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں

ذاهب الحديث

امام ابن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں

ضعیف

"یہ راوی ضعیف ہے"

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں

منکر الحدیث

"یہ راوی منکر الحدیث ہے"

امام نسائی کہتے ہیں

متروک

"یہ راوی متروک ہے"

{ تہزیب الکمال جلد دوم صفحہ نمبر777 ، تھذیب التھذیب جلد ششم صفحہ 146 ، میزان الاعتدال جلد چہارم تحت حرف عین رقم4830 ، صفحہ نمبر263 }

5 . جناب سعد بن ابی وقاص علیہ السلام کی روایت میں بھی یہ کہیں نہیں کہ آیۃ تطہیر صرف اور صرف اصحاب کساء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بلکہ یہ آیت تو مخاطب ہی ازواج مطہرات کو ہے تو آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی اور کو شامل کرنے سے اصل مخاطب کی نفی نہیں ہوتی۔

جو پہلے ہی سے مخاطب ہوں۔شان نزول کے حوالے سے امامیہ کے استدلال کے بطلان کے لیے علحیدہ سے مکمل تفصیلات کے مطابق جواب دیاجائے گا۔

علاوہ ازیں جناب علی علیہ السلام کے حوالے سے جو لکھا گیا وہ فردوس الاخبار کے حوالے سے ہمیں نہیں ملا۔

چوتھا مغالطہ:

تابعین کے اقوال سے استدلال کے جوابات۔

ڈھکو صاحب نے تابعین کے حوالے سے لکھا ہے کہ

"تابعین کی ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے ۔(کہ اہل بیت نبوی سے مراد یہی پانچ بزرگوار ہیں) چنانچہ مجاہد و قتادہ سے یہی منقول ہے جیسا کہ امام بغوی اور ابن خازن نے نقل کیا ہے۔"

{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر179 }

جواب الجواب اوّل:

جن تابعین کا نام ڈھکو صاحب نے لیا ہے انہوں نے بھی یہ کہیں نہیں فرمایا کہ آیۃ تطہیر صرف ان ہی چار شخصیات کے بارے میں نازل کی گئی ہے جن کو چادر میں لیا گیا ہے۔

ضروری نہیں کہ ایک آیت کے بارے میں شان نزول ایک طبقے کے بارے میں نقل کیا گیا ہو اور دوسرے کو شامل نہ کیا جاسکے ایک آیت میں کئی طبقات بھی مراد ہو سکتے ہیں جیسا کہ علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے اس آیت سے مراد کے تحت نقل کیا ہے جس کو خود ڈھکو نے بتایا اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے حق میں سمجھ لیا۔ آپ رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ

" حاصل کلام یہ ہے کہ سکونتی گھر میں رہنے والے افراد اس آیت کے عموم میں داخل ہیں کیونکہ انہیں یہاں مخاطب کیا گیا ہے اور جب میرے اہل سے مراد نسبی گھر والے ہوں وہ بھی اس سلوک میں مخفی طور پر مراد ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کیا جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

پس یہاں اہل بیت سے عمومی مفہوم مراد ہے جیسے آپ کی ازواج مطہرات اور نسبی گھر والے اور وہ تمام بنی ہاشم اور بنو عبدلمطلب ہیں"
{ صواعق محرقہ فصل اول باب اہل بیت کے متعلق قرآنی آیات صفحہ نمبر352 }
ڈھکو صاحب نے علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے لفظ عمومیت کو عام اُردو کے مفہوم والا عمومی سمجھ لیا جبکہ علامہ رحمہ اللہ نے آیت کے مفہوم کے لحاظ سے عمومی لفظ استمال کیا تھا جس سے ہمارے ہاں رائج عام و خاص مراد نہیں۔
لہذا اس سے اہل بیت میں ہونے کی حیثیت کہ اہمیت کی نفی نہیں ہوتی۔علامہ صاحب اہل بیت رسول ازواج مطہرات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کے حوالے سے خصوصی مقام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
"پس آپ کی ازواج مطہرات اس سکونتی گھر میں سے ہیں جس کے رہنے والے کرامات و خصوصیات (مراد بقیہ اہل بیت سے) سے ممتاز ہیں نہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبی اہل بیت "
{ صواعق محرقہ فصل اول باب اہل بیت کے متعلق قرآنی آیات صفحہ نمبر352 }
اگر ڈھکو صاحب والا یہاں "عام و خاص" سمجھا جائے تو پھر تو علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی عام اہل بیت ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تو نہیں رہتی تھیں جب ان آیات کا نزول ہوا۔ بلکہ وہ تو جناب ابو طالب کے گھر جناب علی علیہ السلام کے ساتھ تھیں۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف سے خصوصی خطاب ہی ازواج مطہرات کو تھا تو وہ اس آیت کی اول مصداق ہوئیں باقی حضرات اعزازی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی دعا میں شامل کرنے کی وجہ آیت کی مصداق ہوئے۔ بھلا جن ازواج مطہرات کو قرآن مجید میں بھی بقیہ عورتوں پر فوقیت دے کر ان ہی آیات کے تحت مقام دیا گیا ہو، جن ازواج مطہرات کو آیت تطہیر میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مخاطب کرے،

جن کو پوری امت کے مومنین کی ماں قرار دیا ہو، جن کو ماں کہنے کے باوجود بھی ان کے گھروں کے گھر میں اجازت لینے کی شرط کو قرآن میں بیان کر رکھا ہو، جن کو رسالت خود اہل بیت رسالت فرمائے جو عقلا نقلا ہر لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے میں شامل ہوں ان کو آیت تطہیر سے نکالنا صرف ایک جاہل یا ایک بغض رکھنے والے ناصبی شخص کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ ڈھکو نے اسی علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کی عبارت جو انہوں نے صحیح مسلم میں موجود جناح زید بن ارقم علیہ السلام کی روایت کے بارے میں لکھا، کو غلط مفہوم پہناتے ہوئے بریکٹ میں یہ لکھ دیا کہ "(یعنی حضرت علی و فاطمہ اور امام حسن و حسین ع)"
{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر181 }

جبکہ جناب فاطمہ کی نسبت سے فاطمۃ الزہرا اسلام اللہ علیہا کی آل کی نسبت سے تو مسلم کی روایت میں ذکر ہی نہیں ہے۔اور اس میں صرف ان چار شخصیت کی تخصیص نہیں کی گئی بلکہ اس میں آل عباس، آل جعفر، آل عقیل بھی شامل ہیں اور ازواج مطہرات کو بھی شامل کیا گیا ہے جیسا کہ اپنے مقام پر اس کو نقل کر دیا گیا ہے۔ پھر علامہ بغوی رحمہ اللہ نے جناب قتادہ اور جناب مجاہد کے اپنے بیان قلم بند نہیں فرمائے اور مجھے کہیں ان کے اپنے بیان کسی جگہ نہیں ملے کہ ان کے متن اور مصنف تحقیقات الفریقین کے استدلال کو دیکھ کر بھی جواب دے دیا جائے۔

پھر ان ہی علامہ بغوی رحمہ اللہ (جن کے حوالے کو ڈھکو صاحب نے نقل کیا) نے ازواج مطہرات کے اہل بیت ہونے کی احادیث بھی نقل کی ہیں جو جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی ہیں ملاحظہ فرمائیں

{ تفسیر بغوی جلد ششم صفحہ نمبر350،351 تحت تفسیر آیۃ تطہیر }

جواب الجواب دوم:

اگر تابعین کا موقف آیہ تطہیر کے حوالے سے ازواج مطہرات کے بارے میں دیکھا جائے تو وہ بھی موجود ہے۔

چنانچہ جناب عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے حوالے سے طبقات ابن سعد میں موجود ہے کہ

اخبرنا محمد بن عمر بن مصعب بن ثابت عن ابی الاسود ون عروہ
قال یعنی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم،
"آیتہ تطہیر سے مراد ازواج مطہرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں"
{ طبقات ابن سعد جلد ہشتم باب تفسیر الآیات التی فی ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر 348، در منثور جلد پنجم صفحہ نمبر 562 تحت تفسیر آیت تطہیر۔ }
یہاں واقدی کا ضعف مضر نہیں کیونکہ قرآن مجید کی تائید اور جملہ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی روایات و شواہد سے بھی یہ ثابت ہے۔
تابعی جناب عکرمہ رحمہ اللہ بھی کہتے ہیں کہ
نزلت فی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
"یہ آیت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے"
{ تفسیر ابن ابی حاتم جلد 13 صفحہ نمبر 74 رقم 304، تفسیر ابن جریر طبری جلد 22 صفحہ نمبر 7، 8، اسباب النزول واحدی صفحہ نمبر 368 رقم 353، تفسیر ابن کثیر ششم صفحہ نمبر 407 جلد اسناد حسن، تفسیر در منثور جلد پنجم صفحہ نمبر 562 تحت تفسیر آیت تطہیر }
مزید حوالے ملاحظہ فرمائیں
چنانچہ امام شوکانی جناب عطار رحمۃ اللہ علیہ، جناب سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اور مقاتل بن سلیمان کے موقف کو نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ
وعکرمہ وعطا والکلبی ومقاتل وسعید بن جبیر ان اہل بیت المزکورین فی الایہ ھن زوجات النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصتہ
"عکرمہ، عطا، مقاتل اور سعیدہ بن جبیر نے کہا کہ آیت میں مذکور اہل بیت سے مراد خاص ازواج مطہرات ہیں"
{ تفسیر فتح القدیر جلد چہارم صفحہ نمبر 270 }
جناب عکرمہ رحمہ اللہ اور جناب عطاء رحمہ اللہ کے بارے میں امام قرطبی رحمہ اللہ نے بھی یہاں

نقل کیا ہے ملاحظہ فرمائیں

{ تفسیر قرطبی جلد 14 صفحہ نمبر182 }

پس ان سب حوالوں اور اعتراضات کے جوابات کی تردید سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت رسول میں شامل ہیں جو اس نظریے کا منکر ہے وہ نہ تو اہل بیت کو مانتا ہے اور نہ حدیث ثقلین پر اس کا ایمان ہے۔اور اس حوالے سے مذہب حقہ اہل سنت والجماعت قرآن وسنت اور عقل کے مطابق اور میانہ روی پر ہیں۔اور اس نظریہ اہل بیت کو مخالفین صبح قیامت تک رد نہیں کر سکتے محمد حسین ڈھکو کا پہلا مغالطہ ۔

ڈھکو صاحب لکھتے ہیں کہ

" حدیث ثقلین میں تو اس بحث کی گنجائش ہی نہیں ہے کیونکہ یہاں پر تو اہل بیتی کیساتھ "عترتی " بھی موجود ہے ۔ اور بالاتفاق ازواج النبی عترت میں داخل نہیں ہیں"

{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر354 }

جواب الجواب اوّل

عترۃ کے معنی کی تعین میں شیعہ کے تمام فرقے اضطراب کا شکار ہیں، امامیہ نے عترۃ کو سیدنا علی، سیدنا حسن وسیدنا حسین رضی اللہ عنہم اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ذریت میں سے نَو (9) ائمہ میں محصور کر رکھا ہے، جبکہ فرقہ اسماعیلیہ نے عترۃ کو صرف جناب اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ کی ذریت میں محصور کیا ہے۔ نیز شیعہ کے تمام فرقے عترۃ (اہل بیت) کے لیے عصمت کا دعوی بھی کرتے ہیں۔ ہم اہل سنت کے نزدیک عترۃ میں تمام آل بیت شامل ہیں، جس میں ازواج مطہرات اولین مصداق ہیں

عترت کے معنی ہیں نسل جماعت اور قریبی رشتہ دار۔

چنانچہ کسی شخص کے ان قریبی رشتہ داروں کو جو پہلے گذر چکے ہوں یا آئندہ پیدا ہوں عترت سے تعبیر کیا جاتا ہے کتاب صراح میں بھی یہی موجود ہے کہ عترت کسی شخص کے رشتہ دار اور

3 . ڈھکو صاحب کے مذہب کے محدث اعظم شیخ صدوق صاحب لکھتے ہیں کہ
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ حدیث ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا (میں تم نے دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم ان کو تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت) اب اگر کوئی سوال کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت سے کون مراد ہے تو جواب دیا جائے گا کہ یہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان کر دیا ہے کہ عترت سے مراد میرے اہل بیت ہیں "
{ کمال الدین صفحہ نمبر242 }
شیعہ عالم شیخ صدوق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی زیر بحث روایت ثقلین کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہاں پر عترتی سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت ہیں۔نہ کہ اہل بیت سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت ہے۔
آگے ان شاء اللہ ہم ثابت کریں گے کہ اہل بیت رسول میں ازواج مطہرات اولین مصداق کے طور پر شامل ہیں۔
4 . خود ڈھکو صاحب میں بھی عترت سے مراد اہل بیت کئے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ
" احتمال تھا کہ مبادا حقیقی افراد عترت کے علاوہ کوئی اور رسول کا رشتہ دار اس میں داخل سمجھا جائے۔ لہذا حکیم الامت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد لفظ "اہل بیتی" کا اضافہ فرما کر اس احتمال کی بھی نفی فرما دی اور واضح کر دیا کہ عترت سے مراد وہ ہستیاں ہیں جو حقیقی طور پر اہل بیت رسول کہلانے کی حقدار ہیں "
{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر177 }

ڈھکو صاحب کا دوسرا مغالطہ

ڈھکو صاحب نے ازواج مطہرات کو حدیث ثقلین کے مصداق سے نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے شیخ نافع رحمہ اللہ علیہ جواب دیتے ہوئے صرف بارہ آئمہ کی مراد ہونے کے لیے دو کتب سے روایات پیش کی جس میں عترت سے مراد صرف بارہ آئمہ کو لیا گیا ہے

ملاحظہ فرمائیں۔
{ احتجاج طبرسی جلد اول
فرائد سمطین حموینی }

جواب الجواب اوّل:

کتاب السمطین میں یہ روایت مجھے نے مل رہی پھر اگر مل بھی جائے تو سند پر بھی تحفظات موجود ہوں گے پھر اس کتاب کے مصنفین کے حوالے سے بھی ایسے تحفظات موجود ہیں جن کے ہوتے ہوئے فرائد سمطین کی روایات اہل سنت پر حجت نہیں ہو سکتیں۔ رہی بات احتجاج طبرسی کی روایت کی تو وہ بھی اہل سنت کی نہیں ہے بلکہ ڈھکو صاحب کے مذہب کی اپنی کتاب ہے۔اور اس سے بھی جس کتاب میں ہم نے اس روایت والے صفحے پر دیکھا تو وہاں سند نہیں کچھ پیچھے گئے تو معلوم یہ پڑتا ہے کہ سلیم بن قیس سے احتجاج طبرسی کے مصنف نے روایت لی۔

اس صورت میں بھی ڈھکو صاحب اس روایت کو تحقیقی جواب کے تحت بھی پیش کرنے کے مجاز نہیں ہیں کیوں کہ ایک تو یہ کتاب کا وہ نسخہ جو اس صدی میں ہے اس پر بھی تحفظات شیعہ علماء کے موجود ہیں کہ وہ اصل سلیم کی کتاب نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور تھی ۔پھر یہ جن ذرائع سے ثابت ہے ۔وہ بھی ضعیف و مردود ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل اپنی کتاب واقعہ احراق کا پوسٹ مارٹم میں نقل کر دی ہے۔

علاوہ ازیں اس کتاب کے غیر معتبر ہونے پر خود شیعہ عالم مصنف شیخ حسین علی المصطفی نے بھی کتاب بنام "تاسیس فی نسبت کتاب سلیم بن قیس"
لکھ دی ہے۔ لہذا اس کتاب کی روایت سرے سے شیعہ علماء تحقیقی جواب کے تحت بھی پیش نہیں کر سکتے۔

جواب الجواب دوم:

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس روایت سے تو شیخ نافع رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس حدیث ثقلین میں اہل بیت و عترت سے بارہ آئمہ مراد لئے جائیں تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اس سے خارج ہو جاتی ہیں ۔ الحمد اللہ اس کو مصنف تحقیقات الفریقین نے دبے لفظوں میں تسلیم بھی کر لیا ہے جو شیعہ مذہب کو سخت مضر ہے کیونکہ پھر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حدیث ثقلین میں ثقل دوم میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ ڈھکو صاحب اپنے ہی مذہب کا رد کرتے ہوئے شیخ نافع رحمہ اللہ کی تائید کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ

"اور چونکہ یہ حدیث آئمہ اہل بیت کی نص امامت و خلافت ہے اور کوئی عورت (خواہ وہ جس قدر مرتبہ کی مالک ہو) جس طرح نبی نہیں ہو سکتی ۔ اسی طرح خلافت و امامت پر بھی فائز نہیں ہو سکتی ۔ اس لیے لا محالہ اس سے صرف دوازدہ آئمہ اہلبیت ہی مراد لینا پڑے گا"

{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر354 }

پھر اسی کا رد کرتے ہوئے خود ہی حدیث ثقلین میں اصحاب کساء کی تخصیص کر ڈالی جو صرف آئمہ کی مراد ہونے کی تکذیب ہے ۔ چنانچہ ڈھکو میاں رقم طراز ہیں کہ

" معلوم کرنا چاہیئے کہ اہل بیت رسول سے کون حضرات مراد ہیں پس اہل بیت رسول ہوں گے وہی عترت رسول ہوں گے ۔ واضح ہو کہ آیت مبارکہ تطہیر (انما یرید اللہ الخ) سے نزول کے وقت سرکار رسالت نے اپنے اہل بیت کی تشخیص و تعین پر نص مقرر کر دی تھی تمام امامیہ اور اکثر عامہ نے بالتصریح لکھا ہے کہ اہل بیت سے مراد حضرت علی و فاطمہ اور حضرت حسن اور حسین "

{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر178 }

یہ دعویٰ 9 آئمہ کرام کا حدیث ثقلین میں شامل ہونے کی نفی کر رہا ہے ۔ اگر عترتی رسول سے مراد اہل بیت رسول ہیں اور اہل بیت رسول سے مراد ڈھکو میاں کے نزدیک اصحاب کساء ہیں تو پھر کسی صورت میں بھی 9 آئمہ کو مزید اس میں دخل نہیں کیا جاسکتا ۔ اگر اس طرح ان کو داخل کیا جاسکتا ہے تو پھر ازواج کی علیہم السلام اولین اہل بیت میں ہونے کی

وجہ اولین حدیث ثقلین میں ثقل ثانی میں شامل ہیں۔

حدیث ثقلین میں 12 آئمہ کی تخصیص کا بطلان

ویسے تو ڈھکو صاحب کے جواب میں ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ڈھکو صاحب کے دعوے (کہ حدیث ثقلین میں ثقل ثانی سے صرف 12 امام مراد ہیں) کے بطلان کے لیے کافی ہے۔ لیکن ہم قارئین کے لئے مزید حوالے بھی یہاں نقل کر دیتے ہیں جو مصنف تحقیقات کے جھوٹ کو مزید بے نقاب کریں گے۔ملاحظہ فرمائیں ۔۔

1 . حدیث ثقلین پر شیخ نافع رحمہ اللہ نے اہل سنت مصادر کی روایات کے حوالے سے لکھی تھی اور جو دھوکے مصنف عبقات الانوار نے دیئے تھے ان کا محاسبہ کیا گیا تھا۔ ڈھکو صاحب کو بھی چاہئے تھا کہ اہل سنت کتب سے عترت و اہل بیت میں بارہ آئمہ کی تخصیص ثابت کرتے ۔ لیکن یہ صبح قیامت تک بھی ممکن نہیں۔ اور جو کوشش کی گئی اس کا بھی جواب اوپر ہم نے نقل کر دیا ہے۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ حدیث ثقلین کے بنیادی حدیث کا متن ہی آئمہ کی تخصیص کا رد کر رہا ہے۔

شرح اس کی یہ ہے کہ حدیث ثقلین کے راوی صحابی رسول جناب زید بن ارقم علیہ السلام سے اہل بیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس میں کون کون ہیں تو انہوں نے ان ازواج مطہرات کے بعد ان حضرات کا نام بھی لیا جو بالاتفاق شیعہ سنی نہ خلافت و امامت کے منصب پر نہیں ہیں چنانچہ زید بن ارقم علیہ السلام ازواج مطہرات کو اہل بیت میں شامل کرتے ہوئے فرماتے ھیں کہ

قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ

"آپ کی ازواج بھی آپ کے اہل بیت میں سے ہیں لیکن آپ کے اہل بیت میں ہر وہ شخص بھی شامل ہے جس پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔سائل نے کہا: وہ کون ہیں ؟

(حضرت زید رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔
اس نے پوچھا: یہ سب صدقے سے محروم رکھے گئے ہیں؟ کہا: ہاں۔
{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر 6225 }
جس حدیث کی وجہ سے ڈھکو صاحب اپنے جاہل مریدوں کو مغالطے دے رہے ہیں اسی سے تخصیصِ آئمہ کا رد ہو گیا
1 . آل عباس علیہ السلام بھی حدیث ثقلین کے مصداق دوم میں شامل ہیں جبکہ ان کو ڈھکو اینڈ کمپنی امامیہ نہیں مانتے۔
2 . آل جعفر علیہ السلام: جناب جعفر بن ابی طالب کی اولاد میں سے بھی کسی کو امامیہ امام نہیں مانتے۔
3 . آل عقیل بن ابی طالب: جناب عقیل ابن ابی طالب کی اولاد میں سے بھی امامیہ کسی کو امامت کے منصب پر فائز نہیں مانتے۔ ثابت ہوا حدیث ثقلین میں نہ تو صرف آئمہ ہی مراد ہیں، اور نہ صرف اصحاب کساء مراد ہیں۔اور یہ دلائل سے ثابت مدعا حدیث ثقلین سے مستدل مذہب امامیہ کے موقف کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔
شیخ صدوق نے اپنی سند سے جناب عبداللہ بن عباس علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے کہ جناب علی (ع) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ عقیل سے بہت محبت کرتے ہیں، اللہ کے نبی السلام نے فرمایا: ہاں، میں عقیل سے دوگنی محبت کرتا ہوں، ایک تو میری محبت ہے، اور ابو طالب بھی اس سے محبت کیا کرتے تھے اس وجہ سے میں اس سے دوگنی محبت کرتا ہوں۔ بے شک اس کا بیٹا تمہارے بیٹے کی محبت میں شہید ہو گا، اور اس پر مومنوں کی آنکھیں اشکبار ہوں گی، مقرب فرشتے اس پر رحمت کی دعا کریں گے، پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔
یہاں تک کہ آپ کا سینہ مبارک تر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

إلى الله أشكو ما تلقى عترتي من بعدي.
(میرے بعد میرے اہل کو جو پریشانیاں لاحق ہوں گی اس کی پروردگار میں تجھ ہی سے شکایت کرتا)
{ امالی صدوق روایت نمبر 200 صفحہ نمبر 91، بحار الانوار جلد 22 صفحہ نمبر 288، جلد 4 صفحہ 4 نمبر 287 }
اس روایت سے بھی یہ ثابت ہوا کہ جناب عقیل ع ابن ابی طالب اور آپ علیہ السلام کی اولاد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت میں داخل ہیں۔
3 . بحار الانوار میں مجلسی نے نقل کیا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام نے اپنی اولاد اور اپنے بھائیوں اور اپنے گھر والوں (اہل بیت) کو جمع کیا ان کی جانب دیکھا اور کچھ دیر روتے رہے پھر فرمایا
اللهم ان عترة نبيك
"اے اللہ ہم تیرے نبی کی عترت ہیں"
{ بحار الانوار جلد 4 صفحہ 4 نمبر 383 }
یہاں پر بھی جناب حسین علیہ السلام نے عترت نبی میں صرف اپنی اور جناب زین العابدین رحمہ اللہ تک بند نہر کیا بلکہ اپنے تمام گھر والوں جس میں آپ کی بیویاں بھی شامل ہیں ان سب کو عترت رسول فرمایا۔ جو ڈھکو صاحب کے عترتی میں تخصیص آئمہ کے دعویٰ کا رد ہے۔
4 . اسی طرح جناب زید بن علی بن حسین رحمہ اللہ سے ایک شیعی نے خطاطی کیا تو آپ رحمتہ اللہ نے جواب میں فرمایا
"میں عترت رسول میں سے ہوں"
{ بحار الانوار جلد 46 صفحہ نمبر 202 }

تیسرا مغالطہ:

حدیث رسول وصحابہ کرام سے مغالطوں کے جواب

مصنف تحقیقات الفریقین نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کچھ روایات پیش کر کے غلط مفہوم بنا کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ اہل بیت رسول میں ازواج مطہرات شامل نہیں ہیں۔ آیئے جناب کے ان استدلال کے پیچ ڈھیلے کرتے ہیں۔

جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا السلام کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں کہ

جناب ام سلمہ نے دامن عبا اٹھا کر داخل ہونا چاہا تو آنحضرت نے ذرا تند لہجہ میں فرمایا" تنحی عن اھل بیتی "اے ام سلمہ میرے اہل بیت سے دور ہو جاؤ "چنانچہ میں مکان کے گوشہ میں بیٹھ گئ ملاحظہ فرمائیں۔

{ مسند احمد بن حنبل ج 6 صفحہ 296

تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر 180 }

" صحیح مسلم جلد 2 ص 285 میں زید بن ارقم سے منقول ہے کہ جب انہوں نے حدیث ثقلین روایت کی تو کسی نے پوچھ لیا کہ من اہل بیتہ نسائہ یعنی آنحضرت کے اہل بیت کون ہیں آیا آپ کی ازواج ہیں ؟

قال لا ایم اللہ ان المراءہ تکون مع الرجل لعصر من الدہر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها

" نہیں بخدا (یعنی آپ کی ازواج اہل بیت میں داخل نہیں کیونکہ) عورت تو کچھ عرصہ مرد کے پاس رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ اپنے میکے چلی جاتی ہے"

پھر جناب نے تفسیر ابن جریر وغیرہ سے جناب ابو سعید خدری ، جناب سعد بن ابی وقاص ، جناب علی اور جناب جعفر رحمہ اللہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ان کے نزدیک بھی آیت تطہیر میں اہل بیت سے مصداق یہی اصحاب کساء ہیں"

{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر 178، 179 }

جواب الجواب اوّل

جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے بارے اصحاب کساء کے اہل بیت کی جتنی اسناد موجود ہیں ان سب سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت میں فرمایا اور چادر میں بھی داخل فرمایا۔ جس کی تفصیل ہم نے اپنے مقام پر اسی باب میں بیان کر دی ہے ۔ زیر بحث روایت میں بھی ایسا کوئی جملہ نہیں جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ ازواج میری اہل بیت میں نہیں ہیں۔ یہاں جو اہل بیت کے الفاظ کو جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا السلام کی بجائے علحیدہ اصحاب کساء کے بارے میں کہا گیا ہے۔

اس کی مثال بلکل ایسی ہی ہے جیسا کہ جناب ابو بکر صدیق علیہ السلام اور جناب عمر فاروق اعظم کے آپس کے ایک اختلاف کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے صحابیت کا لفظ صرف اور صرف جناب ابو بکر صدیق علیہ السلام کے بارے میں فرمایا

{ صحیح بخاری رقم حدیث3661 }

جب کے جناب عمر فاروق اعظم علیہ السلام ،جناب عثمان ذوالنورین علیہ السلام اور جناب مولا علی علیہ السلام سمیت بقیہ تمام حضرات بھی صحابہ کرام میں بالاتفاق فریقین شامل تھے ۔
جس طرح یہاں پر صرف جناب ابو بکر صدیق علیہ السلام کی صحابیت بیان کرنے کی وجہ بقیہ صحابہ کرام کی صحابیت کی نفی نہیں ہوتی اسی طرح جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا السلام کی بجائے صرف اصحاب کساء کو اہل بیت کہنے سے ازواج مطہرات کی اہل بیت رسول کی حیثیت کی نفی ثابت نہیں ہوتی ۔اس طرح کی اور بھی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ پھر روایت کے آخر میں ہی جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کا اہل بیت رسول ہونا اسی ڈھکو کی پیش کردہ روایت سے ثابت ہوتا ہے

چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے حضرات کے لئے چادر میں ڈال کر ان کو اہل بیت فرمارہے تھے اور یہ کہ رہے تھے۔

"اے اللہ میں اور میرے اہل بیت تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف"
تو جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کہتی ہیں کہ
"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی (اس دعا میں شامل ہوں؟)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"ہاں تم بھی
{مسند احمد رقم حدیث نمبر26540، صفحہ نمبر}
یہ جواب اس صورت میں ہے کہ یہ روایت اسنادی حیثیت سے درست ہو، لیکن یہ روایت اسنادی حیثیت سے درست نہیں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں
اس میں ایک راوی ابی معبذل عطیہ الطفاوی ہے جس کو علماء نے ضعیف قرار دیا امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے ضعیف راویوں میں اسے نقل کیا ہے۔
{کتاب الضعفاء جلد دوم صفحہ نمبر179 }
اس روایت میں ایک اور راوی ابو معبذل کا والد ہے جو مجہول ہے اس سے سوائے عطیہ کے کسی نے روایت نہیں لی
ملاحظہ فرمائیں
{مسند احمد جلد 44 رقم26540 صفحہ نمبر 162 تحقیق علامہ شعیب ارناوط رحمہ اللہ }
اسی طرح تفسیر ابن کثیر کی تحقیق و تخریج میں بھی علامہ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے اس روایت پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔
{تفسیر ابن کثیر جلد چہارم صفحہ280 تخریج کامران طاہر تحقیق نظر ثانی علامہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ }

جواب الجواب دوم:

1. جناب زید بن ارقم علیہ السلام کی روایات تو ڈھکو صاحب کے موقف کو مکمل طور پر رد کرتی ہے کیونکہ اس میں ایک تو بارہ آئمہ کی تخصیص کا بطلان ہے جس کے دعوے کا

ڈھکو میاں ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔
دوسرا خود جناب زید بن ارقم نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں شامل فرمایا۔
چنانچہ زید بن ارقم علیہ السلام ازواج مطہرات کو اہل بیت میں شامل کرتے ہوئے فرماتے ھیں کہ
قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی اہل بیت ہیں "
{ صحیح مسلم رقم حدیث نمبر 6225 }
چونکہ آپ نے اپنے حافظہ کی بڑھاپے کی وجہ سے شروع میں شکایت کر دی تھی اس وجہ سے یہ بھول گئے کہ ازواج مطہرات پر بھی تو صدقہ حرام ہے جیسا کہ ہم اپنے مقام پر سند صحیح سے بیان کریں گے۔ پھر آپ کے بڑھاپے کی وجہ سے ازواج مطہرات کو طلاق کے معاملے عام بیویوں کی طرح سمجھا جب کہ ان کے احکامات عام امت سے جدا ہیں وہ قیامت تک کے مردوں پر حرام ہیں اور دنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں ان کو طلاق دی ہی نہیں جاسکتی۔ اور نہ وہ وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلیں۔
اس پر تفصیلی روشنی ہم صحیح مسلم کی اسی حدیث ثقلین کے بارے میں صحیح تشریح و موقف کو بیان کرنے کے تحت بیان کر دیا ہے۔
2 . جناب ابو سعید خدری علیہ السلام سے جو روایت پیش کی گئی ہے وہ بھی ضعیف ہے اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اس میں ایک جناب اعمش راوی ہیں اور دوسرا عطیہ ہے
۔
{ تفسیر ابن جریر جلد 22 صفحہ نمبر 5
تفسیرِ ابن ابی حاتم جلد 13 صفحہ نمبر 76 }
ایک تو جناب اعمش رحمہ اللہ کی تدلیس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے اور دوسرا عطیہ عوفی

اس روایت میں موجود ہے ،جس کے بارے میں حدیث ثقلین کی اسناد پر بحث کے دوران کلام کیا جا چکا ہے۔ان دونوں کی وجہ سے یہ روایت حجت نہیں ۔
3 . جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام کی روایت تفسیر ابن ابی حاتم میں نہیں ملی البتہ ڈھکو صاحب نے جو ان سے نقل کیا اس کے متضاد موجود ہے چنانچہ تفسیر میں ابن ابی حاتم میں موجود ہے کہ
جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام آیت تطہیر کے شان نزول میں فرماتے ہیں کہ
نزلت فی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصہ
"یہ آیت ازواج مطہرات کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے "
{ تفسیر ابن ابی حاتم جلد ،3رقم 1 ،3صفحہ 30 نمبر 74 }
اس حوالے سے ایک روایت مستدرک حاکم میں ملی ہے لیکن وہاں بھی نہ تو جناب عبداللہ بن عباس علیہ السلام نے شان نزول کے حوالے سے کچھ فرمایا نہ ازواج مطہرات کی نفی اس میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں
{ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ نمبر 247 رقم روایت نمبر4652 }
4 . جناب جعفر طیار علیہ السلام کی روایت میں یہ کہیں نہیں کہ آیت تطہیر اصحاب کساء کے علاوہ ازواج مطہرات کو شامل نہیں۔
{ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ نمبر 290 رقم4709 }
ازواج مطہرات کے حوالے ضرورت ہی نہیں تھی کہ ازواج مطہرات کو بھی چادر میں لانے کا اہتمام کیا جاتا کیوں کہ وہ ہستیاں تو پہلے سے ہی اہل بیت میں شامل ہیں چاہے ان کو آیت تطہیر کے شان نزول میں شامل کیا جائے یا نہیں ۔یہ جواب ہمارا اس صورت میں ہے کہ مستدرک کی یہ روایت صحیح ہو۔ جبکہ یہ تو درست نہیں اس روایت میں ایک راوی عبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی ہے جس کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں

ذاھب الحدیث
امام ابن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں
ضعیف
"یہ راوی ضعیف ہے "
امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں
منکر الحدیث
"یہ راوی منکر الحدیث ہے "
امام نسائی کہتے ہیں
متروک
" یہ راوی متروک ہے "
{ تہذیب الکمال جلد دوم صفحہ نمبر 777 ، تھذیب التھذیب جلد ششم صفحہ 146 ،
میزان الاعتدال جلد چہارم تحت حرف عین رقم4830 . صفحہ نمبر263 }

5 . جناب سعد بن ابی وقاص علیہ السلام کی روایت میں بھی یہ کہیں نہیں کہ آیۃ تطہیر صرف اور صرف اصحاب کساء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بلکہ یہ آیت تو مخاطب ہی ازواج مطہرات کو ہے تو آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی اور کو شامل کرنے سے اصل مخاطب کی نفی نہیں ہوتی جو پہلے ہی سے مخاطب ہوں ۔ شان نزول کے حوالے سے امامیہ کے استدلال کے بطلان کے لیے علیحدہ سے مکمل تفصیلات کے مطابق جواب دیاجائے گا۔

علاوہ ازیں جناب علی علیہ السلام کے حوالے سے جو لکھا گیا وہ فردوس الاخبار کے حوالے سے ہمیں نہیں ملا۔

چوتھامغالطہ:

تابعین کے اقوال سے استدلال کے جوابات۔

ڈھکو صاحب نے تابعین کے حوالے سے لکھا ہے کہ

"تابعین کی ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے ۔ (کہ اہل بیت نبوی سے مراد یہی پانچ بزرگوار ہیں) چنانچہ مجاہد و قتادہ سے یہی منقول ہے جیسا کہ امام بغوی اور ابن خازن نے نقل کیا ہے۔"

{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر 179 }

جواب الجواب اوّل:

جن تابعین کا نام ڈھکو صاحب نے لیا ہے انہوں نے بھی یہ کہیں نہیں فرمایا کہ آیۃ تطہیر صرف ان ہی چار شخصیات کے بارے میں نازل کی گئی ہے جن کو چادر میں لیا گیا ہے۔ ضروری نہیں کہ ایک آیت کے بارے میں شان نزول ایک طبقے کے بارے میں نقل کیا گیا ہو اور دوسرے کو شامل نہ کیا جاسکے ایک آیت میں کئی طبقات بھی مراد ہو سکتے ہیں جیسا کہ علامہ ابن حجر مکی رحمہ نے اس آیت سے مراد کے تحت نقل کیا ہے جس کو خود ڈھکو نے بتایا اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے حق میں سمجھ لیا۔ آپ رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ

" حاصل کلام یہ ہے کہ سکونتی گھر میں رہنے والے افراد اس آیت کے عموم میں داخل ہیں کیونکہ انہیں یہاں مخاطب کیا گیا ہے اور جب میرے اہل سے مراد نسبی گھر والے ہوں وہ بھی اس سلوک میں مخفی طور پر مراد ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کیا جن کا ذکر گزر چکا ہے ۔پس یہاں اہل بیت سے عمومی مفہوم مراد ہے جیسے آپ کی ازواج مطہرات اور نسبی گھر والے اور وہ تمام بنی ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں"

{ صواعق محرقہ فصل اول باب اہل بیت کے متعلق قرآنی آیات صفحہ نمبر 352 }

ڈھکو صاحب نے علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے لفظ عمومیت کو عام اُردو کے مفہوم والا عمومی سمجھ لیا جبکہ علامہ رحمہ اللہ نے آیت کے مفہوم کے لحاظ سے عمومی لفظ استعمال

ہو سکتا ہے ۔ ڈھکو نے اسی علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کی عبارت جو انہوں نے صحیح مسلم میں موجود جناح زید بن ارقم علیہ السلام کی روایت کے بارے میں لکھا ، کو غلط مفہوم پہناتے ہوئے بریکٹ میں یہ لکھ دیا کہ " (یعنی حضرت علی و فاطمہ اور امام حسن و حسین ع) "

{ تحقیقات الفریقین صفحہ نمبر 181 }

جبکہ جناب فاطمہ کی نسبت سے فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی آل کی نسبت سے تو مسلم کی روایت میں زکر ہی نہیں ہے ۔ اور اس میں صرف ان چار شخصیت کی تخصیص نہیں کی گئی بلکہ اس میں آل عباس ، آل جعفر ، آل عقیل بھی شامل ہیں اور ازواج مطہرات کو بھی شامل کیا گیا ہے جیسا کہ اپنے مقام پر اس کو نقل کر دیا گیا ہے ۔ پھر علامہ بغوی رحمہ اللہ نے جناب قتادہ اور جناب مجاہد کے اپنے بیان قلم بند نہیں فرمائے اور مجھے کہیں ان کے اپنے بیان کسی جگہ نہیں ملے کہ ان کے متن اور مصنف تحقیقات الفریقین کے استدلال کو دیکھ کر بھی جواب دے دیا جائے۔

پھر ان ہی علامہ بغوی رحمہ اللہ (جن کے حوالے کو ڈھکو صاحب نے نقل کیا) نے ازواج مطہرات کے اہل بیت ہونے کی احادیث بھی نقل کی ہیں جو جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی ہیں ملاحظہ فرمائیں

{ تفسیر بغوی جلد ششم صفحہ نمبر 350 ، 351 تحت تفسیر آیت تطہیر }

جواب الجواب دوم ۔

اگر تابعین کا موقف آیت تطہیر کے حوالے سے ازواج مطہرات کے بارے میں دیکھا جائے تو وہ بھی موجود ہے ۔

چنانچہ جناب عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے حوالے سے طبقات ابن سعد میں موجود ہے کہ
اخبرنا محمد بن عمر بن مصعب بن ثابت عن ابی الاسودون عروہ

قال یعنی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،
" آیت تطہیر سے مراد ازواج مطہرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں"
{ طبقات ابن سعد جلد ہشتم باب تفسیر الآیات التی فی ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر 348 ، در منثور جلد پنجم صفحہ نمبر 562 تحت تفسیر آیت تطہیر }
یہاں واقدی کا ضعف مضر نہیں کیونکہ قرآن مجید کی تائید اور جملہ جناب ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی روایات و شواہد سے بھی یہ ثابت ہے۔
تابعی جناب عکرمہ رحمہ اللہ بھی کہتے ہیں کہ
نزلت فی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
" یہ آیت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے"
{ تفسیر ابن ابی حاتم جلد 13 صفحہ نمبر74 رقم 304 ، تفسیر ابن جریر طبری جلد 22 صفحہ نمبر 7 ، 8 ، اسباب النزول واحدی صفحہ نمبر 368 رقم 353 ، تفسیر ابن کثیر ششم صفحہ نمبر407 جلد اسناد حسن ، تفسیر در منثور جلد پنجم صفحہ نمبر 562 تحت تفسیر آیت تطہیر }
مزید حوالے ملاحظہ فرمائیں
چنانچہ امام شوکانی جناب عطا رحمہ اللہ،جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور مقاتل بن سلیمان کے موقف کو نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ
وعکرمہ وعطا والکلبی و مقاتل وسعید بن جبیر ان اھل بیت المزکورین فی الایہ ھن زوجات النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصتہ
"عکرمہ ، عطا ، مقاتل اور سعیدہ بن جبیر نے کہا کہ آیت میں مذکور اہل بیت سے مراد خاص ازواج مطہرات ہیں"
{ تفسیر فتح القدیر جلد چہارم صفحہ نمبر270 }
جناب عکرمہ رحمہ اللہ اور جناب عطاء رحمہ اللہ کے بارے میں امام قرطبیؒ رحمہ اللہ نے بھی

یہاں نقل کیا ہے ملاحظہ فرمائیں

{ تفسیر قرطبیؒ جلد 14 صفحہ نمبر 182 }

پس ان سب حوالوں اور اعتراضات کے جوابات کی تردید سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت رسول میں شامل ہیں جو اس نظریے کا منکر ہے نہ تو وہ اہل بیت کو مانتا ہے اور نہ حدیث ثقلین پر اس کا ایمان ہے ۔ اور اس حوالے سے مذہب حقہ اہل سنت والجماعت قرآن وسنت اور عقل کے مطابق اور میانہ روی پر ہیں ۔ اور اس نظریہ اہل بیت کو مخالفین صبح قیامت تک رد نہیں کر سکتے۔


اہم حوالہ جات کے سکین

٣٠٠ ـ عن شيبان، عن قتادة، في قوله: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ﴾، يقول: إذ خرجتنَّ من بيوتكنَّ، وكانت لهنَّ مشيةٌ فيها تكسير وتغنج، فنهاهنَّ الله عن ذلك[١].

٣٠١ ـ عن ابن أبي نجيح، في قوله: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ﴾، قال: التبختر[٢].

٣٠٢ ـ عن مقاتل، في قوله: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ...﴾، قال: التبرج؛ إنها تلقي الخمار على رأسها ولا تشده، فيواري قلائدها وقرطها وعنقها، ويبدو ذلك كله منها، وذلك التبرج، ثم عمَّت نساء المؤمنين في التبرج[٣].

* **قوله تعالى:** ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ...﴾:

٣٠٣ ـ حدثنا علي بن حرب الموصلي، حدثنا زيد بن الحباب، حدثنا حسين بن واقد عن زيد النحوي، عن عكرمة عن ابن عباس، في قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ﴾، قال: نزلت في نساء النبي ﷺ خاصة.

٣٠٤ ـ وقال عكرمة: من شاء باهلته أنها نزلت في أزواج النبي ﷺ[٤].

٣٠٥ ـ حدثنا أبي، حدثنا سريج بن يونس ـ أبو الحارث ـ، حدثنا محمد بن يزيد عن العوام ـ يعني: ابن حوشب ـ، عن عم له، قال: دخلت مع أبي على عائشة، فسألتها عن عليٍّ رضي الله عنه، فقالت رضي الله عنها: تسألني عن رجل كان من أحب الناس إلى رسول الله ﷺ، وكانت تحته ابنت... رأيت رسول الله ﷺ دعا عليًّا وفاطمةً وحسنًا وحسي...

---

[١] انظر: الفتح (٨/ ٥٢٠). أخرجه الطبري بإسناد ح... سعيد، عن قتادة. التفسير (٢٢/).

[٢] انظر: الدر (٦/ ٦٠٢)، ونسبه إلى ابن سعد، وابن ... المنذر. ورواية الطبري عن يعقوب، عن ابن علية عنه، به.

[٣] انظر: الدر (٦/ ٦٠٢).

[٤] انظر: تفسير ابن كثير (٦/ ٤٠٧)، وإسناده حسن... علقمة، عن عكرمة بلفظه من غير الفقرة الأخيرة. التفسير (٢٢/ ٧ ـ ٨). ... السيوطي، ونسبه إلى ابن أبي حاتم، وابن عساكر. انظر الدر: (٦/ ٦٠٢).

وقوله تعالى: ﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾: قال مجاهد: كانت المرأة تخرج تمشي بين يدي الرجال، فذلك تبرج الجاهلية.

وقال قتادة: ﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾: يقول: إذا خرجتن من بيوتكن ـ وكانت لهن[1] مشية وتكسر وتغنُّج ـ فنهى الله عن ذلك.

وقال مُقاتل بن حَيَّان: ﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾ ... لى رأسها، ولا تشده فيوارى قلائدها وقرطها وعنقها، ويبدو ذلك كله ... ساء المؤمنين في التبرج.

وقال ابن جرير: حدثنى ابن زهير، حدثنا موسى بن إسم ... بي الفرات ـ حدثنا على بن أحمر، عن عِكْرِمة[2] عن ابن عباس قا ... ج الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾. قال: كانت فيما بين نوح وإدريس، وكانت ألف ... ان أحدهما يسكن السهل، والآخر يسكن الجبل. وكان رجال الجبل ... ساء السهل صباحاً وفى الرجال دمامة، وإن إبليس أتى رجلا من أهل ... سه منه، فكان يخدمه واتخذ إبليس شيئاً مثل الذى يُزَمِّر فيه الرِّعاء ... س مثله، فبلغ ذلك من حوله، فانتابوهم يسمعون إليه، واتخذوا عي ... ج النساء للرجال. قال: ويتزيَّن[3] الرجال لهن، وإن رجلا من أهل الجبل هَجَم عليهم في عيدهم ذلك، فرأى النساء وصِبَاحتهن، فأتى أصحابه فأخبرهم بذلك، فتحولوا إليهن، فنزلوا معهن وظهرت الفاحشة فيهن، فهو قوله تعالى: ﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾[4].

وقوله: ﴿ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴾، نهاهن أولا عن الشر ثم أمرهن بالخير، من إقامة الصلاة ـ وهى: عبادة الله وحده لا شريك له ـ وإيتاء الزكاة، وهى: الإحسان إلى المخلوقين، ﴿ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴾، وهذا من باب عطف العام على الخاص.

وقوله: ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾: وهذا نص في دخول أزواج النبى ﷺ فى أهل البيت هاهنا؛ لأنهن سبب نزول هذه الآية، وسبب النزول داخل فيه قولا واحداً، إما وحده على قول أو مع غيره على الصحيح.

وروى ابن جرير: عن عِكْرِمة أنه كان ينادى فى السوق: ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾، نزلت[5] فى نساء النبى ﷺ خاصة، وهكذا روى ابن أبى حاتم قال:

حدثنا على بن حرب الموصلى، حدثنا زيد بن الحُبَاب، حدثنا حسين بن واقد، عن يزيد النحوى، عن عِكْرِمة عن[6] ابن عباس فى قوله: ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ ﴾ قال: نزلت فى نساء النبى ﷺ خاصة.

---

(١) فى أ: « لها ». (٢) فى ت: « وروى ابن جرير بإسناده ». (٣) فى ت، ف: « وتنزل ».
(٤) تفسير الطبرى (٢٢/٤).
(٥) فى ت: « أنزلت ». (٦) فى ت: « وروى ابن أبى حاتم بسنده إلى ».



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿طس تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ـ إلى قوله ـ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ «١ـ١١»

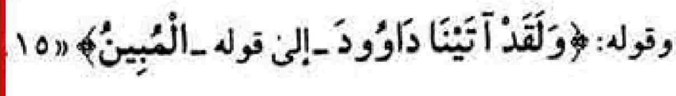
[﴿طس تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ * هُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ـ إلى قوله ـ فَهُمْ يَعْمَهُونَ﴾ يعني يتحيّرون ﴿أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ﴾].

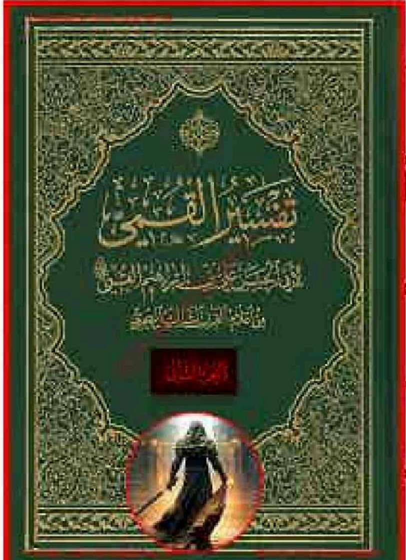
﴿طس تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ـ إلى قوله ـ هُمُ الْأَخْسَرُونَ * وَإِنَّكَ ـ مخاطبة لرسول الله صلى الله عليه وآله ـ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَّدُنْ ـ أي من عند ـ حَكِيمٍ عَلِيمٍ﴾.

وقوله: ﴿إِذْ قَالَ مُوسَى لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا﴾ أي رأيت، ذلك لمّا خرج من مدين من عند شعيب، فكتب خبره في سورة القصص.

وقوله: ﴿يَا مُوسَى لاَ تَخَفْ إِنِّي لاَ يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ * إِلَّا مَنْ ظَلَمَ﴾

ومعنى «إلّا من ظلم» كقولك: ولا من ظلم ﴿ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ فوُضع حرف مكان حرف.(١)


وقوله: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ ـ إلى قوله ـ الْمُبِينُ﴾ «١٥



قال: إنّ الله عزّ وجلّ أعطى داود وسليمان ما لم يُعط أ

الآيات، علّمهما منطق الطير، وألان لهما الحديد والصفر م

الجبال يُسبّحن مع داوُد، فأنزل الله عليه الزبور فيه توحيد

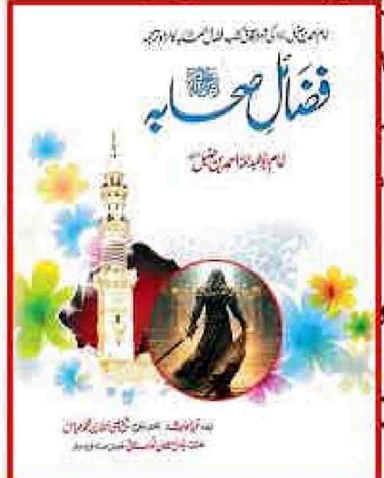
رسول الله صلى الله عليه وآله وأميرالمؤمنين والأئمّة عليهم السلام من ذرّيّتهما، وأخ

(١) عنه البحار: ١٣/١٠٨ ح٧ (قطعة)، وج ٧٠/٣٤٢ س١٦ (قطعة)، والبرهان: ٤/٢٠١ ح١.

[1170] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو النضر هاشم بن القاسم قثنا عبد الحميد يعني بن بهرام قال حدثني شهر قال سمعت أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين جاء نعي الحسين بن علي لعنت أهل العراق فقالت قتلوه قتلهم الله غروه وذلوه لعنهم الله فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته فاطمة غدية ببرمة قد صنعت له فيها عصيدة تحملها في طبق لها حتى وضعتها بين يديه فقال لها أين ابن عمك قالت هو في البيت قال اذهبي فادعيه وائتيني بابنيه قالت فجاءت تقود ابنيها كل واحد منهما بيد وعلي يمشي في اثرهما حتى دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسهما في حجره وجلس علي على يمينه وجلست فاطمة على يساره قالت أم سلمة فاجتبذ كساء خيبريا كان بساطا لنا على المنامة في المدينة فلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا فأخذ بشماله طرفي الكساء وألوى بيده اليمنى الى ربه عز وجل قال اللهم أهل بيتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا اللهم أهلي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا اللهم أهل بيتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قلت يا رسول الله ألست من أهلك قال بلى فادخلي في الكسا قالت فدخلت في الكساء بعد ما قضى دعاءه لابن عمه علي وابنيه وابنته فاطمة

۱۱۷۰۔ شہر بن حوشب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان کو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی، وہ اہل عراق پر لعنت بھیج رہی تھیں پھر فرمانے لگیں: انہوں نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، اللہ انہیں قتل کرے، انہوں نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دھوکہ دیا اور رسوا کیا، ان پر اللہ کی لعنت ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا، جب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا صبح کے وقت ہانڈی میں حلوہ بنا کر ایک برتن لے کر آئیں اور آپ ﷺ کے سامنے رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہا کے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض کیا: وہ گھر میں ہیں، فرمایا: جاؤ انہیں اور ان کے دونوں بیٹوں کو بھی بلا کر لاؤ۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے بیٹوں کو دائیں بائیں پکڑ کر لا رہی تھیں، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ان بچوں کو اپنی گود میں بٹھایا۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دائیں اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بائیں طرف بیٹھ گئیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے خیبری چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کے بستر پر تھی، رسول اللہ ﷺ نے سب کو لپیٹ لیا اور چادر کے دونوں کناروں کو بائیں ہاتھ سے پکڑا اور دائیں ہاتھ کو اپنے ربّ کی طرف اٹھایا اور دعا کی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گندگی دور فرما اور انہیں خوب پاک کر دے۔ یہ بات تین دفعہ دہرائی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کے اہل میں سے نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! چادر میں آ جاؤ۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی داخل ہوگئی، اس کے بعد کہ آپ ﷺ کی اپنے چچا زاد اور ان کے بچوں اور اپنی بیٹی فاطمۃ الزہراء کے بارے میں دُعا ختم ہوئی۔ [1]



[1171] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا عبد الله بن محمد بن أبي شيبة وسمعته انا من ع
عبد الحميد عن مغيرة عن أم موسى عن أم سلمة قالت والذي احلف به إن كان علي لأقرب النا
عليه وسلم قالت عدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة بعد غداة يقول جاء علي مرارا قالت ف
فجاء بعد قالت فظننت ان له اليه حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا عند الباب وكنت من ادنا
فجعل يساره ويناجيه ثم قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه ذلك فكان أقرب الناس به

۱۱۷۱۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ سب سے آخر میں رسو
علی رضی اللہ عنہ نے کچھ خاص گفتگو کی۔ ہم ہر روز صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی بیمار پرسی کرتے

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/298؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 3/114

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : ارْقُبُوا مُحَمَّداً ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ [١] .

٣٩١١ - حدثنا أبو المفضّل زياد ...

محمد عبد الرحمن بن محمد بن أحمد الأنص...

ابن صاعد ، نا أبو همّام الوليد بن شج...

زائدة ، نا أبي ، عن مُصعب بن شيب...

شرح السنة

تأليف

الإمام المحدث الفقيه الحسين بن مسعود البغوي

(٤٣٦-٥١٦ هـ)

حققه وعلق عليه وخرج أحاديثه

شعيب الأرناؤوط

الجزء الرابع عشر

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَت...

ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ...

فَأَتَتْ فَاطِمَةُ ، فَأَدْخَلَهَا فِيهِ ، ثُمَّ...

ثُمَّ جَاءَ حَسَنٌ ، فَأَدْخَلَهُ فِيهِ ، ثُمَّ...

ثُمَّ قَالَ : (إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً) [الأحزاب : ٣٣]

هذا حديث صحيح أخرجه مسلم [٢] عن أبي بكر بن أبي شيبة ، عن محمد بن بشر ، عن زكرياء ، عن مُصعب .

المرحَّل : الذي فيه خطوط شبه الرِّحال .

٣٩١٢ - أخبرنا أبو سعد أحمد بن محمد الحميديّ ، أنا أبو عبد الله الحافظ ، نا أبو العبّاس محمد بن يعقوب ، نا الحسن بن مُكرم ، نا عثمان بن عمر ، نا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار ، عن شريك بن

(١) أخرجه البخاري ٦٣/٧ في الفضائل : باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم .

(٢) (٢٤٢٤) في فضائل الصحابة : باب فضائل أهل البيت .

أبي نمر ، عن عطاء بن يسار

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : فِي بَيْتِي أُنزِلَتْ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) . قَالَتْ : فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَىٰ فَاطِمَةَ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ، فَقَالَ : « هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي » قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللهِ أَمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : « بَلَىٰ إِنْ شَاءَ اللهُ [١] » .

هذا حديث صحيح الإسناد .

٣٩١٣ - أخبرنا أبو سعد أحمد بن محمد بن العبّاس الحميديّ ، أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ ، نا أبو الفضل الحسن بن يعقوب بن يوسف العدل ، نا أبو أحمد محمد بن عبد الوهّاب العبْديّ ، أنا جعفر بن عون ، نا أبو حيّان يحيى بن سعيد بن حيّان ، عن يزيد ابن حيان قال :

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيباً ، فَحَمِدَ اللهَ ، وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : « أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ ، أَوَّلُهُمَا : كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَىٰ وَالنُّورُ ، فَتَمَسَّكُوا بِكِتَابِ اللهِ ، وَخُذُوا بِهِ ،

(١) وهو في «المستدرك» ١٤٦/٣ دون قوله قال : فقلت : يارسول الله ولاباس باسناده ، وهو في «المسند» ٢٩٦/٦ من طريق آخر بنحوه وسنده ضعيف .

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ

أخبرنا أبو سعيد أحمد بن محمد الحميدي، أخبرنا عبدالله الحافظ، أخبرنا أبو العباس محمد بن يعقوب حدثنا الحسن بن مكرم، أخبرنا عثمان بن عمر، حدثنا عبد الرحمن بن عبدالله بن دينار، عن شريك بن أبي نمر، عن / عطاء بن يسار، عن أم سلمة قالت: في بيتي أنزلت: ﴿**إنما يريد الله ليذهبَ عنكم الرجسَ أهل البيت**﴾، قالت: فأرسل رسولُ الله ﷺ إلى فاطمة وعلي والحسن والحسين، فقال: «هؤلاء أهل بيتي»، قالت: فقلت يارسول الله أمَا أنا من أهل البيت؟ قال: «بلى إن شاء الله»[١].

٨٢/أ

قال زيد بن أرقم: أهل بيته مَنْ حَرُمَ الصدقةُ عليه بعده، آل علي وآل عقيل وآل جعفر وآل عباس[٢].

قوله عزّ وجلّ: ﴿**واذكرنَ مايُتلى في بيوتكُنَّ من آياتِ الله**﴾، يعني:
قال قتادة: يعني السنة. وقال مقاتل: أحكام القرآن ومواعظه. ﴿**إنّ الله كا**
لطيفاً بأوليائه خبيراً بجميع خلقه.

قوله عزّ وجلّ: ﴿**إنّ المسلمين والمسلمات**﴾، الآية. وذلك أن أزواج ال
الله ذكر الله الرجال في القرآن ولم يذكر النساء بخير، فما فينا خير نُذكر ب
منّا طاعةً، فأنزل الله هذه الآية[٣].

قال مقاتل: قالت أم سلمة بنت أبي أمية ونيسة[٤] بنت كعب الأنصارية للنبي ﷺ: ما بال ربّنا يذكر الرجال ولا يذكر النساء في شيء من كتابه، نخشى أن لا يكون فيهن خير؟ فنزلت هذه الآية[٥].

---

(١) أخرجه الحاكم: ١٤٦/٣ دون قوله: (قالت: فقلت يارسول الله أما أنا من أهل البيت؟ قال: بلى إن شاء الله)، وهو في المسند: ٤٩٢/٦ من طريق آخر بنحوه وسنده ضعيف، وانظر: ابن كثير: ٤٨٥/٣-٤٨٦، شرح السنة: ١١٧/١٤. وقال: هذا حديث صحيح الإسناد.

(٢) أخرجه مسلم في فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه برقم: (٢٤٠٨) ١٨٧٣/٤.

(٣) رواه الطبري: ١٠/٢٢ وفي سنده قابوس بن أبي ظبيان، قال الحافظ ابن حجر عنه في التقريب: «فيه لين» وزاد السيوطي نسبته للطبراني. انظر: زاد المسير: ٣٨٣/٦ مع حاشية المحقق، البحر المحيط: ٢٣٣/٧.

(٤) في «ب» أنيسة.

(٥) انظر: الروايات عن أم سلمة في الطبري: ١٠/٢٢.

زُهَيْرٍ نَحْوَهُ.

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٣٢٠٠- [صحيح] حدثنا أَحْمَدُ بنُ مُحمَّدٍ حدثنا عبدالله ابنُ المُبَارَكِ حدثنا سُلَيْمَانُ بنُ المُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنسٍ قَالَ «قَالَ عَمِّي أَنسُ بنُ النَّضْرِ: سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْراً مَعَ رَسُولِ الله ﷺ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ الله ﷺ غِبْتُ عَنْهُ. أَمَا وَالله لَئِنْ أَرَانِي الله مَشْهَداً مَعَ رَسُولِ الله ﷺ فيما بعد لَيَرَيَنَّ الله مَا أَصْنَعُ. قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا، فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ الله ﷺ يَوْمَ ... سْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا ... لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهَا دُونَ أُحُدٍ، ... فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ... تْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا ... نَزَلَتْ هذِهِ الآيَةُ: {رِجَالٌ صَدَقُوا ... مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ... ٢٨٠] [م: ١٩٠٣].

... حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ.

... حدثنا عَبْدُ بنُ حُمَيْدٍ اخبرنا ... نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنسِ بنَ ... نْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ ... المُشْرِكِينَ لَئِن الله أَشْهَدَنِي قِتَالاً ... أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ ... اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ ... تَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هؤلاء يَعْني ... سَعْدُ، فَقَالَ يَا أَخِي مَا فَعَلْتُ أَنَا ... صَنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيهِ بِضْعاً ... وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا ... زَلَتْ: {فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ} قَالَ يَزِيدُ: يَعْنِي هذه الآيَةَ». [خ: ٢٨٠٥] [م: ١٩٠٣].

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ. واسْمُ عَمِّهِ أَنسُ بنُ النَّضْرِ.

٣٢٠٢- [حسن صحيح، صححه الحاكم والألباني] حدثنا عبدالقُدُّوسِ بنُ مُحمَّدٍ العطار البَصْرِيّ، اخبرنا عَمْرُو ابنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بن يَحْيَى بنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بنِ طَلْحَةَ قَالَ: «دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: أَلاَ أُبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ». [هـ: ١٢٦].

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيب لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إلاَّ مِنْ هَذَا الوَجْهِ وَإِنَّمَا رُوِيَ هَذَا عَنْ مُوسَى ابنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ.

٣٢٠٣- [حسن صحيح] حدثنا ابو كُرَيْبٍ حدثنا يُونُسُ ابنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بن يَحْيَى عَنْ مُوسَى وعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ ابيهِمَا طَلْحَةَ: «انّ أَصْحَابَ رَسُولِ الله ﷺ قَالُوا لأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟ وكانُوا لاَ يَجْتَرِئونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيَهابُونَهُ، فَسَأَلَهُ الأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثمّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ المَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النبيّ ﷺ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ؟ قَالَ الأَعْرَابِيُّ أنا يَا رَسُولَ الله، فَقَالَ رسولُ الله ﷺ: هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ».

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إلاَّ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بنِ بُكَيْرٍ.

٣٢٠٤- [متفق عليه] حدثنا عَبْدُ بنُ حميدٍ، حدثنا عُثْمَانُ ابنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: «لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ الله ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْراً فَلاَ عَلَيْكِ أَنْ لاَ تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ، قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ ثُمّ قَالَ: إِنّ الله تعالى يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ} حَتَّى بَلَغَ {لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْراً عَظِيماً}. فقُلْتُ: فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ الله وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ، وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ». [خ: ٤٧٨٦] [م: ١٤٧٥].

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ. وقد رُوِيَ هَذَا أَيْضاً عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

٣٢٠٥- [صحيح] حدثنا قُتَيْبَةُ أخبرنا مُحمّدُ بنُ سُلَيْمَانَ ابنِ الأَصْبَهَانِيّ عَنْ يَحْيَى بنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بنِ

أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بن أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ «لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ {إِنَّمَا يُرِيدُ الله لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً} فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَناً وَحُسَيْناً فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّله بِكِسَاءٍ ثُمّ قَالَ: اللَّهُمّ هَؤُلاَءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً. قَالَتْ أُمّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيّ الله، قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ».

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بنِ أَبِي سَلَمَةَ.

٣٢٠٦- [ضعيف، ضعفه الألباني] حدثنا عَبْدُ بنُ حُمَيْدٍ اخبرنا عَفَّانُ بنُ مُسْلِمٍ اخبرنا حَمّادُ بنُ سَلَمَةَ اخبرنا عَلِيّ بنُ زَيْدٍ عَن أَنَسِ بن مَالِكٍ «أنّ رَسُولَ الله ﷺ كَانَ يَمُرّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلاَةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: الصَّلاَةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: {إِنَّمَا يُرِيدُ الله لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً}».

قال: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَمّادِ بن سَلَمَةَ. قال: وفي البَابِ عَنْ أَبِي الحَمراءِ ومَعْقِلِ بنِ يَسَارٍ وَأُمّ سَلَمَةَ.

٣٢٠٧- [قال الألباني: ضعيف الإسناد جداً] حدثنا عَلِيّ ابن حُجْرٍ أخبرنا دَاوُدُ بنُ الزِّبْرِقَانِ عَن دَاوُدَ بنِ أَبِي هِنْدٍ عن الشَّعبيّ عَن عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: «لَوْ كَانَ رَسُولُ الله ﷺ كَاتِماً شَيْئاً مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَم هَذِهِ الآية {وإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ الله عَلَيه} يَعْنِي بالإسْلاَمِ {وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ} يَعْنِي بالعِتْقِ فَأَعْتَقْتَهُ {أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ واتَّقِ الله وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ ما الله مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النّاسَ والله أَحقّ أَنْ تَخْشَاهُ} إلى قَوْلِهِ {وَكَانَ أَمْرُ الله مَفْعُولاً}. وأَنّ رسولَ الله ﷺ لَمّا تزوجها قالوا تَزَوّجَ حَلِيلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ الله تعالى {مَا كَانَ مُحمّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ الله ﷺ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} وَكَانَ رَسُولُ الله ﷺ تَبَنّاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَلَبِثَ حَتَّى صَارَ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بنُ مُحمّدٍ فَأَنْزَلَ الله {أُدْعُوهُمْ لآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ الله فإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ومَوَالِيكُمْ} فُلاَنٌ مَوْلَى فُلاَن وفلاَنٌ أَخُو فُلاَن {هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ الله} يَعْنِي أَعْدَلُ عِنْدَ الله».

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ دَاوُدَ بنِ أَبي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسرُوق عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «لَوْ كَانَ النّبِيّ ﷺ كَاتِماً شَيْئاً مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هَذِهِ الآيَةَ: {وإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ الله عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ}» الآية هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يُرْوَ بِطُولِهِ.

حدثنا بِذَلِكَ عبدالله بنُ واضح الكُوفِيّ، أخبرنا عبدالله بنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بنِ أبي هِنْدٍ.

٣٢٠٨- [صحيح، رواه مسلم] حدثنا مُحمّدُ بنُ أَبَانَ اخبرنا ابنُ أبي عَدِيّ عَنْ دَاوُدَ بـ... مسْرُوق عَن عَائِشَةَ رضي الله عـ... كَاتِماً شَيْئاً مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هـ... أَنْعَمَ الله عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ... ١١٤٠٨ - مطولاً].

قال أبو عيسَى: هَذَا حَديثٌ ...

٣٢٠٩- [متفق عليه] حد... عبدالرَّحمن عَنْ مُوسَى بنِ عُقْبَـ... قَالَ: مَا كُنّا نَدْعُو زَيْدَ بنَ حَارِ... نَزَلَ القُرْآنُ {أُدْعُوهُمْ لآبَائِهِمْ ... ٤٧٨٢] [م: ٢٤٢٥].

قال أبو عيسَى: قال أبو ... صحيحٌ.

٣٢١٠- [ضعيف مقطوع] ... البَصْرِيّ، اخبرنا مَسْلَمَةُ بنُ عَلْـ... عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيّ فِي قَوْلِ الله عـ... أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ} قَالَ مَا كَانَ ...

٣٢١١- [صحيح الإسنا... حدّثنا مُحمّدُ بنُ كَثِيرٍ، اخبرنا ... عَن عِكْرِمَةَ عَنْ أُمّ عُمَارَةَ الأَنْصَارِيّةِ «أنها أتت النبي ﷺ فَقَالَتْ: مَا أَرَى كُلّ شَيْءٍ إلاَّ لِلرِّجَال وَمَا أَرَى النّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {إِنّ المُسْلِمِينَ وَالمُسْلِمَاتِ وَالمُؤْمِنِينَ وَالمُؤْمِنَاتِ}» الآية.

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنّمَا يُعْرَفُ هَذَا الحَدِيث مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

٣٢١٣- [صحيح] حدثنا عَبْدُ بنُ حُمَيْدٍ، اخبرنا مُحمّدُ بنُ الفَضْلِ اخبرنا حَمّادُ بنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنسٍ

سُنن الترمذي
لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى ابن الضحاك الترمذي
تحقيق
رائد بن صبري ابن أبي علفة
دار الحضارة للنشر والتوزيع

ففي هٰذا الحديث مِثْلُ الذي في الأول.

٧٦٣ ـ حدثنا أبو أمية، حدَّثنا خالد بنُ مَخْلَدٍ القَطَوانيُّ، حدثنا موسى بنُ يعقوب الزَّمْعِيُّ، حدثنا ابنُ هاشم بنِ عُتبة، عن عبدِ الله بن وهب

عن أمِّ سلمة أنَّ رسولَ الله ﷺ جَمَعَ فاطمة، والحسنَ، والحسينَ، ثم أدخلهم تحتَ ثوبه، ثم جأر إلى الله تعالى: «رَبِّ هٰؤلاءِ أهلي». قالت أمُّ سلمة: فقلتُ: يارسولَ الله، فَتُدْخِلُني معهم، قال: «أَنْتِ مِنْ أهلي»[1].

ففي هٰذا الحديثِ قولُ رسول الله ﷺ لأُمِّ سلمة جواباً منه لها عندَ قولها له: تُدخلني معهم: «أنتِ من أهلي». فكان ذٰلك مما قد يجوزُ أن يكونَ أراد به أنها من أهله، لأنها من أزواجه، وأزواجُه: أهله، كما قال في حديث الإفك الذي قد:

٧٦٤ ـ حدَّثنا[2] يونس، حدثنا ابنُ معبد، حدثنا عُبَيْدُ[3] الله بنُ عمرو، عن إسحاق بنِ راشد، عن الزهري، عن عُروةَ، وسعيد، وعلقمة، وعُبيد الله

د بن مخلد القطواني، قال أبو حاتم: يُكتب حديثه
وب الزمعي سيىء الحفظ. ابن هاشم بن عتبة: هو
ـ الله بن وهب: هو ابن زمعة بن الأسود بن المطلب



٨ـ٧/٢٢ عن أبي كُريب ـ وهو محمد بن العلاء بن
بهٰذا الإسناد. غيرَ أن فيه «جمع علياً والحسنين».
ونس.
عبد، وعبيد الله بن عمرو هٰذا: هو ابن أبي الوليد =



حبيراً[1] كان بساطاً لنا على المنامةِ بالمدينة، فلفَّه رسولُ الله ﷺ عليهم جميعاً، فأخذ بشماله طَرَفَي الكساءِ، وألوى بيده اليمنى إلى ربه عزَّ وجـل، فقال: «اللَّهُمَّ أذهب عنهم الرجسَ، وطَهِّرْهُم تطهيراً - ثلاثَ مرار -» قالت: قلتُ: يارسـول الله، ألستُ مِنْ أهلك؟قال: «بلى»، قال: فادخلي[2] في الكساء، قالت: فدخلتُ بعدما قضى دُعاءه لابنِ عمه علي، وابنيه، وابنته فاطمة عليهم السَّلامُ[3].

٧٧١ - وما قد حدثنا إبراهيم بن أحمد بن مروان الواسطي أبو[4] إسحاق، حدثنا محمدُ بنُ أبان الواسِطيُّ، حدثنا محمد بنُ سليمان بن الأصبَهاني، عن يحيى بن عُبيدٍ المكي، عن عطاء بنِ أبي رباح

عن عُمَرَ بن أبي سلمة، قال: نزلت هٰذه الآية على رسول الله ﷺ، وهو في بيت أمِّ سلمة: ﴿إنَّما يُرِيدُ الله لِيُذْهِبَ عنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ البَيْتِ ويُطَهِّرَكُمْ تَطْهيراً﴾ قالت: فدعا النبيُّ ﷺ الحسنَ والحسينَ وفاطمة فأجلسهم بَيْنَ يديه، ودعا علياً، فأجلسه خَلْفَ ظهره، ثم جَلَّلَهُمْ جميعـاً بالكِسـاء، ثم قال: «اللَّهُمَّ هٰؤلاء أهـلُ بيتي، فأذْهِبْ عَنْهُمُ

(١) في الأصل حبيرياً، والمثبت من (ر)، والحبير من البرود: ما كان مَوْشِياً مخططاً، يقال: بُرد حبير، وبُرد حِبَرة بوزن عِنبة على الوصف والإضافة، وهو برد يمان، والجمع حبر وحبرات.

(٢) في الأصل: فادخل، والمثبت من (ر).

(٣) ورواه الطبراني (٢٦٦٦) من طريقين عن عبد الحميد بن بهرام، بهٰذا الإسناد. لكن جاء فيه: قالت أم سلمة: فأدخلت رأسي البيت، فقلت: يا رسول الله وأنا معكم؟ قال: «أنت على خير» مرتين. وهٰذا موافق للروايات السالفة.

(٤) في الأصل: «قال: حدثنا ابن إسحاق» وهو خطأ، وفي (ر): وأبو إسحاق محمد بن أبان الواسطي، وهو خطأ، وإبراهيم بن أحمد بن مروان الواسطي مترجم في «تاريخ بغداد» ٦/٥، ونقل فيه عن الدارقطني قوله فيه: ليس بالقوي.

الرِّجسَ وطَهِّرْهُم تَطْهيراً» قالت أمُّ سلمة: اللَّهُمَّ اجعلني منهم، قال: «أنتِ مكانَك، وأنتِ على خَيْرٍ»[1].

٧٧٢ - وما قد حَدَّثنا فهدٌ، حدثنا سعيدُ بنُ كثير[2] بن عُفَيْر، حَدَّثنا ابن لَهِيعـةَ، عن أبي صَخْرٍ، عن أبي معـاوية البَجليِّ، عن عَمْـرَةَ الهَمْدانيَّة، قالت:

أتيتُ أمَّ سلمة، فسلمتُ عليها، فقالت: مَنْ أنتِ؟ فقلتُ: عمرة الهمدانية، فقالت عمرة: يا أمَّ المؤمنين



قُتِلَ بين أظهرنا، فَمُحِبٌّ ومُبْغِضٌ، تر
سلمة: أتُحبينه أم تُبغِضينه؟ قالت: م
الله هٰذه الآية: ﴿إنَّما يُرِيدُ الله﴾..
جبريلُ ورسولُ الله ﷺ وعليٌّ وفاطمةُ
فقلتُ: يا رسولَ الله، أنا من أهل
خيراً» فوددتُ أنه قال: نَعَمْ، فكان أ
وتغرب[3].

فدلَّ ما روينا في هٰذه الآثار مم

(١) سنده حسن.
ورواه الترمذي (٣٢٠٥) و(٣٧٨٧) عن قتيبة، عن محمد بن سليمان، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي: هٰذا حديث غريب من حديث عطاء عن عمر بن أبي سلمة، قال: وفي الباب عن أم سلمة ومعقل بن يسار وأبي الحمراء وأنس.

(٢) في الأصل: سعيد بن أبي كثير، وهو خطأ.

(٣) ابن لهيعة سيىء الحفظ، وعمرة لم يرو عنها غير أبي معاوية البجلي - وهو عمار بن معاوية الدهني - وباقي رجاله ثقات. أبو صخر: هو حميد بن زياد الخراط صاحب العباء.

کہا کیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو ابھی لاولد ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَاتَجْتَمِعُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَعْقَابِ وَ أَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسنؑ و حسینؑ کے بعد وہ اولاد در اولاد چلے گی

کتاب مستطاب
الشافی
اصول کافی

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ا...
عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَا...
فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: فَ...
بِوَلَدِهِ. قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَتَرَكَ أَخاً كَبِيراً...
ثُمَّ ...

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ... وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰؑ کی طرف ... میں نے کہا اگر مرنے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑیں اور بیٹا چھوٹا سا ہو ... ایک کے بعد دوسرا۔

تریسٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلعم کی نص آئمہ علیہم السلام کیلئے

(بَابُ) ٦٣

مَا نَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاحِداً فَوَاحِداً

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمِّ عَلِيّاً وَأَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: فَقَالَ: قُولُوا لَهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يُسَمِّ اللهُ لَهُمْ ثَلَاثاً وَلَا أَرْبَعاً، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَلَمْ يُسَمِّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ، وَنَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ: طُوفُوا أُسْبُوعاً حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ، وَنَزَلَتْ «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَنَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي عَلِيٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؛ وَقَالَ عليه السلام: أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَأَهْلِ بَيْتِي، فَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَعْطَانِي ذَلِكَ، وَقَالَ: لَا تُعَلِّمُوهُمْ، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ؛ وَقَالَ: إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلَالَةٍ، فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمْ يُبَيِّنْ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ لَادَّعَاهَا آلُ فُلَانٍ وَآلُ فُلَانٍ وَلَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصْدِيقاً لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً» فَكَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلاً وَثَقَلاً وَهَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَثَقَلِي، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ وَلَكِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَثَقَلِي، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ لِكَثْرَةِ مَا بَلَّغَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَأَخْذِهِ بِيَدِهِ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ - وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ - أَنْ يُدْخِلَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَلَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ وَلَا وَاحِداً مِنْ وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْزَلَ فِينَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَأَمَرَ بِطَاعَتِنَا كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَبَلَّغَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَأَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَهُ عَنْكَ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام كَانَ الْحَسَنُ عليه السلام أَوْلَى بِهَا لِكِبَرِهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخِلَ وُلْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَيَجْعَلَهَا فِي وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحُسَيْنُ: أَمَرَ اللهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ أَبِيكَ وَبَلَّغَ فِيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَفِي أَبِيكَ وَأَذْهَبَ اللهُ عَنِّي الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ، فَلَمَّا صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدَّعِي عَلَى

أَخِيهِ وَعَلَى أَبِيهِ، لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرِفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُونَا لِيَفْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَفْضَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَجَرَى تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ «وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَقَالَ: الرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ وَاللهِ لَا نَشُكُّ فِي رَبِّنَا أَبَداً.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَ ذَلِكَ.

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ حضرت علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کتاب خدا میں علیؑ اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں فرمایا۔

تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسولؐ نے بیان کی؟

آیہ زکوٰۃ نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک۔ اس کی تفسیر رسول اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟

آیہ حج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی؟

آیہ۔ اطیعوا اللہ الخ نازل ہوئی۔ یہ آیت حضرت علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ نے علیؑ کے بارے میں فرمایا، من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اور یہ بھی فرمایا۔ اے مسلمانو، میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلبیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے اور باب ضلالت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسولؐ ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیتؑ کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی تصدیق کر دی۔ فرمایا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے رجس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ ہیں ان کو رسول اللہ نے خانہ ام سلمہ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا۔ خداوندا ہر نبی کے کچھ اہل اور گرانقدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیتؑ اور گرانقدر یہ ہیں۔ ام سلمہ نے کہا کیا میں آپ کے اہل سے نہیں۔ فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور ثقل ہیں۔

حدَّثنى موسى بنُ عبدِ الرحمنِ المَسْرُوقىُّ ، قال : ثنا يحيى بنُ إبراهيمَ بنُ سويدٍ النَّخَعِىُّ ، عن هلالٍ ، يَعنى ابنَ مِقْلاصٍ ، عن زُبيدٍ ، عن شهرِ بنِ حوشبٍ ، عن أمِّ سلمةَ قالت : كان النبىُّ ﷺ عندى ، وعلىٌّ وفاطمةُ والحسنُ والحسينُ ، فجعلتُ لهم خَزِيرةً ، فأكلوا وناموا ، وغطَّى عليهم عباءةً أو قطيفةً ، ثم قال : « اللهمَّ هؤلاء أهلُ بيتى ، أذهِبْ عنهم الرجسَ وطهِّرْهم تطهيرًا »[(١)] .

حدَّثنا ابنُ وكيعٍ ، قال : ثنا أبو نُعيمٍ ، قال : ثنا يونسُ بنُ أبى إسحاقَ ، قال : أخبَرنى أبو داودَ ، عن أبى الحمراءِ ، قال : رابطتُ المدينةَ سبعةَ أشهرٍ على عهدِ النبىِّ ﷺ ، قال : رأيتُ النبىَّ ﷺ إذا طلَع الفجرُ ، جاء إلى بابِ علىٍّ وفاطمةَ ، فقال : « الصَّلاةَ الصَّلاةَ ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ »[(٢)] .

حدَّثنى عبدُ الأعلى بنُ واصلٍ ، قال : ثنا الفضلُ بنُ دُكينٍ ، قال : ثنا يونسُ بنُ أبى إسحاقَ ، بإسنادِه عن النبىِّ ﷺ مثلَه[(٣)] .

حدَّثنى عبدُ الأعلى بنُ واصلٍ ، قال : ثنا الفضلُ بنُ دُكَينٍ ، قال : ثنا [٢/٦٢٤ظ] عبدُ السَّلامِ بنُ حربٍ ، عن كلثومٍ المحاربىِّ ، عن أبى عمَّارٍ ، قال : إنى لجالسٌ عندَ واثلةَ بنِ الأسقعِ ، إذ ذكَروا عليًّا رضِى اللَّهُ عنه ، / فشتَموه ، فلما قاموا ، قال : اجلسْ حتى أُخبرَك عن هذا الذى شتَموه ، إنى عندَ رسولِ اللَّهِ ﷺ ، إذ جاءه علىٌّ وفاطمةُ [٧/٢٢]

(١) أخرجه أحمد ٣٠٤/٦ (الميمنية) ، والترمذى (٣٨٧١) ، والطبرانى فى الأوسط (٣٧٩٩) ، والكبير ٣٣٣/٢٣ ، وابن عساكر ٢٠٤/١٣ ، ١٣٩/١٤ ، ١٤٠ ، ١٤٣ من طريق زبيد به .

(٢) ذكره ابن كثير فى تفسيره ٤٠٧/٦ عن المصنف ، وأخرجه ابن عدى ٢٥٢٤/٧ من طريق يونس به ، وأخرجه البخارى فى التاريخ الكبير ٢٥/٩ ، ٢٦ ، والعقيلى ٣/ ١٣١ ، والطبرانى (٢٦٧٢) من طريق أبى داود به .

(٣) أخرجه ابن عساكر ٢٨٩/٤ ، ٢٩٠ من طريق الفضل ابن دكين وعبد الله بن موسى عن يونس به .

وحسنٌ وحسينٌ ، فألقَى عليهم كساءً له ، ثم قال : اللهم هؤلاء أهلُ بيتى ، اللهم أذهِبْ [(١] عنهم الرجسَ [١)] وطهِّرْهم تطهيرًا ؛ قلتُ : يا رسولَ اللَّهِ وأنا ؟ قال : وأنت ؛ قال : فواللَّهِ إنها لأوثقُ عمَلٍ عندى »[(٢)] .

حدَّثنى عبدُ الكَريمِ بنُ أبى عُميرٍ ، قال : ثنا الوليدُ بنُ مسلمٍ ، قال : ثنا أبو عمرٍو ، قال : ثنى شدَّادٌ ، أبو عمارٍ ، قال : سمِعتُ واثلةَ بنَ الأسقعِ يُحدِّثُ ، قال : سألتُ عن علىِّ بنِ أبى طالبٍ فى منزلِه ، فقالت فاطمةُ : قد ذهَب يأتى برسولِ اللَّهِ ﷺ ، إذ جاء ، فدخَل رسولُ اللَّهِ ﷺ ودخلتُ ، فجلَس رسولُ اللَّهِ ﷺ على الفراشِ ، وأجلَس فاطمةَ عن يمينِه ، وعليًّا عن [illegible] عليهم بثوبِه ، وقال : « ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِ [illegible] يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ . اللهم هؤلاء أهلى ، الل [illegible] ناحيةِ البيتِ : وأنا يا رسولَ اللَّهِ مِن أهلِك ؟ [illegible] ها لمِن أرجى ما أرتَجِى »[(٣)] .

حدَّثنا أبو كريبٍ ، قال : ثنا وك [illegible] هرِ ابنِ حوشبٍ ، عن فُضيلِ بنِ مرزوقٍ ، عن [illegible] سلمةَ ، قالت : لما نزَلت هذه الآيةُ : ﴿ إِنَّ [illegible] أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ دعا رسولُ [illegible] فجلَّل عليهم كساءً خيبريًّا . فقال : « اللهم هؤلاء أهل بي[illegible]م أذهِبْ عنهم الرجسَ

(١ - ١) سقط من : ت٢ .

(٢) أخرجه الطبرانى (٢٦٦٩) من طريق أبى نعيم الفضل بن دكين به .

(٣) أخرجه ابن حبان (٦٩٧٦) ، والحاكم ٤١٦/٢ من طريق الوليد به ، وأخرجه ابن أبى شيبة ١٢/ ٧٣ ، وأحمد ١٩٥/٢٨ (١٦٩٨٨) ، والطحاوى فى المشكل (٧٧٣) ، والطبرانى (٢٦٧٠) ، ٦٦/٢٢ (١٦٠) ، وابن عساكر ١٤٧/١٤ من طريق الأوزاعى به .

"وازواجه امهاتهم"

''اوراس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں''

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3557۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ بَکْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ یَحْیَی بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ :بَیْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ تَقُوْلُ لاُمِّهَا اُمِّ کُلْثُوْمِ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ : اَبِیْ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ : اَلا اَقْضِیْ بَیْنَکُمَا، اِنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :یَا اَبَا بَکْرٍ، اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ، قُلْتُ :فَمِنْ یَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا، وَدَخَلَ طَلْحَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اَنْتَ یَا طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهُ، صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ عائشہ بنت طلحہ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی والدہ ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا: میرا باپ تیرے باپ سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ اس پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے درمیان میں فیصلہ کرتی ہوں۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم "عَتِیْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ" دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ میں نے کہا: اسی دن سے ان کا نام ''عتیق'' ہوگیا۔ (یونہی) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی محنت وصول کر لی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3558۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، حَدَّثَنَا شَرِیْكُ بْنُ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ :فِیْ بَیْتِیْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ، قَالَتْ :فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَجْمَعِیْنَ، فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ ؟ قَالَ : اِنَّكِ اَهْلِیْ خَیْرٌ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ اَللّٰهُمَّ اَهْلِیْ اَحَقُّ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

حدیث 3557

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:9

حدیث 3558

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:627

✧✧ ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی:

'اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ'

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: اے اللہ تعالیٰ یہ میرے گھر والے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں گھر والوں میں شامل نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تو تو میری اچھی بیوی ہے اور یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اے اللہ! میری بیوی زیادہ مستحق ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3559۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ مَزْیَدٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، قَالَ :سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِیَّ، یَقُوْلُ :حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :جِئْتُ اُرِیْدُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ اَجِدْهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :انْطَلَقَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْهُ فَاجْلِسْ، فَجَاءَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، قَالَ :فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَسَنًا وَحُسَیْنًا، فَاَجْلَسَ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی فَخِذِهِ وَاَدْنٰی فَاطِمَةَ مِنْ حِجْرِهِ وَزَوْجَهَا، ثُمَّ لَفَّ عَلَیْهِمْ ثَوْبَهُ وَاَنَا شَاهِدٌ، فَقَالَ : اِنَّمَا ... [illegible] ... کُمْ تَطْهِیْرًا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخْرِجَ ...

✧✧ ۔حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ح... [illegible] ...اپنے کاشانہ پر نہ تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ... [illegible] ...گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ آ... [illegible] ...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ا... [illegible] ...پنی گود کے قریب کیا پھر ان سب کے اوپر اپنی چادر ڈال کر یہ آیت پڑھی

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ

پھر کہا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مع...

حدیث 3559

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 2670 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:2690

بِالْحَيْضِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ لِتَقْعُدْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَلْتُصَلِّ

(۲۷۱۲۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خون ہمیشہ جاری رہتا ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ حیض نہیں ہے، وہ تو کسی رگ کا خون ہوگا، تمہیں چاہئے کہ اپنے ''ایام'' کا اندازہ کر کے بیٹھ جایا کرو، پھر غسل کر کے کپڑا باندھ لیا کرو

(٢٧١٢٨) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَ ... أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ... صَائِمًا

[اخرجه ابويعلى: (١٥٤٥)] [انظر: ٢٧١٤٤، ٢٧١٨٤، ١ ...

(۲۷۱۲۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بعض اوقات نبی ... تھا اور نبی علیہ السلام روزہ رکھ لیتے تھے۔

(٢٧١٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ا ... رٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ... وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ

(۲۷۱۳۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد ف ... کے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

(٢٧١٣١) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَاصِي فِي أُمَّتِي عَمَّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ أُنَاسٌ صَالِحُونَ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَكَيْفَ يَصْنَعُ أُولَئِكَ قَالَ يُصِيبُهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ

(۲۷۱۳۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب زمین میں شر پھیل جائے گا تو اسے روکا نہ جا سکے گا، اور پھر اللہ اہل زمین پر اپنا عذاب بھیج دے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں نیک لوگ بھی شامل ہوں گے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اس میں نیک لوگ بھی شامل ہوں گے اور ان پر بھی وہی آفت آئے گی جو عام لوگوں پر آئے گی، پھر اللہ تعالیٰ انہیں کھینچ کر اپنی مغفرت اور خوشنودی کی طرف لے جائے گا۔

(٢٧١٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى عَلِيٍّ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ [راجع: ٢٧٠٨٥]

(۲۷۱۳۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چادر میں ڈھانپ کر فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ ہیں، اے اللہ! ان سے گندگی کو دور فرما اور انہیں خوب پاک کر دے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی خیر پر ہو۔

(٢٧١٣٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَإِنَّهُ جَاءَ وَفْدٌ فَشَغَلُوهُ فَلَمْ يُصَلِّهِمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ [راجع: ٢٧٠٥٠]

(۲۷۱۳۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے، ایک مرتبہ بنو تمیم کا وفد آ گیا تھا جس کی وجہ سے ظہر کے بعد کی جو دو رکعتیں نبی علیہ السلام پڑھتے تھے وہ رہ گئی تھیں اور انہیں نبی علیہ السلام نے عصر کے بعد پڑھ لیا تھا۔

(٢٧١٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي تَوَفَّى نَفْسَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُوُفِّيَ حَتَّى كَانَتْ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَعْجَبُ الْعَمَلِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا [قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ١٢٢٥ و٤٢٣٧، النسائي: ٣/٢٢٢)]. [انظر: ٢٧١٤٠، ٢٧٢٤٥، ٢٧٢٥٤، ٢٧٢٦٢، ٢٧٢٦٦]

(۲۷۱۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا جس وقت وصال ہوا تو فرائض کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں، نبی علیہ السلام کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ تھا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

(٢٧١٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمُعَدَّلِ عَطِيَّةَ الطُّفَاوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي إِذْ قَالَتْ الْخَادِمُ إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ قَالَ قُومِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ قَرِيبًا فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَمَعَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَقَبَّلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَاعْتَنَقَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمَا بِبُرْدَةٍ لَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فَقَالَ وَأَنْتِ [راجع: ٢٧٠٧٥].

(۲۷۱۳۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام ان کے گھر میں تھے کہ خادم نے آ کر بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر ہیں نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے میرے اہل بیت کو میرے پاس تنہا چھوڑ دو، میں وہاں سے اٹھ کر قریب ہی جا کر بیٹھ گئی، اتنی دیر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بھی آ گئے، وہ دونوں چھوٹے بچے تھے، نبی علیہ السلام نے انہیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا، اور انہیں چومنے لگے، پھر ایک ہاتھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوھم ونیز باید دانست کہ صحابہ وتابعین برائے مذاہب مشرکین ویہود، وعادات جہالات ایشاں قصص جزئیہ ذکر می کردند، تا آں عقائد وآں عادات روشن تر شود ومی گفتند نزلت الآیۃ فی کذا وارادہ ایشاں آن بود، کہ دریں قبیل نازل شد ایں باشد یا مانند آں ویا نزدیک بایں، واظہار آن صورت نہ مقصد خصوص آن صورت می کردند، بلکہ بنابر آنکہ تصویر صالح است آں امور کلیہ را، ولہذا بسیار ست، کہ اقوال ایشان مختلف شود، وہر یکے بجا نب کشد، وفی الحقیقت مطلب یکی باشد ابو درداء ہمانا ہمیں نکتہ اشارت کردہ است، آنجا کہ گفتہ کسے فقیہ نمیشود، تا آنکہ یک آیہ را بر محامل متعددہ ننہد وعلی ہذا اسلوب بسیار است کہ در قرآن عظیم در صورت مبین شود

لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَلْيُعْلَمْ أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ رُبَّمَا كَانُوا يَذْكُرُوْنَ قِصَصًا جُزْئِيَّةً لِمَذَاهِبِ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَعَادَاتِهِمْ مِنَ الْجَهَالَاتِ لِتَتَّضِحَ تِلْكَ الْعَقَائِدُ وَالْعَادَاتُ وَيَقُوْلُوْنَ نَزَلَتِ الْآيَةُ فِيْ كَذَا وَ يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا [illegible] أَدْنَاهَا أَشْبَهُهُ أَدْنَاهَا [illegible] لَا بِخُصُوْصِهَا بَلْ لِأَجْـ[illegible] الْكُلِّيَّةِ وَلِهٰذَا اخْتَلَفَ [illegible] يَجْرِي الْكَلَامُ إِلَى جَانِـ[illegible] هٰذِهِ النُّكْتَةِ أَشَارَ [illegible] حَتّٰى يَحْمِلَ الْآيَةَ الْوَاحِـ[illegible] الْأُسْلُوْبِ كَثِيْرًا مَا يُـ[illegible]

تو ہم ان کی تصدیق کریں، اور نہ تکذیب کریں، جس کے صاف معنی یہ ہیں، کہ ہمیں اہل کتاب کے بیان کئے ہوئے قصوں کی طرف توجہ ہی نہ دینا چاہیئے، اس صورت میں ان واقعات کے تفسیر قرآن کے ذیل میں نقل کرنے اور ان سے استفادہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

عادات و رسوم جاہلیت

اس کے علاوہ طبقہ صحابہ اور طبقہ تابعین کے مشرکوں اور یہودیوں کے عقائد اور ان کے عادات اور ان کی جاہلانہ رسموں کی وضاحت کے لئے ایسے بہت سے جزوی اور چھوٹے چھوٹے واقعات بھی بیان کئے ہیں جن سے انکے عقائد اور عادات پر روشنی پڑسکے، اور انہیں آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکے، ان واقعات کے سلسلہ میں بھی وہ اپنی مشہور اصطلاح استعمال کیا کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے "نزلت فی کذا" (اس بارہ میں نازل ہوئی) حالانکہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی ایسے ہی موقع پر نازل ہوئی تھی یعنی جس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی تھی وہ موقع بھی ایسا ہی، یا تقریباً ایسا ہی تھا۔

صحابہ اور تابعین، یہودیوں اور مشرکوں کے عقائد اور عادات کے متعلق جو واقعات بیان کرتے تھے، اس کا مقصد اصل میں قصہ بیان کرنا نہیں ہوتا تھا، بلکہ وہ واقعات اس لئے بیان کئے جاتے تھے کہ وہ قرآن کی آیتوں میں بیان کئے جانے والے حقائق، اور کلیات کی سچی تصویر ہوا کرتے تھے، یہی وجہ ہے، کہ اکثر مقامات پر ان کے اقوال میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور ہر قول ایک نئے مفہوم کی طرف راہ نمائی کرتا ہے لیکن حقیقت میں ان تمام مختلف اقوال سے ان کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے۔

مشہور صحابی حضرت ابو درداء نے ایک مقام پر یہ کہا ہے، کہ کوئی شخص اس وقت تک فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک اس کے اندر اس کی صلاحیت نہ پیدا ہوجائے، کہ وہ ایک ہی آیت کو متعدد اور مختلف مواقع پر پیش کرسکے، اور ان سے فائدہ اٹھاسکے، انہوں نے اپنے اس قول میں اسی نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس کی مندرجہ بالا سطور میں وضاحت کی گئی ہے۔

آیات کا ایک اسلوب خاص

قرآن مجید میں، اسی انداز کے بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے بیک وقت دو مختلف صورتوں کا اظہار ہوتا ہے۔

۲۵۳۱- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ**)).

۲۵۳۱- حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدوں کے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذی الحجہ۔

۲۵۳۲- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ**)) فِي حَدِيثِ خَالِدٍ ((**شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ**)).

۲۵۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دو ماہ رمضان اور ذوالحجہ ہیں۔

بَاب بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ

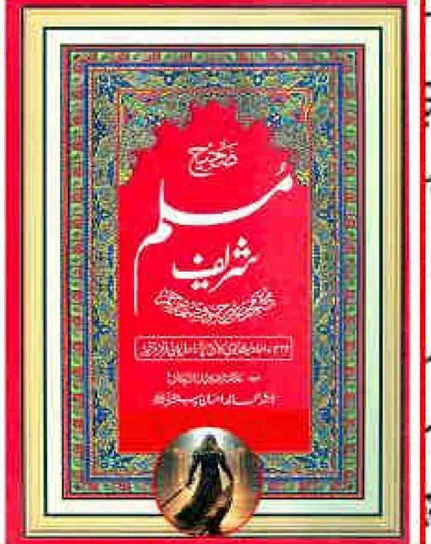
باب: روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے

۲۵۳۳- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ**)).

۲۵۳۳- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری حتیٰ یتبین لکم یعنی کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ کالے دھاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! میں اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں رکھتا ہوں ایک سفید ایک کالی اسی سے میں پہچان لیتا ہوں رات کو دن سے۔ تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بہت چوڑا ہے کہ (مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اسی کے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت میں تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے۔

۲۵۳٤- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ

۲۵۳۴- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری **کلوا واشربوا** الخ تو تھے آدمی پکڑتے دو دھاگے سفید اور سیاہ پھر کھاتے صبح



(۲۵۳۱) ☆ صحیح اور معتبر معنی تو اس کے یہی ہیں کہ ان دونوں ماہ کا ثواب کسی طرح نہیں گھٹتا خواہ انت
کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ ایک سال میں دونوں ماہ ناقص
ہے تو دوسرا تمیں کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں ثواب میں برابر ہیں ایک دوسرے سے کم
ذی الحجہ میں مناسک حج ہیں اور یہ سب قول ضعیف ہیں صحیح وہی ہے جو اول گزرا۔
(۲۵۳۳) ☆ غرض یہ ہے کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدیؓ کی زبان میں یہ مجاز
ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے مراد صبح صادق ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا
اس سے دن کا آغاز ہے۔ غرض صبح صادق اور رات میں کوئی فاصل نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہ

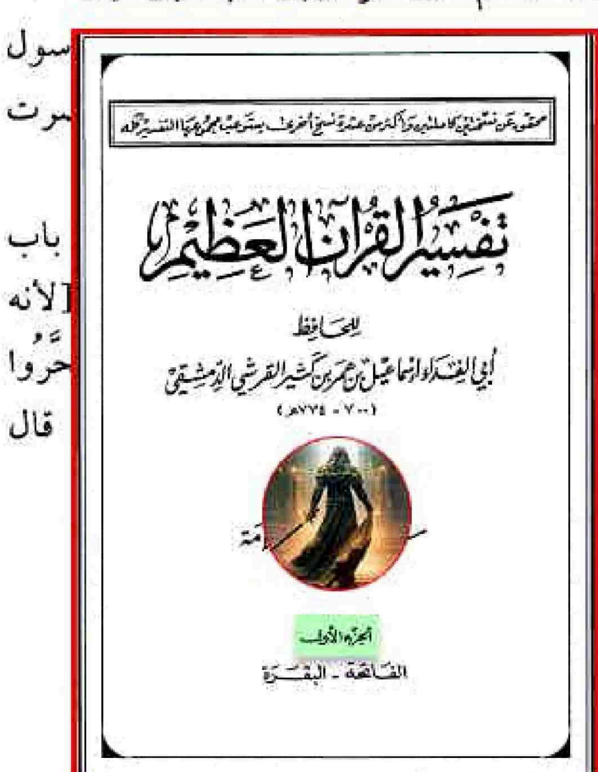
مريم، حدثنا أبو غَسَّان محمد بن مُطَرِّف، حدثني أبو حازم، عن سهل بن سعد، قال: أنزلت: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ ولم يَنْزِلْ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ وكان رجال إذا أرادوا الصوم، ربَطَ أحدُهم في رجليه الخيط الأبيض والخيط الأسود، فلا يزال يأكل حتى يتبين له رؤيتهما، فأنزل الله بعد: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فعلموا أنما يعني: الليل والنهار(١).

وقال الإمام أحمد: حدثنا هُشَيم، أخبرنا حُصَين، عن الشعبي، أخبرني عَدِيّ بن حاتم قال: لما نزلت هذه الآية: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ عَمَدت إلى عقالين، أحدُهما أسود والآخر أبيض، قال: فجعلتهما تحت وسادتي، قال: فجعلت أنظر إليهما فلا تَبَيَّن(٢) لي الأسود من الأبيض، ولا الأبيض من الأسود، فلما أصبحت غدوت على رسول الله ﷺ فأخبرته بالذي صنعت. فقال: «إنّ وسادك إذاً لعريض، إنما ذلك بياض النهار وسواد(٣) الليل»(٤).

أخرجاه في الصحيحين من غير وجه، عن عَدي(٥). ومعنى قوله: «إن وسادك إذاً لعريض» أي: إن كان يسعُ لوضع الخيط الأسود والخيط الأبيض المرادين من هذه الآية تحتها، فإنهما بياض النهار وسواد الليل. فيقتضي أن يكون بعرض المشرق والمغرب.

وهكذا وقع في رواية البخاري مفسرا بهذا: أخبرنا موسى بن إسماعيل، حدثنا أبو عوانة، عن حُصَين، عن الشعبي، عن عَدِيّ قال: أخذ عَدي عقالا أبيض وعقالا أسود، حتى كان بعض الليل نظر فلم يتبينا(٦). فلما أصبح قال: يا رسول الله، جعلت تحت وسادتي. قال: «إن وسادك إذاً لعريض، أنْ كان الخيط الأبيض والأسود تحت وسادتك»(٧).

وجاء في بعض الألفاظ: إنك لعريض القفا. ففسره بعضهم بالبلادة، وهو ضعيف. بل يرجع إلى هذا؛ لأنه إذا كان وساده عريضاً فقفاه أيضاً عريض، والله أعلم. ويفسره رواية البخاري أيضاً:



حدثنا قتيبة، حدثنا جرير، عن مُطَرِّف، عن الشعبي ... سول الله، ما الخيط الأبيض من الخيط الأسود، أهما الخيط ... سرت الخيطين». ثم قال: «لا، بل هو(٨) سواد الليل وبياض النه...

وفي إباحته تعالى جواز الأكل إلى طلوع الفجر، د... باب الرخصة، والأخذ بها محبوب؛ ولهذا وردت السنة الثابتة ع... [لأنه من باب الرخصة والأخذ بها](١٠)، ففي الصحيحين عن ... حروا فإن في السَّحور بركة»(١١). وفي صحيح مسلم، عن ع... قال

---

(١) صحيح البخاري برقم (٤٥١١).

(٢) في جـ: «فلما يتبين». (٣) في جـ: «من سواد...

(٤) المسند (٤/ ٣٧٧).

(٥) صحيح البخاري برقم (١٩١٦، ٤٥٠٩) وصحيح مسلم برقم (١٠٩٠).

(٦) في أ، و: «فلم يستبينا».

(٧) صحيح البخاري برقم (٤٥٠٩).

(٨) في جـ: «بل هما».

(٩) صحيح البخاري برقم (٤٥١٠).

(١٠) زيادة من جـ.

(١١) صحيح البخاري برقم (١٩٢٣) وصحيح مسلم برقم (١٠٩٥).

بَاب بَيَانِ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

باب: اس مسجد کا بیان جس کی بنا تقویٰ پر ہے

۳۳۸۷- عن أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ ((هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا)) لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ.

۳۳۸۷- ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابو سعید خدریؓ گزرے اور میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنا تقویٰ پر ہوئی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہؐ کے پاس آپ کی بیبیوں سے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! وہ مسجد کون سی ہے جس کو اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے؟ سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد۔ سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا۔

۳۳۸۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ.

۳۳۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

بَاب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ

باب: مسجد قباء کی فضیا

۳۳۸۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

۳۳۸۹- عبداللہ بن عمرؓ
مسجد قباء کی سوار بھی اور پیا

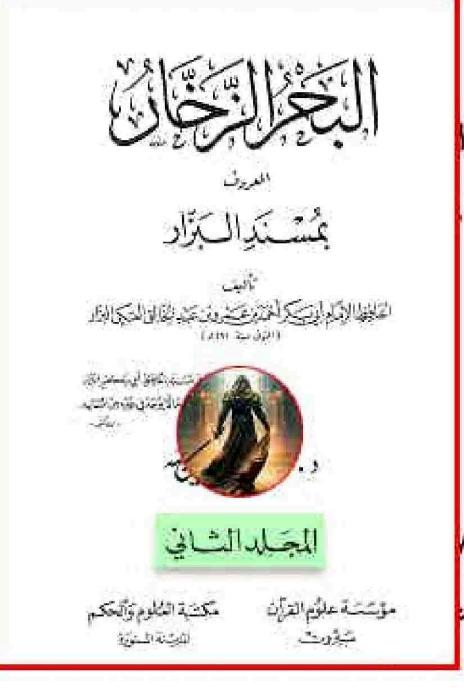
۳۳۹۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي

۳۳۹۰- عبداللہ بن عمر
اللہ علیہ وسلم مسجد قباء کو

(۳۳۸۷) ☆ اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ مسجد نبویؐ ہے نہ کہ مسجد قباء ہے اور رد ہو گیا ان مفسرین کے قول کا جنھوں نے مسجد قباء کو کہا ہے۔ اور آپ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آجاوے سامع کو کہ یہی مسجد ہے۔

٦٣٤ - حدّثنا أبو كريب قال: نا يونس[١] بن بكير عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن محمد بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه[٢] عن أبيه عن جدّه علي قال: كثر على مارية أُم إبراهيم في قبطي ابن عمّ لها كان يزورها ويختلف إليها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: «خذ هذا السيف فانطلق فإن وجدته عندها فاقتله قال». قلت: يا رسول الله أكون في أمرك إذا أرسلتني كالسكة المحماة لا يثنيني شيء حتى أمضي لما أمرتني به أم الشاهد يرى ما لا يرى الغائب؟ قال: «بل الشاهد يرى ما لا يرى الغائب» فأقبلت متوشح السيف فوجدته عندها فاخترطت السيف فلما رآني أقبلت نحوه تخوّف أنني أُريده فأتى نخلة فرقى فيها ثم رمى بنفسه على قفاه ثم شغر[٣] برجله فإذا به أجب[٤] أمسح، ما له قليل ولا كثير فغمدت السيف ثم أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخبرته فقال: «الحمد لله الذي يصرف[٥] عنّا أهل البيت»[٦].

وهذا الحديث لا نعلمه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجه متصل عنه إلا من هذا الوجه بهذا الإسناد.



---

(١) في (غ) «يونس بن إسحاق» وهو: يونس بن بكير بن وا
الكوفي، صدوق يخطىء، مات سنة تسع وتسعين ومائة.

(٢) «الترضية» من (غ).

(٣) أي رفع رجله.

(٤) المقطوع الذكر.

(٥) في(غ) «يصرف» ساقط.

(٦) أورده الهيثمي في كشف الأستار، كتاب النكاح، ٨٨/٢
وأخرجه البخاري في تاريخه الكبير، في ترجمة محمد بن ع
١٧٧/١/١.
وأبو نعيم في الحلية، من طريق أبي كريب ٩٣/٧.

=

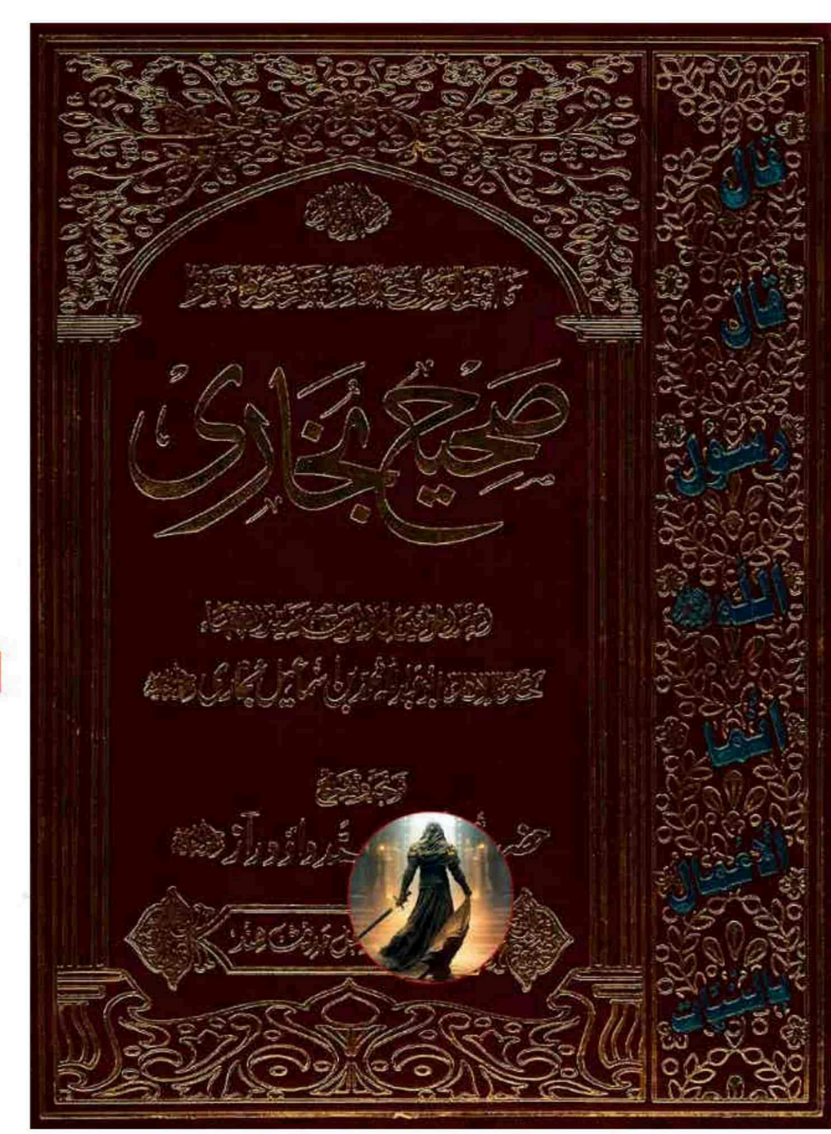
يؤذن لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ - إِلَى قَوْلِهِ - مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ فَضُرِبَ الْحِجَابُ، وَقَامَ الْقَوْمُ. [راجع: ٤٧٩١]

(کھانے کے لئے) آنے کی اجازت دی جائے۔ ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو"۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "من وراء حجاب" تک اس کے بعد پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔

٤٧٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ، فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا، فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ، قَالَ: ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ)). فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ، بَارَكَ اللهُ لَكَ.

فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ، يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ، وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ. ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَمَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا، فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ

(۴۷۹۳) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد (بطور ولیمہ) گوشت اور روٹی تیار کروائی اور مجھے کھانے پر لوگوں کو بلانے کے لئے بھیجا' پھر کچھ لوگ آئے اور کھا کر واپس چلے گئے۔ پھر دوسرے لوگ آئے اور کھا کر واپس چلے۔ میں بلاتا رہا۔ آخر جب کوئی باقی نہ رہا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اب تو کوئی باقی نہیں رہا جس کو میں دعوت دوں تو آپ نے فرمایا کہ اب دسترخوان اٹھا لو لیکن تین اشخاص گھر میں باتیں کرتے رہے۔ آنحضرتؐ باہر نکل آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے سامنے جا کر فرمایا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ' اپنی اہل کو آپ نے کیسا پایا؟ اللہ برکت عطا فرمائے۔ آنحضرتؐ اسی طرح تمام ازواج مطہراتؓ کے حجروں کے سامنے گئے اور جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا اس طرح سب سے فرمایا اور انہوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ تین آدمی اب بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ حیادار تھے' آپؐ (یہ دیکھ کر کہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف پھر چلے گئے' مجھے یاد نہیں کہ اس کے بعد میں نے یا کسی اور نے آپ کو جا کر خبر کی کہ اب وہ تینوں آدمی روانہ ہو چکے ہیں۔ پھر آنحضرت اب واپس تشریف لائے اور پاؤں چوکھٹ پر رکھا۔ ابھی آپ کا ایک پاؤں اندر تھا اور ایک پاؤں باہر کہ آپ نے پردہ گرا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔



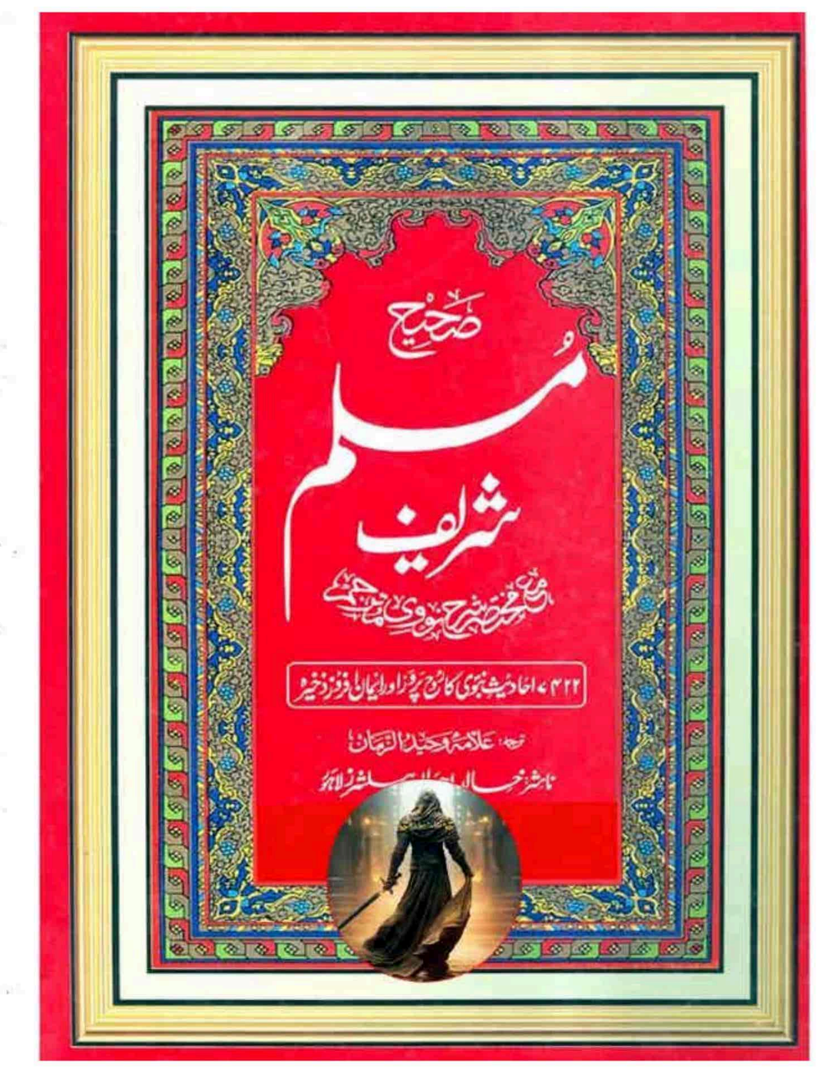
قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ  ((سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ)) فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدْ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ الْآيَةَ

لگیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہودیہ کو۔ کہا راوی نے میں نے کہا اے ابو حمزہؓ! کیا جناب رسول اللہؐ گر پڑے؟ اور انس نے کہا کہ میں زینب ام المومنین کے ولیمہ میں بھی حاضر تھا اور آپ نے لوگوں کو آسودہ اور سیر کر دیا روٹی اور گوشت سے اور مجھے آپ بھیجتے تھے کہ لوگوں کو بلا لاؤں۔ پھر جب کھلانے سے فارغ ہو چکے کھڑے ہوئے اور میں آپ کے پیچھے ہوا اور دو شخص آپ کے حجرے میں رہ گئے (یعنی جہاں زینب تھیں) اور ان کو باتوں نے بٹھا رکھا اور وہ نہ نکلے سو آپ اپنی بیبیوں کے حجروں پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیسے ہو تم اے گھر والو؟ وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں اے رسول اللہؐ! اور آپ نے اپنی بی بی کو کیسا پایا؟ آپ فرماتے تھے کہ خیر سے ہیں۔ پھر جب آپ سب کی خیر و عافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپ لوٹے کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپؐ پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپ لوٹ کر آئے (یعنی حجرہ زینب پر) اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا پھر جب آپ نے پیر رکھا دروازے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے بیچ میں اور یہ آیت مبارک اتری کہ نہ داخل ہو تم نبیؐ کے گھر میں مگر جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔

۳۵۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا

۳۵۰۱- انسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ صفیہؓ، دحیہؓ کلبی کے حصہ میں آئیں تھیں اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے

(۳۵۰۱) ☆ اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہؓ نے کہا کہ اگر آپ صفیہؓ کو چھپاویں تو جانو کہ بی بی ہیں اس سے مالکیہ وغیر ہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لیے کہ اگر آپ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہوتا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور للہ



وَالدُّبَّاءِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ)).

اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حنتم سبز کی مشک سے لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تا کہ کیڑا وغیرہ نہ جاوے)۔

۵۱۷۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۷۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔

۵۱۷۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ أَؤُحَدِّثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۱۷۲- ابراہیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اے ام المومنین! مجھے بتاؤ کن برتنوں میں رسول اللہؐ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی برتن میں۔ میں نے ان سے کہا تم نے حنتم اور گھلیا کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا؟ میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۱۷۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۷۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تونبے اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۷۴- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۱۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۷۵- عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ.

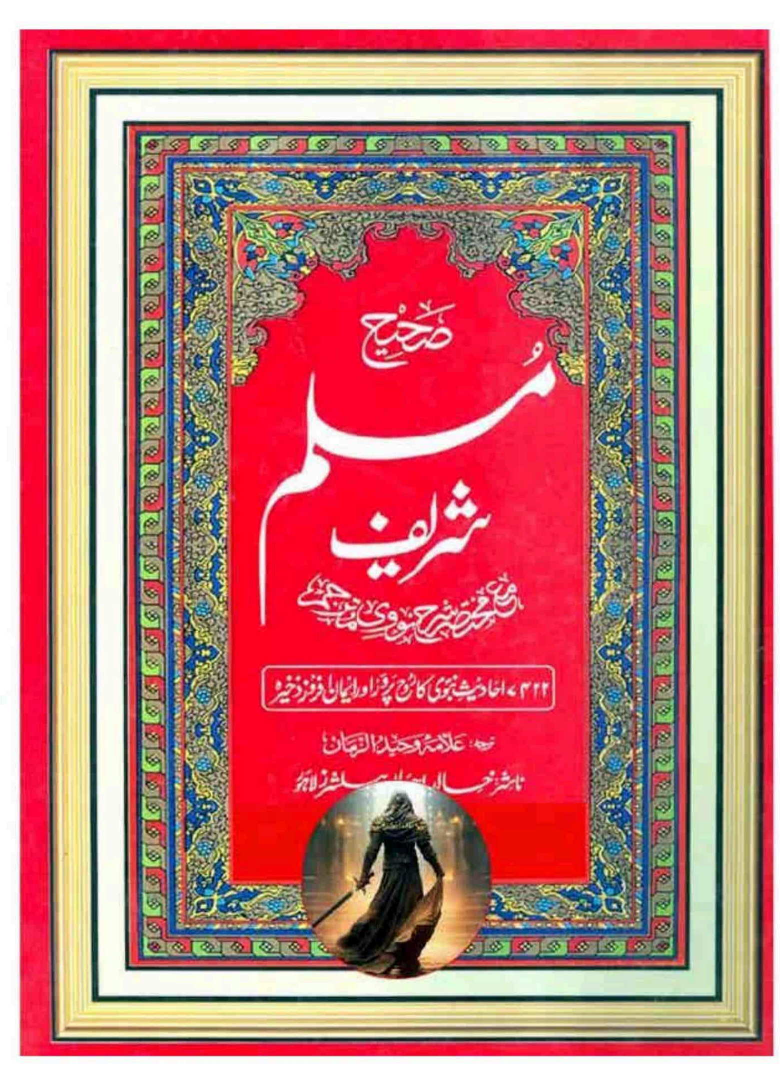
۵۱۷۵- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے نبیذ کو آپ نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

۵۱۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۷۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۷۷- عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں لاکھی کے عوض روغنی



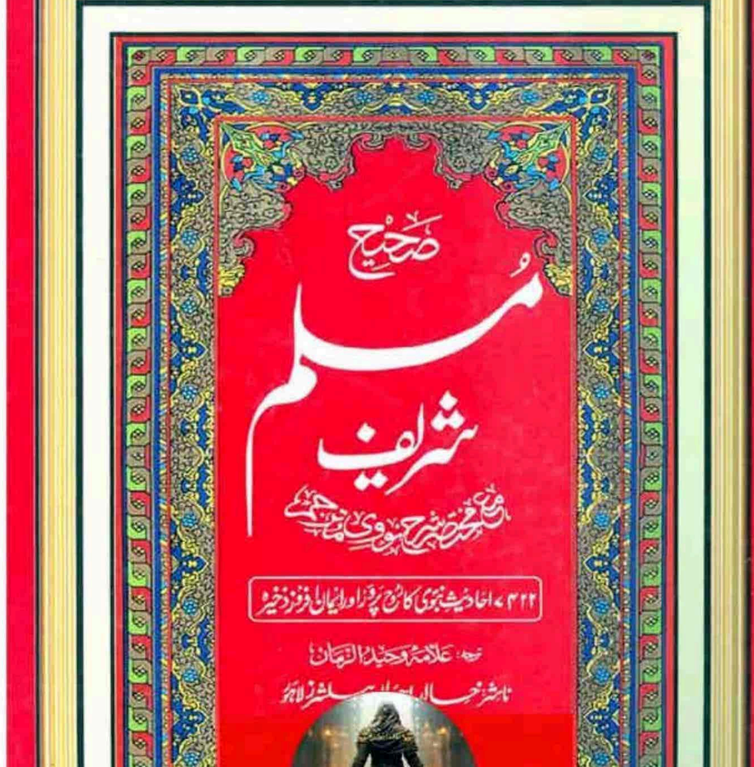
وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ.

ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہؐ سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو پھر زید نے کہا رسول اللہؐ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو غرض آپ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں خدا کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں حصین نے کہا اہل بیت آپ کے کون ہیں اے زید! کیا آپ کی بیبیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید نے کہا بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے حصین نے کہا وہ کون لوگ ہیں؟ زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا ہاں۔

٦٢٢٦- عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

٦٢٢٦- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٦٢٢٥) ☆ یہ حدیث حضرتؐ نے ہجرت کے دسویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے فرمائی اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا آپ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ قرآن پر جمے رہنا اس سے ہدایت لینا اس پر عمل کرنا دوسرے میری اہل بیت کا خیال رکھنا ان سے محبت کرنا ان کو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہل سنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا لگے دشمن ہو گئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔



٦ـ حدّثنا محمّد بن أحمد، قال: حدّثنا محمّد بن عبدالله بن غالب، عن عبدالرّحمٰن بن أبي نجران، عن حمّاد، عن حريز، قا...
قول الله عزّ وجلّ: ﴿يَا نِسَاء النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَ...﴾
قال: الفاحشة: الخروج بالسيف.(١)

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلاَ تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِ...

٧ـ حدّثنا حميد بن زياد، عن محمّد بن الحسين، عن ... ة
ابن زيد، عن أبي عبد الله عليه السلام، عن أبيه في هذه الآية:
﴿وَلاَ تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الأُولَى﴾ قال: أي ستكون جاهليّة أُخرىٰ.(٢)

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾ «٣٣»

٨ـ وفي رواية أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾ قال: نزلت هذه الآية في رسول الله صلى الله عليه وآله وعليّ بن أبي طالب وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام، وذلك في بيت أُمّ سلمة زوجة النبيّ صلى الله عليه وآله [ف]دعا رسول الله صلى الله عليه وآله عليّاً، وفاطمة، والحسن، والحسين عليهم السلام ثمّ ألبسهم كساءاً له خيبريّاً ودخل معهم فيه، ثمّ قال: «اللّهمّ هؤلاء أهل بيتي الّذين وعدتني فيهم ما وعدتني، اللّهمّ أذهب عنهم الرجس وطهّرهم تطهيراً [فنزلت هذه الآية] فقالت أُمّ سلمة: وأنا معهم يا رسول الله؟ قال: أبشري يا أُمّ سلمة إنّك إلى خير.(٣)

٩ـ وقال أبو الجارود، قال زيد بن عليّ بن الحسين عليه السلام: إنّ جُهّالاً من الناس

---

(١) عنه البحار: ١٩٩/٢٢ ح١٦ وج٣٢/٢٧٧ ح٢٢٢، والبرهان: ٤٤١/٤ ح١٠، ونور الثقلين: ٤١/٦ ح٧٥.

(٢) عنه البحار: ١٨٩/٢٢ ح١، والبرهان: ٢٤٢/٤ ح١، ونور الثقلين: ٤١/٦ ح٧٩.

(٣) عنه البحار: ٢٠٦/٣٥ صدر ح١، والبرهان: ٤٦٠/٤ ح٢٨، ونور الثقلين: ٤٣/٦ ح٨٤، وغاية المرام: ٢١٠/٣ صدر ح٣١.

کینها که درسینه‌های شماست اینکلام احتمال دارد که مقول قول باشد ای (**و قل لهم ان الله علیم بماهوا خفی مما تخفون من عض الانامل غیظا**) یعنی بگو ایشان را که حقتعالی داناست بآنچه پنهان‌تر از آنچیزیست که اخفای آن میکنید از گزیدن سرهای انگشتان بجهت فرط خشم وغضب و آن علم اوست بسرایر وضمایر فاسده وعقاید ذیله شما و یا آنکه خارج باشد از مقول ومعنی اینکه بگو ایشانرا که عض انامل کنید بجهة غیظ وتعجب مکن ... ن زیرا که من دانایم بچیزی که اخفی از ینست بعد از آن بیان تناهی ... سکم حسنة) اگر برسد بشما نصرتی وغنیمتی چنانکه در حرب ... شوند (وان تصبکم سیئة) واگر برسد شما را غمی والمی ... حوا بها) خوشدل وفرحناك وشادمان شوند بآن وایز علامت کمال ع... ی کسی غمگین گردند ومس مستعار است برای اصابه (وان تص... برجفای یهود یا کید منافقان یا آزار کافران یا برجمیع تکالیف دی... ه اعدا یا ازجمیع معاصی (لا یضرکم) ضرر نکند شمارا (کیدهم شیئا) ... ن بفضل خدایست و حفظ ونصرت او که وعده داده مرصابران ومتقیانرا (ان الله) بدرستی که خدا (بما تعملون) بدانچه میکنید از صبر وتقوی (محیط) رسنده است واحاطه کننده بعلم خود پس مجازات آن خواهد داد آنچه مستحق آنید وچون حقسبحانه بیان فرموده که اگر شما صبر کنید وتقوی را شعار خود سازید حیله ومکر را بشما نرساند واگر مخالفت کنید فرمان خدا ورسول را البته ضرر بشما رسد درعقب آن شصت آیه را انزال فرمود درواقعهٔ احد که بجهة مخالفت امر پیغمبر ﷺ ضرر بمسلمانان رسید و گفت (واذ غدوت) و یاد کن ای محمد ﷺ چون بامداد بیرون شدی (من أهلك) ازمنزل عایشه بقول بعضی این روز احزاب یا بدر بوده واصح واشهر آنستکه روز احداست و این مرویست از ابی جعفر ؑ وقول ابن عباس وقتاده وربیع وسدی وابن اسحق وواقعهٔ احد هفتم شوال و بروایتی دهم آن بود سنه ثلث من الهجرة وسبب غزاء احد بروایت مأثوره از ابی عبدالله ؑ چنانستکه چون واقعهٔ بدر رو نمود قریش مغلوب گشتند وهفتاد کس از ایشان مقتول شدند وهفتاد کس اسیر مسلمانان گشتند وبقیه فرار نموده متوجه مکه شدند ابوسفیان که رئیس قریش بود گفت ای معشر قریش مگذارید که زنان

جھانکنے لگیں۔ خدا کی حمد کرتی اور کہتی تھیں کہ گویا اس صاحبِ قبہ کے مبعوث ہونے کا وقت آگیا ہے۔ عرش کی جانب نسیمِ رحمت چلنے لگی۔ بہشت کے دروازوں سے خوشی کی آوازیں بلند ہوئیں۔ غرض جبرئیلؑ اس قبہ کو زمین پر لائے اور آنحضرتؐ کے سر پر قائم کیا۔ فرشتوں ... تسبیح و تقدیس کی صدائیں بلند کیں۔ جبرئیلؑ تین علم آنحضرتؐ کے سامنے ... ئے درخت، طیور اور فرشتے سب نے آوازیں بلند کیں اور کہا ... اللہ گوارا ہو اے بندۂ بزرگ آپ کو اپنے پروردگار کے نزدیک ... خدیجہؓ اپنے مکان کے سب سے بلند بالاخانہ پر بیٹھی تھیں۔ ان کے ... ناگاہ ان کی نظر مکہ کی پہاڑیوں پر پڑی۔ خداوند عالم نے پردے ا... چمکتا ہوا نور اور ایک روشن شعاع معلّے کی جانب دیکھی۔ جب ... ایک گروہ بالائے ہوا اُس قبہ کے گرد چلا آرہا ہے جس کے آگے کچھ ... کے اندر آرام کر رہا ہے اور نور اُس کے تنِ اقدس سے آسمان تک ... دیکھ کر ان کو سخت حیرت ہوئی۔ ان عورتوں نے کہا اے سید... شاہدہ کر رہی ہیں؟ جناب خدیجہؓ نے کہا اے محترم بیبیو بتاؤ ... توں نے کہا خدا نہ کرے کہ آپ کی ایسی حالت ہو۔ خدیجہ نے کہا معلّے کی جانب دیکھو اور بتاؤ کیا نظر آتا ہے۔ ان عورتوں نے دیکھ کر کہا ہم کو تو ایک نور دکھائی دیتا ہے جو آسمان تک بلند ہے۔ پوچھا وہ نورانی قبہ اور اُس کے اندر جو آرام کر رہا ہے اور وہ لوگ جو قبہ کے گرد ہیں تم کو نہیں دکھائی دیتے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ خدیجہ نے کہا کہ میں قبہ کے اندر ایک سوار کو دیکھ رہی ہوں جو آفتاب سے زیادہ نورانی ہے میں نے کبھی ایسا قبہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ قبہ ایک ناقہ پر نصب ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناقہ میرا ناقہ صہبا ہے اور وہ سوار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ ان عورتوں نے کہا ایسا قبہ جس کی آپ تعریف کر رہی ہیں محمدؐ کو کہاں سے ملا؟ ایسا قبہ تو بادشاہانِ عجم و روم کو بھی میسر نہیں۔ خدیجہ نے کہا محمدؐ کی شان اُن سب سے بلند ہے۔ غرض جناب خدیجہؓ اسی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہی تھیں یہاں تک کہ جناب رسولِ خدا درگاہ معلّے سے برآمد ہوئے۔ اور فرشتے وہ قبہ لے کر آسمان پر چلے گئے اور آنحضرتؐ مکان خدیجہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب حضرت دروازہ پر پہنچے خدیجہ کو کنیزوں نے آپ کے تشریف لانے کی خوشخبری دی۔ خدیجہ ننگے پیر صحن خانہ کی طرف دوڑیں۔ دروازہ کھولا تو حضرتؐ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ۔ خدیجہؓ نے کہا آپ کو بھی اے میری آنکھوں کی روشنی سلامتی گوارا ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ کا تمام مال سلامتی کے ساتھ فروخت ہوگیا۔ وہ بولیں آپ کی سلامتی میری خوشخبری کے لیے کافی ہے خدا کی قسم میرے نزدیک دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے سب سے زیادہ آپ بلند مرتبہ ہیں۔ پھر چند اشعار حضرتؐ کی تشریف آوری کی خوشی میں پڑھے۔ پھر پوچھا کہ میرے سردار قافلہ کو آپ نے کہاں چھوڑا؟ فرمایا جحفہ میں۔ پوچھا آپ کو وہاں سے روانہ ہوئے کتنی دیر ہوئی؟ فرمایا ایک گھڑی سے

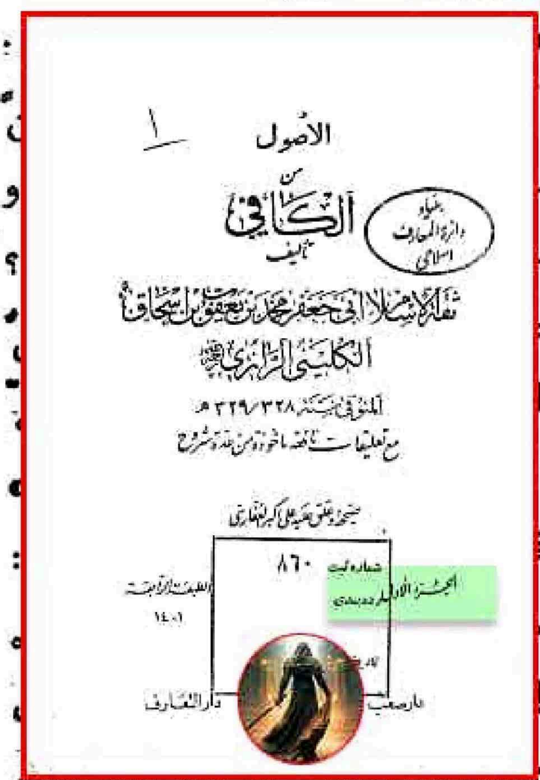
أبوالحسن : فتفكّرت [فيه] فذكرت قول الله عزّوجلّ في إخوة يوسف : « فعرفهم وهم له منكرون (١) ».

٤ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر قال : سألت الرّضا عليه السلام قلت له : الجاحد منكم و من غيركم سواء ؟ فقال : الجاحد منّا له ذنبان و المحسن له حسنتان .

﴿ باب ﴾

﴿ مايجب على الناس عند مضي الامام ﴾

١ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا حدث على الإمام حدث ، كيف يصنع النّاس ؟ قال : أين قول الله عزّوجلّ : « فلولا نفر من كلّ فرقة منهم طائفة ليتفقّهوا في الدّين و لينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلّهم يحذرون »(٢) قال : هم في عذر ماداموا في الطلب و هؤلاء الّذين ينتظرونهم في عذر ، حتّى يرجع إليهم أصحابهم .



الاُصول
من
الكافي
تأليف
ثقة الإسلام أبي جعفر محمّد بن يعقوب بن إسحاق
الكليني الرازي
المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدّة شروح
صحّحه وعلّق عليه علي أكبر الغفاري
٨٦٠
الجزء الأول
الطبعة الرابعة
١٤٠١
دار التعارف

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن ع...
حدّثنا حمّاد ، عن عبد الأعلى قال : سألت ...
رسول الله صلى الله عليه وآله قال : مَن مات و ليس له إم...
الله ، قلت : فإنّ إماماً هلك و رجل بخرا...
قال : لا يسعه إنّ الإمام إذا هلك وقعت حج...
النفر على من ليس بحضرته إذا بلغهم ، إنّ ...
فرقة منهم طائفة ليتفقّهوا في الدّين ولينذروا ...
قلت : فنفر قوم فهلك بعضهم قبل أن يصل ...
« و مَن يخرج من بيته مهاجراً إلى الله و ر...
على الله (٣) » قلت : فبلغ البلد بعضهم فوجد...
سترك ، لاتدعوهم إلى نفسك ولا يكون من ... يعرفون ذلك ؟ قال :

(١) يوسف : ٥٨ . (٢) التوبة : ١٢٣ . (٣) النساء : ١٠١ . (٤) في بعض النسخ [فهم]

[فيه] فذكرت قول الله عزّ وجلّ في إخوة يوسف : « فعرفهم وهم له منكرون » .

۴ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن إبن أبي نصر قال : سألت الرّضا عليه السلام قلت له : الجاحد منكم و من غيركم سواءٌ ؟ فقال : الجاحد منّا له ذنبان والمحسن له حسنتان .

﴿باب﴾

(ما يجب على الناس عند مضى الامام)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا حدث على الإمام حدثٌ كيف يصنع النّاس ؟

يطع الله ورسوله « وتعمل صالحاً » فيما بينها و بين ربّها « نؤتها أجرها مرّتين » اى نعطها ثوابها مثلى ثواب غيرها .

وروى أبو حمزة الثمالى عن زيدبن على عليه السلام [illegible] سن منّا أجرين وأخاف للمسىء منّا أن يضاعف [illegible] اج النبى صلى الله عليه وآله وسلم .

ـ وروى محمّد بن أبى عمير عن ابراهيم بن عب [illegible] سين عن أبيه عن علىّ بن الحسين زين العابدين عليه السلام [illegible] يت مغفور لكم ؟ قال : فغضب وقال: نحن أحرى أن ي [illegible] نبي صلى الله عليه وآله وسلم من أن يكون كما تقول ، إنّا نرى لمحس [illegible] ين من العذاب، ثمّ قرء الآيتين .

الحديث الرابع : صحيح .

باب ما يجب على الناس عندمضى الامام

الحديث الاول : صحيح .

والحدث بالتحريك المصيبة والمراد هنا الموت ، ويدلّ على الوجوب كفاية على النائين عن بلد الامام أن ينفر جماعة منهم للعلم بتعيين الامام بعد الامام وأنّه لابدّ من

النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيلَ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).

لائے نبیؐ کے پاس اور کسی نے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہؓ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا ان پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ۔

۲۴۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ)).

۲۴۸۷- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ بریرہؓ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسول اللہؐ سے اس کا تو آپ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور تم کو ہدیہ ہے سو تم کھاؤ۔

۲۴۸۸- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۲۴۸۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۸۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ)).

۲۴۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اس کی طرف سے ہدیہ ہے۔

۲۴۹۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ)) قَالَتْ لَا إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا)).

۲۴۹۰- ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا بھیجا میرے پاس رسول اللہؐ نے ایک بکری کو صدقہ کی تو میں نے اس میں سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہؓ کو بھیج دیا پھر آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ نہیں مگر نسیبہ نے (یعنی ام عطیہ نے) ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اس بکری میں سے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہ پہنچ گئی۔

بَاب قَبُولِ النَّبِيِّ الْهَدِيَّةَ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ

باب: رسول اللہؐ کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ کو رد کرنا

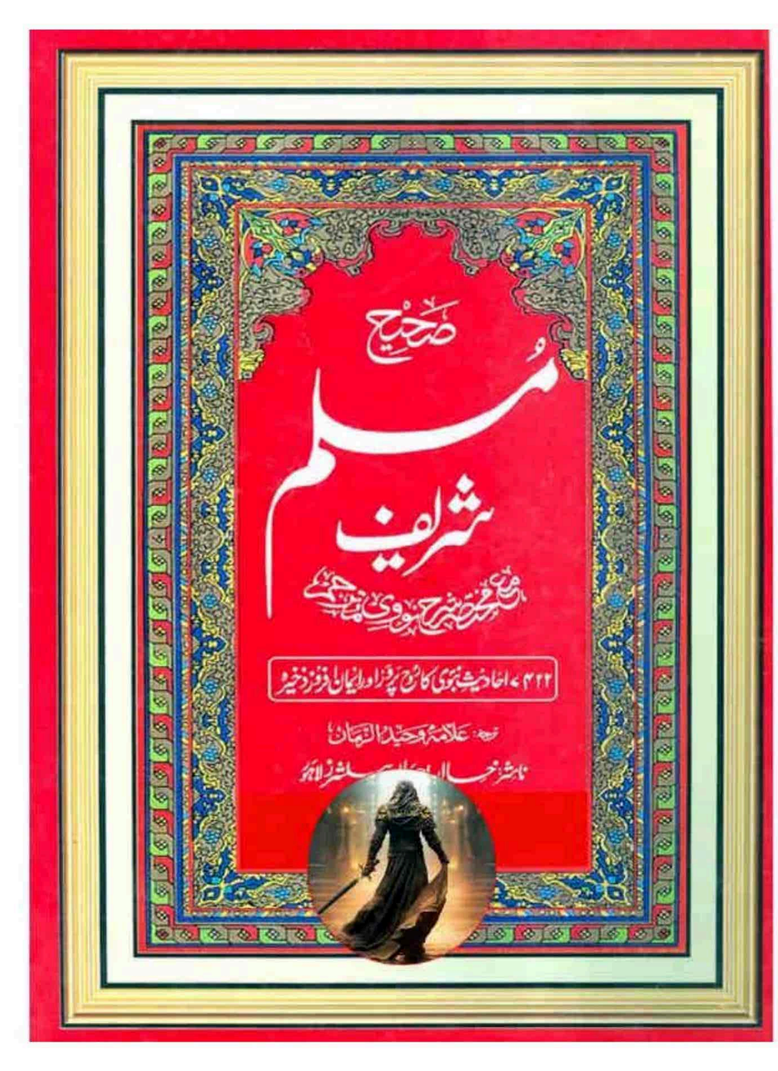
۲۴۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا.

۲۴۹۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کھانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے۔

(۲۴۸۷) ☆ یہاں ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولاء اسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے۔

(۲۴۹۰) ☆ یعنی صدقہ ام عطیہؓ کے واسطے تھا انکو پہنچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے۔ اب کھاؤ اور ہمیں کھلاؤ۔

(۲۴۹۱) ☆ یہ پوچھنا آپ کا ورع کی راہ سے تھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل ماکل و مشارب کا دریافت کرنا روا ہوا۔



عَنْ أَبِی حَبَّةَ الْبَدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ هَذِهِ السُّورَةَ أُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَیُّ إِنَّ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِی أَنْ أُقْرِئَكَ هَذِهِ السُّورَةَ فَبَكَى وَقَالَ ذُكِرْتُ ثَمَّةَ قَالَ نَعَ...

(۱۶۰۹۶) حضرت ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہ... سالت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کا رب آپ... انچہ نبی علیہ السلام نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرے رب نے... ت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ میرا ذکر وہاں ہ...

(۱۶۰۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَ... تُ أَبَا حَبَّةَ الْبَدْرِیَّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَ... يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَهَا أُبَيًّا فَقَالَ... أَمَرَنِی أَنْ أُقْرِئَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ أُبَیٌّ وَقَدْ ذُكِرْتُ...

(۱۶۰۹۷) حضرت ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ... سالت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کا رب آ... انچہ نبی علیہ السلام نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں یہ سورت پڑھ کر سناؤں، اس پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ میرا ذکر وہاں ہوا، نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں!

حَدِيثُ أَبِی عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعمیر رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۶۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ يَعْنِی ابْنَ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِی حَفْصَةُ ابْنَةُ طَلْقٍ امْرَأَةٌ مِنْ الْحَیِّ سَنَةَ تِسْعِينَ عَنْ أَبِی عُمَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَجَاءَ رَجُلٌ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا أَصَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ قَالَ صَدَقَةٌ قَالَ فَقَدِّمْهُ إِلَى الْقَوْمِ وَحَسَنٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ يَتَعَفَّرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الصَّبِیُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِی فِيهِ فَأَدْخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُعَهُ فِی فِی الصَّبِیِّ فَنَزَعَ التَّمْرَةَ فَقَذَفَ بِهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ فَقُلْتُ لِمُعَرِّفٍ أَبُو عُمَيْرٍ جَدُّكَ قَالَ جَدُّ أَبِی [انظر ما بعده].

(۱۶۰۹۸) حضرت ابوعمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک آدمی کھجوروں کا

ایک تھال لے کر آیا، نبی علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اس نے کہا صدقہ! نبی علیہ السلام نے اسے لوگوں کے آگے کر دیا، اس وقت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی نبی علیہ السلام کے سامنے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، وہ بچے تھے، انہوں نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی، نبی علیہ السلام نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر وہ کھجور نکالی اور ایک طرف رکھ دی اور فرمایا کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۶۰۹۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ طَلْقٍ عَنْ أَبِی عَمِيرَةَ أُسَيْدِ بْنِ مَالِكٍ جَدِّ مُعَرِّفٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع ما قبله].

(۱۶۰۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ مِنَ الشَّامِيِّينَ رضی اللہ عنہ

حضرت واثلہ بن اسقع شامی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۶۱۰۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِی الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِیُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِیِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِی لَاعَنَتْ عَلَيْهِ [قال الترمذی: حسن غريب. قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۲۹۰۶، ابن ماجة: ۲۷۴۲، الترمذی: ۲۱۱۵)]. [انظر: ۱۶۱۰۷، ۱۷۱۰۶]

(۱۶۱۰۰) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت تین طرح کی میراث حاصل کرتی ہے، ایک اپنے آزاد کردہ غلام کی، ایک گرے پڑے بچے کی، اور ایک اس بچے کی جس کی خاطر اس نے لعان کیا ہو۔

(۱۶۱۰۱) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِیُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ جَاءَ وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ وَنَحْنُ نَبْنِی مَسْجِدَنَا قَالَ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُصَلَّى فِيهِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِی الْجَنَّةِ أَفْضَلَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ هَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ

(۱۶۱۰۱) بشر بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اس وقت ہم اپنی مسجد تعمیر کر رہے تھے، وہ ہمارے پاس آ کر کھڑے ہوئے، سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کوئی مسجد تعمیر کرے جس میں نماز پڑھی جائے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس سے بہترین گھر تعمیر فرما دیتے ہیں۔

(۱۶۱۰۲) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِی يَزِيدُ يَعْنِی ابْنَ أَبِی حَبِيبٍ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِیَّ أَخْبَرَهُ عَنْ وَاثِلَةَ يَعْنِی ابْنَ الْأَسْقَعِ قَالَ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَدَعَا

أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَلُكْتُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(احمد ۱/ ۲۰۰۔ طبرانی ۲۷۴۱)

(۱۰۸۰۷) حضرت ربیعہ بن شہبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ... حضور اکرم ﷺ کس بات پر آپ کو نصیحت (تنبیہ) فرمائی تھی اور کس با... یا میں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تھی تو ... کھانا) حلال نہیں ہے۔

(۱۰۸۰۸) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ ... مْرَةً ، فَقَالَ : لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا. (بخاری ۲۰۵۵ ...

(۱۰۸۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ایک ... ہوتی تو میں اس میں سے ضرور تناول کرتا۔

(۱۰۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَ... هِمْ.

(۱۰۸۰۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم اور غلاموں کیلئے ...

(۱۰۸۱۰) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لأَبِي رَافِعٍ تَصْحَبُنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا ، فَقَالَ : لاَ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لَنَا ، وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. (ترمذی ۶۵۷۔ ابوداؤد ۱۶۴۷)

(۱۰۸۱۰) حضرت ابو رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو آنحضرت ﷺ نے بنو مخزوم کی طرف صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلو تا کہ آپ کو بھی اس میں سے کچھ حصہ مل جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کے موالی بھی انہی میں سے ہیں۔ (ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

(۱۰۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۱۰۸۱۱) حضرت ابن ابو ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن سعید رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ (زکوٰۃ) کی گائے بھیجی تو آپ رضی اللہ عنہا نے یہ کہتے ہوئے وہ واپس بھیج دی کہ ہم محمد ﷺ کی آل ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال

نہیں ہے۔

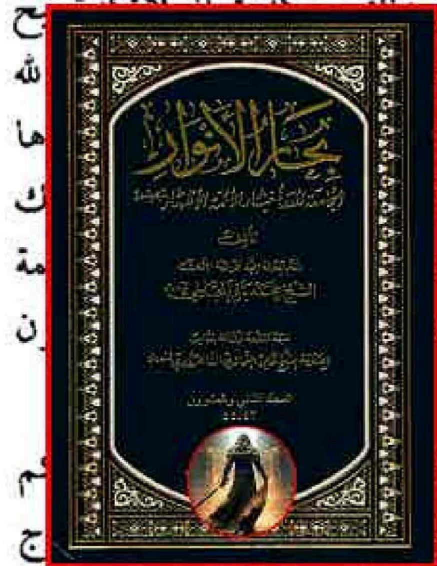
الحسن بن يزيد قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: لم سمّيت فاطمة الزهراء؟ قال: لأنّ لها في الجنّة قبة من ياقوت حمراء ارتفاعها في الهواء مسيرة سنة معلقة بقدرة الجبّار لا علاقة لها من فوقها فتمسكها، ولا دعامة لها من تحتها فتلزمها لها مأة ألف باب على كلّ باب ألف من الملائكة، يراها أهل الجنّة كما يرى أحدكم الكوكب الدُّرّيّ الزاهر في أفق السّماء، فيقولون: هذه الزهراء لفاطمة عليها السلام (١).

١٥ - **قب:** كناها أُمّ الحسن وأُمّ الحسين وأُمّ المحسن وأُمّ الأئمّة وأُمّ أبيها وأسماؤها على ما ذكره أبو جعفر القميّ: فاطمة، البتول، الحصان، الحرَّة، السيّدة، العذراء، الزهراء، الحوراء، المباركة، الطاهرة، الزكيّة، الراضية المرضيّة، المحدَّثة، مريم الكبرى، الصدّيقة الكبرى، ويقال لها في السّماء النوريّة السّماوية، الحانية (٢).

بيان: الحانية أي المشفقة على زوجها وأولادها، قال الجزريّ: الحانية الّتي تقيم على ولدها لا تتزوّج شفقة وعطفاً ومنه الحديث في نساء قريش: أحناه على ولد وأرعاه على زوج.

١٦ - **إرشاد القلوب:** مرفوعاً إلى سلمان الفارسي رضي الله عنه قال: كنت جالساً عند النبيّ صلى الله عليه وآله في المسجد إذ دخل العبّاس بن عبد المطّلب فسلّم فرد النبيّ صلى الله عليه وآله [عليه] ورحّب به فقال: يا رسول الله بما فضّل الله علينا أهل البيت عليّ بن أبي طالب والمعادن واحدة، فقال النبيّ صلى الله عليه وآله: إذن أُخبرك يا عم إنّ الله خلقني وخلق عليّاً ولا سماء ولا أرض ولا جنّة ولا نار ولا لوح ولا قلم.

فلمّا أراد الله عزّ وجلّ بدء خلقنا تكلّم بكلمة فكانت نوراً ثُمّ تكلّم كلمة ثانية فكانت روحاً فمزج فيما بينهما واعتدلا فخلقني وعليّاً منهما ثُمّ فتق من نوري نور العرش فأنا أجلُّ من العرش ثمّ فتق من نور عليّ نور السماوات فعلي أجلّ من السّماوات ثمّ فتق من نور الحسن نور الشمس ومن نور الحسين نور القمر فهما أجل من الشمس ...



... الله تعالى وتقول في تسبيحها: سبّوح قدّوس من أنوار ما أكرم ... الله تعالى أن يبلو الملائكة أرسل عليهم سحاباً من ظلمة وكانت ا... ها ولا آخرها من أوّلها فقالت الملائكة: إلهنا وسيدنا منذ خلقتنا ... ك بحقّ هذه الأنوار إلاّ ما كشفت عنّا فقال الله عزّ وجلّ: وعزّتي و... مة الزهراء عليها السلام يومئذ كالقنديل وعلقه في قرط العرش فزهرت ... ن السّبع، من أجل ذلك سمّيت فاطمة الزهراء.

وكانت الملائكة تسبّح الله وتقدّسه فقال الله: وعزّتي وج... كم وتقديسكم إلى يوم القيامة لمحبّي هذه المرأة وأبيها وبعله... ج

---

(١) - (٢) مناقب ابن شهرآشوب، ج ٣ ص ٣٢٩-٣٥٧.

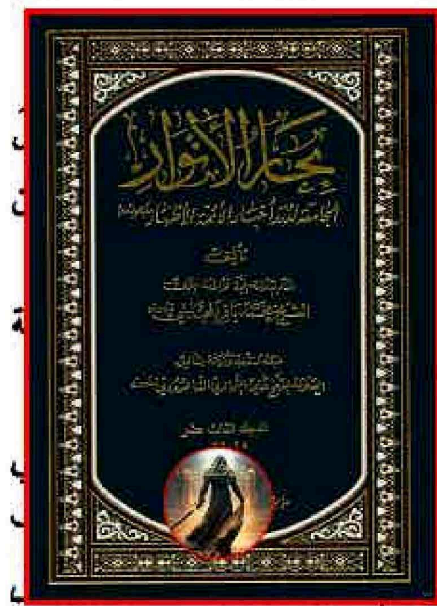
الله أن يودّ الرسول جميع المؤمنين مودّة خالصة ففرض عليهم مودّة قرباه ﷺ.

قوله عليه السلام: بمعرفة فضلهم، أي وجوب الطاعة وسائر ما امتازوا به عن سائر الأمّة.
قوله: في حيطته، «في» بمعنى «مع» وفي قوله: في ذرّيته، للتعليل، أو للمصاحبة.

٢١ - **كشف**: فإن قال قائل: فما حقيقة الآل في اللّغة عندك دون المجاز؟ هل هو خاصّ لأقوام بأعيانهم أم عامّ في جميعهم متى سمعناه مطلقاً غير مقيّد؟ فقل: حقيقة الآل في اللّغة القرابة خاصّة دون سائر الأمّة، وكذلك العترة ولد فاطمة عليها السلام خاصّة، وقد يتجوّز فيه بأن يجعل لغيرهم كما تقول: جاءني أخي، فهذا يدلّ على إخوة النسب، وتقول: أخي، تريد في الإسلام، وأخي في الصداقة، وأخي في القبيل والحيّ، قال تعالى: ﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا﴾ ولم يكن أخاهم في دين ولا صداقة ولا نسب، وإنّما أراد الحيّ والقبيل، والأخوة: الأصفياء والخُلصان وهو قول النبيّ ﷺ لعليّ عليه السلام: إنّه أخوه، قال عليّ عليه السلام: «أنا عبد الله وأخو رسول الله لا يقولها بعدي إلاّ مفتر» فلولا أنّ لهذه الأخوة مزيّة على غيرها ما خصّه الرسول ﷺ بذلك، وفي رواية: لا يقولها بعدي إلاّ كذّاب، ومن ذلك قوله تعالى حكاية عن لوط: ﴿هَٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِى هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ﴾ ولم يكنّ بناته لصلبه ولكن بنات أمّته فأضافهنّ إلى نفسه رحمةً وتعطّفاً وتحنّناً، وقد بيّن رسول الله ﷺ حيث سئل فقال: «إنّي تارك فيكم الثقلين: كتاب الله وعترتي فانظروا كيف تخلفونني فيهما». قلنا: فمن أهل بيته؟ قال: آل عليّ وآل جعفر وآل عقيل وآل عبّاس.

وسئل تغلب لم سمّيا الثقلين؟ قال لأنّ الأخذ بهما ثقيل قيل: ولم سمّيت العترة؟ قال: العترة: القطعة من المسك والعترة أصل الشجرة.

قال أبو حاتم السجستانيّ: روى عبد العزيز بن الخطّاب عن عمرو بن شمر عن جابر قال: اجتمع آل رسول الله ﷺ على الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم وعلى أن لا يمسحوا على الخفّين.



قال ابن خالويه: هذا مذهب الشيعة ومذهب أهل البيت

وقد يخصّص ذلك العموم قال الله تعالى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ... ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ قالت أمّ سلمة رضي الله عنها: نزلت في ... والحسين صلوات الله عليهم.

عن أنس قال: كان رسول الله ﷺ يمرّ ببيت فاطمة ب... أشهر ويقول: الصلاة أهل البيت ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَ...

قال: وكان عليّ بن الحسين عليه السلام يقول في دعائه: اللّه... للؤم، وإنّ تركي الاستغفار مع سعة رحمتك لعجز، فيا سيّ... وأنت عنّي غنيّ، وإلى كم أتبعّد منك وأنا إليك محتاج فقير؟ ...

بيته، ويدعو بما شاء.

قالت : يا رسول الله ، سيد الشهداء الذين قتلوا معك ؟ قال : لا ، بل سيد الشهداء من الأولين والآخرين ما خلا الأنبياء والأوصياء .[١]

وجعفر بن أبي طالب ذو الهجرتين وذو الجناحين المضرَّجين يطير بهما مع الملائكة في الجنة .[٢] وابناك الحسن والحسين سبطا أمتي وسيدا شباب أهل الجنة . ومنا ـ والذي نفسي بيده ـ مهدي هذه الامة الذي يملأ الله به الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً .

قالت فاطمة ﷺ : يا رسول الله ، فأيُّ هؤلاء الذين سمَّيت أفضل ؟ فقال رسول الله ﷺ : أخي عليٌّ أفضل أمتي ، وحمزة وجعفر هذان أفضل أمتي بعد علي وبعدك وبعد ابنيَّ وسبطيَّ الحسن والحسين وبعد الأوصياء من ولد ابني هذا ـ وأشار رسول الله ﷺ بيده إلى الحسين ﷺ ـ منهم المهدي . والذي قبله أفضل منه ؛ الأول خير من الآخر لأنه إمامه والآخر وصي الأول . إنا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا .

إخبار النبي ﷺ بتظاهر الامة على علي ﷺ من بعده

ثم نظر رسول الله ﷺ إلى فاطمة وإلى بعلها وإلى ... ي حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم . أما إنهم مع...

ثم أقبل النبي ﷺ على علي ﷺ فقال : يا علي ، إ... ة ، من تظاهرهم عليك وظلمهم لك . فإن وجدت أعو... ن خالفك بمن وافقك ، فإن لم تجد أعواناً فاصبر وكفّ... ة ،

---

١ . « ب » : ما خلا النبيين والوصيين . وبيان ذلك أن الأنبياء والأو... ين الأربعة عشر صلوات الله عليهم وقد تواترت الروايات ب... و سيد الشهداء من الأولين والآخرين .

٢ . ذكر حمزة وجعفر قبل أصحاب الكساء إنما هو للتقدم الزماني أو أن الكلام في بيان خير الشهداء كما ترى بيانه بعد ذلك بأسطر .

سورہ لقمان میں خلاق عالم حضرت لقمان کے اپنے بیٹے کو وصیت کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ''واذقال لقمان لابنه و هو یعظه یا بنی لا تشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم'' اے رسول! اس وقت کو یاد کرو کہ جب حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اے بیٹا خدا کا کسی کو شریک نہ بنانا۔ کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔ پھر خداوند عالم نے اسلوب کلام بدلتے ہوئے فرمایا ''ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه و هناً علی وهن الخ) ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کی وصیت کی ہے۔ کہ اس کی ماں نے اسے بڑی زحمتیں اٹھا کر اپنے شکم میں رکھا ہے'' اس کے بعد پھر سابقہ کلام کی طرف پلٹ کر اس کی تکمیل و تتمیم کی گئی اسی طرح ہماری متنازعہ فیہ آیہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ کہ پہلے ازواج نبی سے خطاب ہو رہا تھا۔ پھر درمیان میں ایک اور گروہ یعنی عترت اطہارؑ سے مخاطبہ کر کے ان کی عصمت وطہارت بیان فرمادی اس کے بعد پھر سابق کلام کی طرف پلٹ کر اس سلسلہ کی تکمیل کردی۔ یہ طرز کلام فصحا و بلغاء کے کلام میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ کمالا یخفی علی المطلعین علی اسرار اللغة العربیه۔

دلالت کرتے ہیں'' اس محدث خبیرہ و فاضل تحریر کی تحریر سے واضح ہوگیا کہ جناب فاطمہؑ اور آئمہ اثنا ...ل و اہلبیت ہونے پر تمام فرقہ امامیہ کا اتفاق ہے اور اس پر ان کی روایات ...ہیں۔ بایں ہمہ یہ کہنا کہ ''افسوس شیعہ آج تک یہ نہ بتا سکے کہ آل رسول کون ...ین جہالت وضلالت اور عجیب کذب و افترا کا مظاہرہ ہے کہ یہ حضرات شیعوں کو ...بانی کرائیں گے۔ شیعہ اپنے فرائض سے کبھی غافل نہیں رہے۔ چنانچہ انہوں نے ...ں بلکہ اس موضوع پر مستقل کتاب و رسائل تصنیف فرما کر مدت سے ان امور کا ...احظہ ہو کتاب آئینہ تطہیر مولفہ شیخ محی الدین الموسی الغریفی (بزبان عربی) (۲) ...لفہ مولانا السید محمد سبطین صاحب سرسوی اعلی اللہ مقامہ (۳) رسالہ تحقیق ''لفظ آل ...ب اعظم مولانا ظفر حسن صاحب امروہوی وغیرہ ہاں البتہ اہل سنت اس سلسلہ ...ن حال ومختلف الخیال نظر آتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس سے مراد فقط اصحاب کساء ہیں کبھی کہتے ہیں کہ فقط ازواج مراد ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس میں دونوں شریک ہیں۔

کتاب مستطاب

تحقیقات الفریقین فی حدیث الثقلین

(رابعاً) اس لیے کہ خود اس آیت وافی ہدایہ میں ایک قرینۂ قطعیہ موجود ہے۔ جو اس ...سے نساء نبیؐ کے مراد ہونے کی قطعی طور پر نفی کر دیتا ہے۔ اور وہ قرینہ ضمائر کا بصیغۂ جمع مذکر ہونا ...ہے۔ (لیذهب عنکم اور یطهرکم) جس کی طرف ابن حجر نے بھی اپنے منقولہ بالا کلام ...میں اشارہ کیا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس آیت سے قبل جہاں نساء النبیؐ سے ...خطاب تھا تو وہاں تمام صیغے اور ضمیریں جمع مونث کی لائی گئی ہیں۔ جیسے لستن، ان اتقیتن'' ...وغیرہ اور اس آیت کے بعد پھر جمع مونث کی ضمریں ہیں لیکن اس آیۂ وافی ہدایہ میں اسلوب ...کلام بدلا ہوا ہے۔ یعنی بجائے جمع مونث کے جمع مذکر کے صیغے اور ضمیریں لائی گئی ہیں۔ اس ...سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں خطاب صنف رجال سے ہو رہا ہے۔ اور اگر ان میں صنف نازک ...کی کوئی فرد ہے تو وہ مغلوب ہے اور کم ہے اور یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے کہ جس کا ...اعتراف خود بعض منصف مزاج علمائے اہلسنت نے بھی کیا ہے چنانچہ علامہ وحید الزمان حیدر ...آبادی اپنی تفسیر موسوم بہ تفسیر وحیدی مطبوعہ بر حاشیہ قرآن مترجم وحید طبع لاہور گیلانی پریس ...پ۲۲ صفحہ ۵۴۹ حاشیہ نمبر ۷ پر لکھتے ہیں۔ ''بعضوں نے اس کو خاص رکھا ہے نسبی گھر والوں ...سے یعنی حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ حسینؑ سے مترجم کہتا ہے صحیح مرفوع حدیثیں اسی کی تائید ...کرتی ہیں۔ کہ جب آنحضرتؐ نے خود بیان فرمادیا کہ میرے گھر والے یہ لوگ ہیں۔ تو اس کا

...بھی کہتے ہیں کہ اس سے مراد بنی ہاشم ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اس سے قیامت تک ہونے والے ...سادات مراد ہیں (منہاج السنہ ابن تیمیہ وصواعق محرقہ وغیرہ کتب ملاحظہ ہو) وہ آج تک ان معانی ...میں سے کسی معنی پر اتفاق واجماع نہیں کر سکے اپنے ان داخلی اختلافات کے باوجود شیعوں پر یہ الزام ...عائد کیا جارہا ہے کہ وہ آج تک مصداق ''اہل بیت'' نہیں بتا سکے'' بسوخت عقل حیرت کہ ایں چہ ...بوالعجبی است'' انہیں دوسرے پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے کارخانہ پر ایک نگاہ ڈال لینا چاہیئے اور ...پاؤں پھیلانے سے پہلے اپنی چادر دیکھ لینی چاہئے'' ویلی علیک بعد ما کشف الدجی و ...وضح الصبح ولمضینی لاهله. افلیت تطلب بالبصیر غوایة. هیهات لا یغوی البصیر ...جهله'' (منہ عفی عنہ)

قرار دیا ہے ۔ نہ ہم قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن ہم سے (جدا ہوگا)۔

۶۴۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن زکریا بن جعفر ہمدانیؒ نے ان سے علی بن ابراہیم بن ہاشم نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن ابو عمیر نے ان سے غیاث بن ابراہیم نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ان سے حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول **انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ و عترتی من العترۃ** کا مطلب دریافت کیا گیا ۔ آپؑ نے فرمایا (عترتی سے مراد) میں ، حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد میں جو نو ائمہ ہو[illegible] ہوگا یہ کتاب خدا سے جدا نہ ہوں گے اور نہ کتاب خدا ان سے جدا ہوگی ۔ یہاں تک ک[illegible]

۶۵۔ بیان کیا مجھ سے علی بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن ابو عبداللہ [illegible] ان سے ان کے جد احمد بن ابو عبداللہ نے ان سے ان کے والد محمد بن خالد نے ان سے [illegible] ثابت ابن دینار نے ان سے سعد بن طریف نے ان سے سعد بن جبیر نے ان سے ابن عبا[illegible] علی ابن ابی طالبؑ سے ارشاد فرمایا ۔ اے علیؑ میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا درو[illegible] داخل ہوا جاتا ہے ۔ پس وہ شخص جھوٹا ہے جو یہ گمان کرے کہ اسے مجھ سے محبت ہے حالانکہ وہ تم سے [illegible] رکھتا ہے ۔ کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں ۔ تمہارا گوشت میرے گوشت سے ۔ تمہارا خون میرے خون سے ۔ تمہاری روح میری روح سے تمہارا راز میرا راز ۔ تمہارا اعلان میرا اعلان ۔ تم میری امت کے امام اور میرے بعد ان پر خلیفہ ہو ۔ سعید ہے وہ جس نے تمہاری اطاعت کی ۔ شقی ہے وہ جس نے تمہاری مخالفت کی ۔ نفع میں رہا وہ جس نے تم سے تولا کیا ۔ خسارے میں رہا وہ جس نے تم سے عداوت کی ۔ کامیاب ہوا جس نے تم سے تمسک اختیار کیا ۔ ہلاک ہوا جس نے تمہیں چھوڑا ۔ تمہارے اور تمہاری اولاد میں جو ائمہ ہیں ان کی مثال سفینۂ نوح کی ہے جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی ۔ جس نے منہ موڑا وہ غرق ہوا اور تم لوگوں (ائمہ) کی مثال ستاروں جیسی ہے ۔ ایک ستارے کے غائب ہونے کے بعد دوسرا طلوع ہوجاتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ۔

عترت و آل و اہل و ذریت و سلالہ کے معنی

اس کتاب کے مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول **انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله و عترتی الا و انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض** کے متعلق یہ سوال کرے کہ آپ ابوبکرؓ کو اور تمام بنو امیہ کو عترت میں شامل

کیوں نہیں سمجھتے یا آپ صرف حسنؑ و حسینؑ کی اولاد کو ہی عترت کیوں مانتے ہیں ۔ اور اس صورت میں تو حضرت علی علیہ السلام بھی عترت میں شامل نہیں ہوئے ۔ ان کو جواب یہ دیا گیا ہے کہ آپ کے سوال کی ایک وجہ لغت ہے ۔ اور اس پر دلیل حضور اکرمؐ کے قول میں ہے کہ **عترتی اہل بیتی** میں اہل ماخوذ ہے **اهالة البیت** سے اور ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیت کو آباد کیا ہو ۔ اسی لئے ہر وہ فرد جس نے کسی گھر کو آباد کیا وہ اس کا اھل کہلائے گا اور اسی لئے قریش کو آل اللہ کہا جاتا تھا کیونکہ وہ اللہ کے گھر کے آباد کرنے اور انتظام کرنے والے تھے ۔ آل اور اہل دونوں کے ایک ہی معنی ہیں ۔ حضرت لوطؑ کے قصہ میں ارشاد ہوتا ہے ۔ **فاسر باهلک بقطع من الیل** (سورۃ ھود آیت ۸۱) "سو لے نکل اپنے لوگوں کو کچھ رات سے ۔" نیز ارشاد ہوتا ہے **الا آل لوط نجینا هم بسحر** (سورۃ قمر آیت ۳۴) "سوائے لوط کے گھر کے ان کو ہم نے بچا دیا پچھلی رات سے ۔" یہاں اہل کو آل کہا گیا ۔ اور آل لغت میں اہل ہی ہے ۔ آل اہل کی تصغیر ہے ۔ عربوں نے اہل کی تصغیر اہیل بنائی "ھا" کی ثقالت کی وجہ سے "ھا" کو ساقط کر دیا اور آل بولنے لگے ۔ پس آل کے معنی ہیں کسی بھی شخص کے اہل میں سے ہر وہ فرد جس کا نسب میں اس سے تعلق ہو ۔

پھر اس لفظ "آل" کو امت کے لئے مجازی طور پر استعمال کیا گیا اور ہر وہ فرد جو دین میں حضور اکرمؐ کا پیروکار ہے اس کو آل میں شامل کیا گیا اور دلیل میں یہ ارشاد رب العزت پیش کیا جاتا ہے ۔ **ادخلوا آل فرعون اشدالعذاب** (سورۃ مومن آیت ۴۶) "(حکم ہوگا) داخل کرو فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں" کیونکہ یہاں آل فرعون سے مراد فرعون کی اتباع کرنے والے ہیں ۔ اور اللہ نے ان کی مذمت کفر کے باعث کی ہے ۔ نسبت کے باعث نہیں ۔ پس یہاں آل فرعون سے مراد اہل بیت فرعون نہیں ہے ۔ پس (اس گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ) "آل" کا لفظ اہل خاندان کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ مگر یہ کہ مجاز کے لئے کوئی دلیل ہو ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "آل" سے مراد بیٹے ہیں ۔

پس اہل سے مراد ذریت میں کسی شخص کی اولاد اس کے باپ کی اولاد اور قریب ترین جد کی اولاد ہے ۔ لیکن دور کے جد (جیسے پردادا لکڑدادا وغیرہ وغیرہ) کی اولاد شامل نہیں ہے ۔ اسی لئے عرب عجم کو اپنا اھل نہیں مانتے حالانکہ دونوں کے جد حضرت ابراھیم علیہ السلام ہیں ۔ اسی طرح قبیلہ مضر قبیلہ ایاد اور ربیعہ کو اپنا اہل نہیں کہتے اور نہ ہی قریش مضر کو اپنا اہل مانتے ہیں ۔ اور اگر تمام قریش کا اہل رسول ہونا نسب کے اعتبار سے جائز ہوتا تو پھر مضر کی اولاد اور تمام عرب (آپس میں) اہل ہوتے ۔ پس اہل سے مراد کسی شخص کے قریبی (رشتے کے) گھر والے اور حضور اکرمؐ کے اہل بنو ہاشم ہوئے ۔ پس جب حضور اکرمؐ کا یہ قول **انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب اللّٰه و عترتی اهل بیتی** کے متعلق اگر کوئی حضور اکرمؐ سے سوال کرتا کہ عترت سے کیا مراد ہے تو آپؐ تفسیر

باب چهارم

(حدیث ثقلین سے عترت رسول کا احتجاج واستدلال)

حضرات آئمہ معصومین اور بالخصوص امیر المومنین ... ن نے
مختلف اوقات و مقامات پر اپنی خلافت و امامت کے اثبا ... سے
احتجاج واستدلال فرمایا ہے۔ جس سے ... امر اظہر من الشمس ... ہیں۔
ایک یہ کہ یہی حضرات قدسی صفات اس حدیث سے مقصود ... زرگوار
اس سے مراد نہ ہوتے تو وہ ہرگز اس حدیث سے اپنے م ... ور اگر
بالفرض وہ اس سے استدلال کرتے بھی تو مد مقابل یہ کہہ کر کہ یہ حدیث تمہارے حق میں وارد
ہی نہیں ہے اور نہ ہی تم اس سے مراد ہو، اسے مسترد کر دیتے لیکن ان بزرگواروں کا اس سے
استدلال کرنا اور مقابلین کا اس کی تردید نہ کرنا اس امر کی قطعی دلیل ہے۔ کہ یہی ذوات
قدسیہ اس سے مراد ہیں۔ دوسرے یہ کہ حدیث شریف عترت طاہرہ علیہم السلام کی بہترین
نصوص امامت وخلافت میں سے ہے۔ اس امر کی تقریب استدلال بھی مثل سابق ہے۔ یعنی
اگر یہ حدیث ان کے نصوص و ادلہ امامت میں سے نہ ہوتی بلکہ بقول ملا صاحب اس میں ان
کی خطاؤں اور لغزشوں کو معاف کرنے کی امت سے سفارش کی گئی ہوتی تو یہ حضرات ہرگز
اپنی امامت وخلافت کے اثبات میں اس سے استدلال نہ کرتے اور اگر کرتے بھی تو مد مقابل
یہ کہہ کر "کہ اس حدیث کو تمہاری امامت و وصایت کے ساتھ کیا ربط ہے؟ اس میں تو قصور
معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کے اس استدلال کو مسترد کر دیتے لیکن جب معصومین
نے اس سلسلہ میں اسے پیش فرمایا اور مقابلین اس پر کوئی ایراد و اعتراض نہیں کیا بلکہ اس کو صحیح
تسلیم کیا۔ تو اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ حدیث شریف ...

عترت رسول سے خارج نہیں ہوتیں البتہ وہ سلسلہ امامت وخلافت سے خارج ہیں کیونکہ آپ ام الائمہ الطاہرین ضرور ہیں مگر خود اس عہدہ جلیلہ پر فائز نہیں ہیں اگر چہ بوجہ عصمت وطہارت ان کی اطاعت مطلقہ نہ صرف جائز بلکہ واجب ولازم ہے بالخصوص صنف نازک پر۔

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر

کہ شبیرے بآغوشے بیاری

اور اس کی وجہ حکمت الٰہی ومصلحت ایزدی کے سوا اور کوئی نہیں ہے کہ ابتداء آفرینش کائنات سے لیکر تا ایں دم کوئی عورت نہ نبی ہوئی ہے اور نہ امام مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سیدہ عالم عترت رسول سے خارج ہو جائیں۔ وہ اس میں یقیناً داخل ہیں مگر تخصیص کی وجہ سے عہدۂ جلیلہ امامت وخلافت پر فائز نہیں ہیں۔ کیا تخصیص حکمی اسی چیز کا نام نہیں ہے کہ ایک چیز جو کسی چیز میں داخل ہے اس کو کسی خاص مصلحت کی بنا پر اس کے عام حکم سے خارج کیا جائے۔ مثلاً جب کہا جائے جائی القوم الا زیداً۔ میرے پاس ساری قوم آئی سوائے زید کے تو اس کا مطلب یہی تو ہوتا ہے کہ اگر چہ زید قوم میں تو داخل ہے مگر آنے والے حکم سے خارج ہے اس صورت میں اگر کوئی کم عقل یہ سمجھ بیٹھ [illegible] خارج ہو تو اسے قوم سے بھی خارج تسلیم کرنا پڑے گا تو ایسے شخص [illegible] کرنا چاہیئے۔ ہمارے محل نزاع کی بھی بعینہ یہی صورت ہے کہ جناب [illegible] خارج ہونے کی وجہ سے ان کا عترت رسول سے ہر گز خارج ہونا [illegible] ن میں فرق صرف اس قدر ہے کہ اس مثال میں تخصیص لفظی ہے [illegible] یص عقلی ہے (کہ عورت امام نہیں ہوسکتی) مگر تخصیص بہر حال تخصیص [illegible] ہے۔

کما لایخفی علی من لہ ادنی المام بالعلوم الادبیۃ فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید۔

☆☆☆☆☆

ارباب فطنت و بصیرت کے نزدیک کیا وقعت و اہمیت رکھ سکتا ہے؟ ہاں البتہ وہ اشخاص جو
یمین دینار اور جمل دناقہ، میں تمیز نہیں کر سکتے ممکن ہے کہ وہ ا... ر کہ
کھا جائیں۔ ورنہ ارباب دانش و بینش کے نزدیک یہ شبہات وا... بہر
حال ان کا یہ کلام بچند وجہ باطل ہے۔

اولاً اس لئے کہ لفظ ''عترت'' لغت میں ''اخص اقار... یہی
اعزا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے (ملاحظہ ہوں قاموس اور ... منیر
وغیرہ) ملا صاحب کے بیان کردہ عموم معنی (قیامت تک ہونے والی اولاد) کو پاس کرنے
کے لئے یہی کافی تھا لیکن چونکہ اس لفظ میں قدرے وسعت ضرور تھی۔ لہٰذا احتمال تھا کہ مبادا
حقیقی افراد عترت کے علاوہ کوئی اور رسول کا رشتہ دار اس میں داخل سمجھا جائے۔ لہٰذا حکیم
امتؐ نے اس کے بعد لفظ ''اہل بیتی'' کا اضافہ فرما کر اس احتمال کی بھی نفی فرما دی اور واضح
کر دیا کہ عترت سے مراد وہ ہستیاں ہیں جو حقیقی طور پر اہل بیت رسول کہلانے کی حقدار ہیں۔

علامہ زرگانی نے شرح مواہب لدنیہ میں حدیث ثقلین کی شرح کرتے ہوئے اس لفظ کے
متعلق لکھا ہے تفصیل بعد اجمال یعنی اہل بیتی اس اجمال کی تفصیل ہے جو قدرے لفظ عترت
میں تھا۔ معلوم ہوا کہ مصداق عترت میں اب ادھر ادھر ہاتھ پیر مارنے کی ہرگز ضرورت نہیں
اور نہ ہی قیاس آرائیوں اور ریشہ دوانیوں کی کوئی حاجت ہے۔ بلکہ اب صرف مصداق اہل
بیت کی تعیین کر لینا چاہئے۔ یعنی یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اہل بیت رسول سے کون حضرات مراد
ہیں پس جو اہل بیت رسول ہوں گے وہی عترت رسول ہوں گے۔ واضح ہو کہ آیت مبارکہ
تطہیر (انما یرید اللہ الخ) کے نزول کے وقت سرکار رسالت نے اپنے اہل بیت کی تشخیص و
تعیین پر نص فرما دی تھی تمام امامیہ اور اکثر عامہ نے بتصریح لکھا ہے کہ اہل بیت سے مراد
حضرت علی و فاطمہ اور حضرت حسن اور حسین (بضمیمہ باقی ۹ آئمہ کے کما سیاتی) ابن حجر مکی

من جبال بعضها فوق بعض ، أي نواح و أوساط

أوساط الناس ، ضرب به له مثلا في ارتفاعه و توسّ

أوساط الجبال . و في الفائق : يقال : ضاء القمـ

أنث الاُفق ذهابا إلى الناحية ، كما أنّث الأ

أولأنّه أراد اُفق السماء فأُجري مجرى ذهبت

جمع اُفقا على أفق كما جمع فلك على فلك .

و في القاموس : اخترق : مرّ ، و مخترق

وفي النهاية والفائق : فيحديث العبّاس

و في الفائق إنّي اُريد أن أمتدحك فقال : قل

القافية ، في النهاية : أي لا يسقط الله أسنانك ، و تقديره : لا يسقط الله أسنان فيك فحذف المضاف ، يقال : فضّه : إذا كسره ، و في الفائق : والفم يقام مقام الأسنان يقال : سقط فم فلان .

٥٨ ـ **لى** : ابن إدريس ، عن أبيه ، عن جعفر بن محمّد بن مالك ، عن محمّد بن الحسين بن زيد ، عن محمّد بن زياد ، عن زياد بن المنذر ، عن سعيدبن جبير ، عنابن عبّاسقال : قالعليّ عليه السلام لرسولالله صلّى الله عليه وآله : يارسولالله إنّك لتحبّ عقيلا ؟ قال : إي والله ، إنّيلأُحبّه حبّين : حبّاله ، وحبّالحبّ أبيطالب له ، وإنّ ولده لمقتول في محبّة ولدك ، فتدمع عليه عيون المؤمنين ، و تصلّي عليه الملائكة المقرّبون ، ثمّ بكى رسول الله صلّى الله عليه وآله حتّى جرت دموعه علىصدره ، ثمّ قال : إلىالله أشكو ماتلقى عترتي من بعدي [1] .

٥٩ ـ **فس** : أبي ، عن صفوان ، عنابن مسكان ، عنأبيبصير ، عن أبيجعفر عليه السّلام قال : نزلت في عليّ والعبّاس و شيبة ، قال العبّاس ، أنا أفضل لأنّ سقاية الحاجّ بيدي ، و قال شيبة : أناأفضل لأنّ حجابة البيت بيدي ، و قال عليّ : أناأفضل فإنّي آمنت قبلكما ، ثمّ هاجرت وجاهدت ، فرضوا برسول الله صلّى الله عليه وآله [2]

---

(١) امالى الصدوق : ٧٨ .

(٢) تفسير القمى : ٢٦٠ ، و الايات فى سورة التوبة ، ١٩ - ٢٢ .

الذُنُوب العِظام.

ثمّ قال (عليه السلام): كان أبي (صلوات الله عليه) إذا دخل شهر المُحرّم لا يُرىٰ ضاحكاً، وكانت الكآبة تَغْلِبُ عليه حتّى يمضي منه عشرة أيام، فإذا كان يوم العاشر كان ذلك اليوم يوم مُصِيبته وحُزنه وبُكائه، ويقول: هو اليوم الذي قُتِل فيه الحسين (صلوات الله عليه)[1].

٣/٢٠٠ ـ حدّثنا الحسين بن أحمد بن إدريس (رحمه الله)، قال: حدّثنا أبي، عن جعفر بن محمّد بن مالك، قال: حدّثني محمّد بن الحسين بن زيد، قال: حدّثنا أبو أحمد محمّد بن زياد، قال: حدّثنا زياد بن المُنْذِر، عن سعيد بن جُبير، عن ابن عباس، قال: قال عليّ (عليه السلام) لرسول الله (صلّى الله عليه وآله): يا رسول الله، إنّك لتُحِبّ عقيلاً؟ قال: إي والله إنّي لأُحبّه حبّين: حباً له، وحباً لحبّ أبي طالب له، وإنّ ولده لَمَقْتُولٌ في محبّة ولدك، فتَدْمَع عليه عُيون المؤمنين، وتُصلّي عليه الملائكة المُقربُون. ثمّ بكى رسول الله (صلّى الله عليه وآله) حتّى جَرَت دُمُوعه على صدره، ثمّ قال: إلى الله أشكو ما تلقىٰ عِتْرتي من بعدي[2].

٤/٢٠١ ـ حدّثنا محمّد بن إبراهيم بن إسحاق (رحمه الله)، قال: أخبرنا أحمد بن محمّد الهَمداني، عن عليّ بن الحسن بن عليّ بن فضّال، عن أبيه، عن أبي الحسن عليّ بن موسى الرضا (عليه السلام)، قال: من تَركَ السَعْي في
الله له حَوَائج الدنيا والآخرة، ومن كان يوم عاشُوراء يوم
الله عزّ وجلّ يوم القيامة يوم فَرَحه وسُروره، وقَرّت بنا
يوم عاشُوراء يوم بركة وادّخر فيه لمنزله شيئاً لم يُبار
القيامة مع يزيد وعبيدالله بن زياد وعمر بن سعد (لعنهم الله

---

(١) بحار الأنوار ٤٤: ١٧/٢٨٣.

(٢) بحار الأنوار ٢٢: ٥٨/٢٨٨، و ٤٤: ٢٧/٢٨٧.

(٣) علل الشرائع: ٢/٢٢٧، عيون أخبار الرضا (عليه السلام) ١: ٥٧/٢٩٨، ٢، ١/١٠٢.

شئت مغرّباً ، فوالله ما أشفقنا من قدر الله . ولا كرهنا لقاء ربّنا ، و إنّا على نيّاتنا وبصائرنا ، نوالي من والاك ، ونعادي من عاداك .

ثمّ وثب إليه برير بن خضير الهمداني فقال : والله يا ابن رسول الله لقد منّ الله بك علينا أن نقاتل بين يديك تقطّع فيه أعضاؤنا ثمّ يكون جدّك شفيعنا يوم القيامة بين أيدينا ، لا أفلح قوم ضيّعوا ابن بنت نبيّهم ، اُفٍّ لهم غداً ماذا يلاقون ؟ ينادون بالويل والثبور في نار جهنّم .

قال : فجمع الحسين عليه السلام ولده وإخوته وأهل بيته ، ثمّ نظر إليهم فبكى ساعة ثمّ قال : اللّهمّ إنّا عترة نبيّك محمّد وقد اُخرجنا وطُردنا واُزعجنا عن حرم جدّنا وتعدّت بنوا اُميّة علينا اللّهمّ فخذ لنا بحقّنا ، وانصرنا على القوم الظالمين .

قال : فرحل من موضعه حتّى نزل في يوم الأربعاء أو يوم الخميس بكربلا وذلك في الثاني من المحرّم سنة إحدى وستّين .

ثمّ أقبل على أصحابه ، فقال : الناس عبيد الدّنيا والدّين لعق على ألسنتهم يحوطونه مادرّت معايشهم ، فإذا محّصوا بالبلاء قلّ الدّيّانون .

ثمّ قال : أهذه كربلاء ؟ فقالوا : نعم يا ابن رسول الله ، فقال : هذا موضع كرب وبلاء ، ههنا مناخ ركابنا ، ومحطّ رحالنا ، ومقتل رجالنا ، ومسفك دمائنا . قال : فنزل القوم وأقبل الحرّ حتّى نزل حذاء الحسين عليه السلام في ألف فارس ثمّ كتب إلى ابن زياد يخبره بنزول الحسين بكربلا .

وكتب ابن زياد لعنه الله إلى الحسين صلو… فقد بلغني نزولك بكربلا ، وقد كتب إليّ أمير المؤم… ولا أشبع من الخمير أو اُلحقك باللّطيف الخبير ، أ… بن معاوية والسّلام .

فلمّا ورد كتابه على الحسين عليه السلام وقر… فلح قوم اشتروا مرضاة المخلوق بسخط الخالق ، ف… ب ؟ أباعبدالله ! فقال : ماله عندي جواب لأنّه قد حقّت عليه كلمة العذاب ، فرجع الرسول

یعلی و ابن عساکر اور مسند احمد ابن حنبل ج ۶ ص ۳۲۳ ۔ ؎

بعض روایات سے تو یہاں تک ثابت ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ نے دامن عبا اٹھا کر داخل ہونا چاہا تو آنحضرت نے ذرا تند لہجہ میں فرمایا ''تنحی عن اهل بیتی'' اے ام سلمہ میرے اہل بیت سے دور ہو جاؤ۔ چنانچہ میں مکان کے گوشہ میں بیٹھ گئی ملاحظہ ہو۔ مسند احمد حنبل جل ۶ ص ۲۹۶ کنز العمال ج ۷ ص ۱۰۳ وغیرہ بعض روایات مندرجہ در منثور ج ۵ ص ۹۸ اور تفسیر ابن جریر ج ۲۲ ص ۶ صواعق محرقہ ص ۲۲۷ میں جناب ام سلمہ کا بیان یوں قلمبند کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا الست من اهل البیت کیا میں اہل بیت سے نہیں ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا ''انت من ازوج النبی'' یعنی اے ام سلمہ تم ازواج نبی سے ہو (یعنی اہل بیت میں سے نہیں ہو۔) اس سے زید ابن ارقم کے نظریہ کی تائید مزید ہوتی ہے بعض روایات میں یوں وارد ہوا ہے کہ ''انت من اهل البیت العامة'' یعنی تم میرے عمومی اہل بیت (یعنی اہل بیت سکنی) میں سے ہو نہ کہ خصوصی و حقیقی اہل بیت میں سے کیونکہ وہ یہ بزرگوار ہیں جو زیر عبا ہیں۔ (ملاحظہ ہو صواعق محرقہ ص ۲۲۴ طبع جدید)

(نوٹ) اس آخری روایت سے ایک اور گھتلی بھی سلجھ گئی وہ یہ کہ اگر کسی وقت کسی جگہ ازواج نبی پر لفظ اہل بیت کا اطلاق ہوا ہے تو وہ اس کے عمومی معنی یعنی اہ[illegible]

؎ امام فخر الدین اپنی تفسیر ج ۲ ص ۷۰۰ پر حدیث کساء لک[illegible] علم
ان هذه الروایة کا لمتفق علی صحتها بین اهل التفسیر [illegible] کی
صحت پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ ایک [illegible]
اور وہ بھی ایسی کہ جنکی صحت پر اتفاق کا دعوی کیا گیا ہے اور دوسری [illegible]
موجود نہیں ہے لیکن پھر بھی اسی قول کو دوسرے پر ترجیح دی جا رہی [illegible]
[illegible] (منہ عفی عنہ)

(۲۷۱۳۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چادر میں ڈھانپ کر فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے ... گی کو دور فرما اور انہیں خوب پاک کردے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! ک... نے فرمایا تم بھی خیر پر ہو۔

(۲۷۱۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي ... سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ... وَإِنَّهُ جَاءَ وَفْدٌ فَشَغَلُوهُ فَلَمْ يُصَلِّهِمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ [راجع: ۲۷۰۵۰ ...

(۲۷۱۳۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتیں ... گیا تھا جس کی وجہ سے ظہر کے بعد کی جو دو رکعتیں نبی علیہ السلام پڑھتے تھے وہ رہ گئی تھیں اور انہیں نبی علیہ السلام نے عصر کے بعد پڑھ لیا تھا۔

(۲۷۱۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي تَوَفَّى نَفْسَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُوُفِّيَ حَتَّى كَانَتْ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَعْجَبُ الْعَمَلِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا [قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۱۲۲۵ و ۴۲۳۷، النسائي: ۳/۲۲۲)]. [انظر: ۲۷۱۴۰، ۲۷۲۴۵، ۲۷۲۵۴، ۲۷۲۶۲، ۲۷۲۶۶]

(۲۷۱۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا جس وقت وصال ہوا تو فرائض کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں، نبی علیہ السلام کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ تھا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

(۲۷۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمُعَدَّلِ عَطِيَّةَ الطُّفَاوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي إِذْ قَالَتْ الْخَادِمُ إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ قَالَ قُومِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ قَرِيبًا فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَمَعَهُمْ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَقَبَّلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَاعْتَنَقَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمَا بِبُرْدَةٍ لَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فَقَالَ وَأَنْتِ [راجع: ۲۷۰۷۵].

(۲۷۱۳۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام ان کے گھر میں تھے کہ خادم نے آ کر بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر ہیں نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے میرے اہل بیت کو میرے پاس تنہا چھوڑ دو، میں وہاں سے اٹھ کر قریب ہی جا کر بیٹھ گئی، اتنی دیر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بھی آ گئے، وہ دونوں چھوٹے بچے تھے، نبی علیہ السلام نے انہیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا، اور انہیں چومنے لگے، پھر ایک ہاتھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

أَنْزِلُهُ أَبًا، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ)).

ہے (یعنی جب میت کا باپ زندہ نہ ہو تو باپ کا حصہ دادا کی طرف لوٹ جائے گا یعنی باپ کی جگہ دادا وارث ہو گا)

٣٦٥٩- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالاَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ - كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ - قَالَ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ)). [طرفاه في : ٧٢٢٠، ٧٣٦٠].

(۳۶۵۹) ہم سے حمید...
سے ابراہیم بن سعد نے...
محمد بن جبیر بن مطعم نے...
عورت نبی کریم ﷺ کی...
پھر آئیو۔ اس نے کہا اگر...
کی طرف اشارہ کر رہی...
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آ...

تشریح: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہو چکا تھا کہ آپ... گے۔ طبرانی نے عصمہ بن مالک سے نکالا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آ... نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دینا، اس کی سند ضعیف ہے۔ معجم میں سہل بن ابی خیثمہ سے نکالا... اگر آپ کی وفات ہو جائے تو میں کس کے پاس آؤں؟ فرمایا ابوبکر کے پاس۔ اس نے کہا اگر وہ مر جائیں تو پھر کس کے پاس؟ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ان روایتوں سے شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے بعد علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر گئے تھے۔

٣٦٦٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلاَّ خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ)). [طرفه في : ٣٨٥٧].

(۳۶۶۰) ہم سے احمد بن ابی طیب نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن ابی مجالد نے بیان کیا، ان سے بیان بن بشر نے کہا، ان سے وبرہ بن عبدالرحمن نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ (اسلام لانے والوں میں صرف) پانچ غلام، دو عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

غلام یہ تھے بلال، زید بن حارثہ، عامر بن فہیرہ، ابو فکیہ اور عبید بن زید حبشی، عورتیں حضرت خدیجہ اور ام ایمن تھیں یا سمیہ۔ غرض آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔

٣٦٦١- حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَائِذِ اللهِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

(۳۶۶۱) مجھ سے ہشام بن عمار نے بیان کیا، کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا، ان سے زید بن واقد نے بیان کیا، ان سے بسر بن عبیداللہ نے، ان سے عائذ اللہ ابوادریس نے اور ان سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے، گھٹنا کھولے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا صَاحِبُكُم فَقَدْ غَامَرَ))، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ. فَقَالَ: ((يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ (ثَلاَثًا)). ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ، فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لاَ. فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ (مَرَّتَيْنِ). فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ، فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي؟ (مَرَّتَيْنِ). فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا)).

[طرفه في : ٤٦٤٠].

ہوئے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا' معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں میں نے جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیئے لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی' اب وہ مجھے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسی لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اللہ معاف کرے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا کیا ابوبکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں تو آپ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ آنحضرت ﷺ کا چہرۂ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے' یا رسول اللہ! اللہ کی قسم زیادتی میری ہی طرف سے تھی۔ دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ اور تم لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ آپ سچے ہیں اور اپنی جان و مال کے ذریعہ انہوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے دوست کو ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟ آپ نے دو دفعہ یہی فرمایا۔ آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔

تشریح ابو یعلیٰ کی روایت میں ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ دوسری طرف سے آئے تو ادھر سے بھی منہ پھیر لیا' سامنے بیٹھے تو ادھر سے بھی منہ پھیر لیا آخر انہوں نے سبب پوچھ[illegible] سے معذرت کی اور تم نے قبول نہ کی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کا خطاب صدیق آسمان سے اترا۔ اس حدیث سے شیعہ حضرات کو سبق لینا [illegible] رضی اللہ عنہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے اتنے غصہ ہوئے حالانکہ پہلے زیادتی ابوبکر ہی کی تھی مگر جب انہوں [illegible] رضی اللہ عنہ کو فوراً معاف کرنا چاہیے تھا۔ پھر شیعہ حضرات کس منہ سے آنحضرت ﷺ کے یار غار کو برا بھلا ک[illegible] ڈرنا چاہئے۔ دیکھا گیا ہے کہ حضرات شیخین پر تبرا کرنے والوں کا برا حشر ہوا ہے۔

٣٦٦٢- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا (٣٦٦٢) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان ک[illegible]

«لَيَّةً، لا لَيَّتَيْنِ»[1].

٢٦٥٣٩- حدثنا عبد الرحمٰن بنُ مَهْدي، قال: حدثنا سَلاَّم بنُ أبي مُطِيع، عن عثمان بن عبد الله بن مَوْهَب، قال:

دَخَلْتُ على أمِّ سَلَمةَ، فأخْرَجَتْ إلينا شَعْراً من شَعْرِ رسولِ الله ﷺ مخضوباً بالحِنَّاء والكَتَم[2].

٢٦٥٤٠- حدثنا محمد بنُ جعفر، قال: حدثنا عَوْف، عن أبي المُعَذَّل عطيَّةَ الطّفاويّ، عن أبيه

أن أمَّ سلمة حدَّثته، قالت: بينما رسولُ الله ﷺ في بيتي يوماً، إذ قالت الخادم: إنَّ علياً وفاطمة بالسُّدَّة، قالت: قال لي: «قُومِي فَتَنَحَّيْ لي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي». قالت: فقمتُ فتنحَّيْتُ في[3] البيت قريباً، فدخل عليٌّ وفاطمةُ، ومعهما الحَسَنُ والحُسين، وهما صبيَّان صغيران، فأخذَ الصَّبِيَّيْنِ، فوضَعهما في

---

(١) إسناده ضعيف، وهو مكرر (٢٦٥٢٢)، إلا أن الإمام أحمد رواه هنا عن عبد الرحمٰن بن مهدي وحده.



(٢) إسناده صحيح على شرط الشيخين.

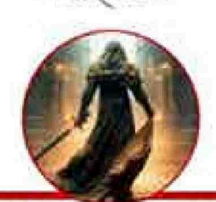
وأخرجه ابن سعد ١/٤٣٧، والبخاري (٨٩٧

والطبراني في «الكبير» ٢٣/(٧٦٤)، والبيهقي في

عن سلاَّم بنِ أبي مُطِيع، بهٰذا الإسناد.

وسلف برقم (٢٦٥٣٥).

وسيأتي برقم (٢٦٦٣٧).



وسيكرر بإسناده ومتنه برقم (٢٦٦١٣).

(٣) في (ظ٢) و(ق): من.

حِجْره، فقبَّلَهما. قال: واعتنقَ علياً بإحدى يديه، وفاطمةَ باليد الأخرى، فقبَّل فاطمةَ وقبَّل علياً، فأغدَفَ عليهم خَمِيصةً سوداءَ، فقال: «اللَّهُمَّ إلَيْكَ، لا إلى النَّارِ، أنا وَأَهْلُ بَيْتِي». قالت: فقلتُ: وأنا يا رسولَ الله؟ فقال: «وَأَنْتِ»(١).

٢٦٥٤١- حدثنا أبو كامل، قال: حدثنا إبراهيم بنُ سعد، قال: حدثنا

---

(١) إسناده ضعيف، أبو المُعَذَّل عطية الطفاوي، وأبوه من رجال «التعجيل»، فأما أبو المُعَذَّل فقد روى عنه جمع، وذكره ابن حبان في «ثقاته» لكن ضعَّفه السَّاجي والأزدي، وذكره ابن الجوزي في «ضعفائه» ١٧٩/٢. وأما أبوه، فلم يُسمَّ، وهو مجهول، ولم يَرو عنه سوى ابنه عطية. وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. عَوْف: هو ابنُ أبي جميلة الأعرابي.

وأخرجه ابن أبي شيبة ٧٣/١٢، والدولابي في «الكنى» ١٢١/٢، والطبراني في «الكبير» (٢٦٦٧) و٢٣/(٧٥٩) و(٩٣٩) من طرق عن عَوْف، بهٰذا الإسناد.

وسيأتي برقم (٢٦٦٠٠).

وقد سلف نحوه بغير هٰذا السياق بإسناد ... ره لزاماً.

قال السندي: قوله: إذ قالت الخادم، أي ... ، والخادم يطلق على العبد والجارية.

بالسُّدَّة: بضم سين وتشديد دال: هو الظُّ... ، وقيل: الباب نفسه، وقيل: الساحة بين يد... في «المصباح»: هي الفناء لبيت الشعر وما أش... أو كالسَّقيفة فوق باب الدار، ومنهم من أنكر هٰذا... لم يكونوا أصحاب أبنية ولا مَدَر.

فأغدف: بالغين المعجمة والدال المهملة والفاء، أي: أرسل وأسبل.

٢٣١٥ ـ عطاء بن نُقَادَة الأسدي:

قال أبو حاتم الرازي: مجهول.

٢٣١٦ ـ عُطارِد بن عبد الله:

قال أبو حاتم الرازي: مجهول.

من اسمه «

٢٣١٧ ـ عطاف الشامي:

قال أبو حاتم الرازي: مجهول.

٢٣١٨ ـ عطاف [بن] خالد بن عبد الله، أبو

يروي عن نافع.

تكلم فيه مالك ولم يحمده[1]. قال يح

وقال الرازي: ليس بذاك. وقال ابن حبان: ي

يجوز الاحتجاج به إلا فيما يوافق الثقات.

٢٣١٩ ـ عُطَيّ بن مَجْدي الضمريّ:

قال الرازي: مجهول.

من اسمه «عَطِيَّة»

٢٣٢٠ ـ عطية الطُّفَاوِيّ: ويكنى أبا المعدل.

روى عنه سليمان التيمي.

قال الأزدي: ضعيف جداً.

---

(١) مقالة الإمام مالك هي ما رواه عنه ابن وهب قال: «نظر مالك إلى العطاف (في الأصل العطان ـ خطأ) بن خالد فقال: بلغني أنكم تأخذون من هذا؟ فقلت: بلى. فقال: ما كنا نأخذ الحديث إلاّ من الفقهاء. (إسعاف المبطأ للسيوطي ص ٤ ـ مطبوع بآخر تنوير الحوالك ط. عيسى الحلبي، مصر).

چادر ان پر ڈال کر فرمایا: ''اے اللہ! یہ میرے اہل وعیال ہیں یا اللہ ان سے ناپاکی کو دور فرما اور انہیں پاک کر دے۔ میں نے کہا میں
بھی۔ آپ نے فرمایا ہاں تو بھی۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ میرا مض
مسند احمد میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''حضور اکرم
ایک پتیلی بھری ہوئی لائیں۔ آپ نے فرمایا: اپنے میاں کو اور اپنے دونوں
اپنے بسترے پر تھے' خیبر کی ایک چادر آپ کے نیچے بچھی ہوئی تھی' میں
اکرم ﷺ نے انہیں چادر اڑھادی اور چادر میں سے ایک ہاتھ نکال کر
اور حمایتی ہیں' تو ان سے ناپاکی دور کر اور انہیں طاہر کر۔ میں نے اپنا سر
ساتھ ہوں۔ آپ نے فرمایا یقیناً تو بہتری کی طرف ہے فی الواقع تو خیر کی
کا نام نہیں جو معلوم ہو سکے کہ وہ کیسے راوی ہیں باقی راوی ثقہ ہیں۔ دوسر
مرتبہ ان کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا'' تو آپ نے فرمایا آیت
فرمایا کسی اور کو آنے کی اجازت نہ دینا تھوڑی دیر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
حسن رضی اللہ عنہ آئے' نواسے کو نانا سے کون روکے؟ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ
انہیں بھی نہ روک سکی۔ جب یہ سب جمع ہو گئے تو جو چادر حضرت اوڑھے ہوئے تھے اسی میں ان سب کو لے لیا اور کہا الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں' ان سے پلیدی دور کر دے اور انہیں خوب پاک کر دے۔ پس یہ آیت اس وقت اتری جب یہ چادر پر جمع ہو چکے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے آپ اس پر خوش نہ ہوئے اور فرمایا تو خیر کی طرف ہے۔''

مسند کی اور روایت میں ہے کہ ''میرے گھر میں حضرت ﷺ تھے کہ خادم نے آ کر خبر دی کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں تو آپ نے مجھ سے فرمایا ایک طرف ہو جاؤ میرے اہل بیت آ گئے۔ میں گھر کے ایک کونے میں بیٹھ گئی۔ جو دونوں ننھے بچے اور یہ دونوں صاحب تشریف لائے۔ آپ نے دونوں بچوں کو گودی میں لے لیا' پیار کیا' ایک ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گردن میں دوسرا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گردن میں ڈال کر ان دونوں کو بھی پیار کیا اور ایک سیاہ چادر سب پر ڈال کر فرمایا: یا اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف' میں اور میری اہل بیت۔ میں نے کہا میں بھی؟ فرمایا' ہاں تو بھی۔'' [3] اور روایت میں ہے کہ ''میں اس وقت گھر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو بھلائی کی طرف ہے اور نبی کی بیویوں میں سے ہے۔'' اور روایت میں ہے ''میں نے کہا مجھے بھی ان کے ساتھ شامل کر لیجئے' تو فرمایا تو میری اہل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سیاہ چادر اوڑھے ہوئے ایک دن صبح ہی صبح نکلے اور ان چاروں کو اپنی چادر تلے لے کر یہ آیت پڑھی'' [4] (مسلم وغیرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا ''وہ سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے ان کے گھر میں آپ کی صاحبزادی تھیں جو سب سے زیادہ آپ کی محبوب تھیں۔ پھر چادر کا واقعہ بیان فرما کر فرمایا' میں نے قریب جا کر کہا۔ یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے اہل بیت میں

---

[1] المعجم الكبير ٢٦٦٩ وسنده ضعيف، مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٨۔

[2] احمد، ٦/ ٢٩٢ وهو حديث صحيح۔ [3] احمد، ٦/ ٢٩٦ وسنده ضعيف۔

[4] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل اهل بيت النبي ﷺ ٢٤٢٤۔

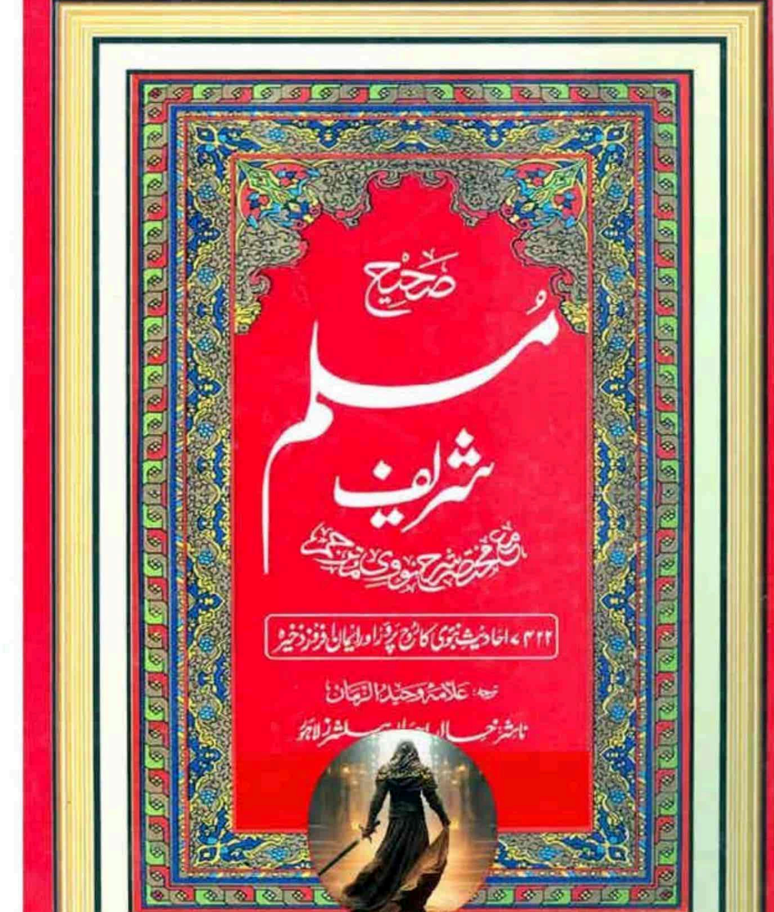
وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ.

ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہؐ سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو پھر زید نے کہا رسول اللہؐ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو غرض آپ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں خدا کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں حصین نے کہا اہل بیت آپ کے کون ہیں اے زید! کیا آپ کی بیبیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید نے کہا بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے حصین نے کہا وہ کون لوگ ہیں؟ زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا ہاں۔

٦٢٢٦ – عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

۶۲۲۶ – مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۲۲۵) ☆ یہ حدیث حضرتؐ نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے فرمائی اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا آپ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ قرآن پر جمے رہنا اس سے ہدایت لینا اس پر عمل کرنا دوسرے میری اہل بیت کا خیال رکھنا ان سے محبت کرنا ان کو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہل سنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا ان کے دشمن ہو گئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔



المفروضةَ ، وآتِينَ الزكاةَ الواجبةَ عليكنَّ فى أ

أَماكنَّ ونهياكنَّ : ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ

يقولُ : إنما يريدُ اللَّهُ ليُذهِبَ عنكم السُّوءَ والفح

الدنسِ الذى يكونُ فى أهلِ معاصى اللَّهِ تطهي

وبنحوِ الذى قلْنا فى ذلك قال أهلُ التأ

ذكرُ مَن قال

حدَّثنا بشرٌ ، قال : ثنا يزيدُ ، قال : ثنا سعي

لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ

اللَّهُ مِن السوءِ ، وخصَّهم برحمةٍ منه[1] .

حدَّثنى يونسُ ، قال : أخبَرنا ابنُ وهبٍ ، قال : قال ابنُ زيدٍ فى قولِه : ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ / عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرٗا ﴾ . قال : الرجسُ ههنا الشيطانُ ، وسوى ذلك من الرجسِ الشرُّ[2][3] . ٦/٢٢

واختلَف أهلُ التأويلِ فى الذين عُنوا بقولِه : ﴿ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ ﴾ ؛ **فقال بعضُهم** : عُنى به رسولُ اللَّهِ ﷺ ، وعلىٌّ ، وفاطمةُ ، والحسنُ ، والحسينُ ، رضوانُ اللَّهِ عليهم .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا محمدُ بنُ المثنى ، قال : ثنا بكرُ بنُ يحيى بنِ زبَّانَ العَنَزىُّ ، قال : ثنا مَندلٌ ، عن الأعمشِ ، عن عطيةَ ، عن أبى سعيدٍ الخدرىِّ ، قال : قال

---

(١) عزاه السيوطى فى الدر المنثور ١٩٩/٥ إلى المصنف وابن أبى حاتم .

(٢) فى م : « الشرك » .

(٣) تقدم فى ٦٥٦/٨ .

رسولُ اللهِ ﷺ : « نزلَت هذه الآيةُ في خمسةٍ : فيّ ، وفي عليٍّ رضِي اللهُ عنه ، وحسنٍ رضِي اللهُ عنه ، وحسينٍ رضِي اللهُ عنه ، وفاطمةَ رضِي اللهُ عنها ؛ ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرٗا ﴾ »[1] .

حدَّثنا ابنُ وكيعٍ ، قال : ثنا محمدُ بنُ بشرٍ ، عن زكريَّا ، عن مصعبِ بنِ شيبةَ ، عن صفيةَ بنتِ شيبةَ قالت : قالت عائشةُ : خرَج النبيُّ ﷺ ذات غداةٍ ، وعليه مرطٌ مرجَّلٌ[2] مِن شَعَرٍ أسودَ ، فجاء الحسنُ ، فأدخَله معه ، ثم [3]جاء عليٌّ فأدخَله معه ثم[3] قال : ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرٗا ﴾[4] .

حدَّثنا ابنُ وكيعٍ ، قال : ثنا محمدُ بنُ بكرٍ ، عن حمَّادِ بنِ سلمةَ ، عن عليِّ بنِ زيدٍ ، عن أنسٍ ، أن النبيَّ ﷺ كان يمرُّ ببيتِ فاطمةَ ستةَ أشهرٍ كلما خرَج إلى الصلاةِ ، فيقولُ : « الصلاةَ أهلَ البيتِ ﴿ إِنَّ
أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرٗا ﴾ »[5] .

---

(١) ذكره ابن كثير في تفسيره ٦/٤١٠ عن المصنف ، و
وعزاه السيوطي في الدر المنثور ٥/١٩٨ إلى ابن أبي حا
(٢) في ص : « مرحل » ، ويروى الحديث بالحاء والجيم ؛
أن عليها صور الرحال وهي الإبل بأكوارها ، ينظر اللسا
(٣ - ٣) سقط من : م .
(٤) ذكره ابن كثير في تفسيره ٦/٤١٠ عن المصنف ، وأ
طريق محمد بن بشر به ، وأحمد ٦/١٦٢ (الميمنية) ، وأ
٣/١٤٧ من طريق زكريا به مختصرًا ، وعزاه السيوطي
(٥) أخرجه الطيالسي (٢١٧١) وابن أبي شيبة ١٢/
١٤٠٤٠) ، والترمذي (٣٢٠٦)، وغيرهم - من طرق عن حماد به ، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ٥/١٩٩ إلى ابن مردويه .

٣٠٠ ـ عن شيبان، عن قتادة، في قوله: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ﴾، يقول: إذ خرجتنَّ من بيوتكنَّ، وكانت لهنَّ مشيةٌ فيها تكسير وتغنج، فنهاهنَّ الله عن ذلك[١].

٣٠١ ـ عن ابن أبي نجيح، في قوله: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ﴾، قال: التبختر[٢].

٣٠٢ ـ عن مقاتل، في قوله: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ...﴾، قال: التبرج؛ إنها تلقي الخمار على رأسها ولا تشده، فيواري قلائدها وقرطها وعنقها، ويبدو ذلك كله منها، وذلك التبرج، ثم عمَّت نساء المؤمنين في التبرج[٣].

* **قوله تعالى:** ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ...﴾:

٣٠٣ ـ حدثنا علي بن حرب الموصلي، حدثنا زيد بن الحباب، حدثنا حسين بن واقد عن زيد النحوي، عن عكرمة عن ابن عباس، في قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ﴾، قال: نزلت في نساء النبي ﷺ خاصة.

٣٠٤ ـ وقال عكرمة: من شاء باهلته أنها نزلت في أزواج النبي ﷺ[٤].

٣٠٥ ـ حدثنا أبي، حدثنا سريج بن يونس ـ أبو الحارث ـ، حدثنا محمد بن يزيد عن العوام ـ يعني: ابن حوشب ـ، عن عم له، قال: دخلت مع أبي على عائشة، فسألتها عن عليٍّ رضي الله عنه، فقالت رضي الله عنها ... من أحب الناس إلى رسول الله ﷺ، وكانت تحته ابنته ... رأيت رسول الله ﷺ دعا عليًّا وفاطمةَ وحسنًا وحسي...

---

[١] انظر: الفتح (٨/ ٥٢٠). أخرجه الطبري بإسناد ... سعيد، عن قتادة. التفسير (٢٢/).

[٢] انظر: الدر (٦/ ٦٠٢)، ونسبه إلى ابن سعد، وابن ... المنذر. ورواية الطبري عن يعقوب، عن ابن علية عنه، به.

[٣] انظر: الدر (٦/ ٦٠٢).

[٤] انظر: تفسير ابن كثير (٦/ ٤٠٧)، وإسناده حسن. وأخرجه الطبري من طريق علقمة، عن عكرمة بلفظه من غير الفقرة الأخيرة. التفسير (٢٢/ ٧ ـ ٨). وذكره السيوطي، ونسبه إلى ابن أبي حاتم، وابن عساكر. انظر الدر: (٦/ ٦٠٢).

٣٠٨ ـ عن أم سلمة ﵂ زوج النبي ﷺ: أن رسول الله ﷺ كان ببيتها على منامة له عليه كساء خيبري، فجاءت فاطمة ﵂ ببرمة فيها خزيرة، فقال رسول الله ﷺ: «ادعي زوجك، وابنيك: حسنًا وحسينًا»، فدعتهم فبينما هم يأكلون إذا نزلت على رسول الله ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝٣٣﴾: فأخذ النبيُّ ﷺ بفضلة إزاره، فغشَّاهم إياها، ثم أخرج يده من الكساء، وأومأ بها إلى السماء، ثم قال: «اللَّهُمَّ: هؤلاء أهل بيتي وخاصتي، فأذهب عنهم الرجس وطهِّرهم تطهيرًا»، قالها ثلاث مرات، قالت أم سلمة ﵂: فأدخلت رأسي في الستر، فقلت: يا رسول الله، وأنا معكم، فقال: «إنك إلى خير» مرتين[١].

٣٠٩ ـ عن هارون بن سعد العجلي، عن عطية، عن أبي سعيد الخدري ﵁، قال: نزلت هذه الآية في خمسة: في رسول الله ﷺ، وفي عليٍّ وفاطمة وحسن وحسين: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝٣٣﴾[٢].

٣١٠ ـ حدثنا أبي، حدثنا أبو الوليد، حدثنا أبو عوانة، عن حُصين بن عبد الرحمٰن عن أبي جميلة، قال: إن الحسن بن علي استخلفَ حين قتل علي ﵁، قال: فبينما هو يصلي إذا وثب عليه ر... عم حصين أنه بلغه: أن الذي طعنه رجل من بني أس... ل: فيزعمون أن الطعنة وقعت في وركه، فمرض منها ... لى المنبر، فقال: يا أهل العراق! اتقوا الله فينا، فإنا أ... حن

---

[١] انظر: الدر (٦/ ٦٠٣)، ونسبه إلى ابن جرير ... ه، وأخرجه الطبري بإسناد حسن من طرق عدة عن أم سلمة ...). وأخرجه الطبراني من طريق شهر بن حوشب، ومن طريق ... عن أم سلمة بنحوه. المعجم الكبير (٢٣/ ٢٤٩ ـ ٣٣٣).

[٢] انظر: تفسير ابن كثير (٦/ ٤١١)، كذا ذكره معلقًا، وفي إسناده عطية وهو العوفي: صدوق يخطئ كثيرًا، وأخرجه الطبري من طريق الأعمش، عن عطية، به مرفوعًا. التفسير (٢٢/ ٥).

اپنے اوپر سیاہ اون کی منقش چادر مبارک اوڑھے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ نے ان دونوں کو اس چادر میں چھپالیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آ... پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ علیہ السلام نے ان کو بھی اس میں چھپالیا، پھر آپ ...

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِ...

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ...

4708- كَتَبَ اِلَيَّ اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّحْوِيِّ يَذْكُرُ، اَنَّ ... نِي عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ ... قَالَ سَعْدٌ: نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَاَدْخَلَ عَلِ... الَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي وَاَهْلُ بَيْتِي

✦✦ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

(انمایریداللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا)

نازل ہوئی، تو آپ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور ان کے حسنین کریمین کو اپنی چادر کے نیچے چھپایا پھر بولے: اے اللہ یہ میرے اہل اور میرے اہل بیت ہیں۔

4709- حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَحْمَةٍ هَابِطَةٍ، قَالَ: ادْعُوا لِي، ادْعُوا لِي، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَهْلَ بَيْتِي عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، فَجِيءَ بِهِمْ، فَاَلْقٰى عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءَهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اٰلِي فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اَنَّهُ عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلٰى اٰلِهِ

✦✦ حضرت اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمتِ الٰہی کے نزول کو محسوس کیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس بلاؤ، میرے پاس بلاؤ، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو بلائیں؟ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت (یعنی) علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو۔ چنانچہ ان کو بلایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر اپنی چادر ڈال دی، اور اپنے ہاتھ بلند کر کے بولے: یا اللہ! یہ میری آل ہے، تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر رحمت نازل

فرما، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ایسی صحیح روایات موجود ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت پر صلوۃ کی اسی طرح تعلیم فرمائی ہے جیسے اپنی آل پر صلوۃ کی تعلیم فرمائی۔

4710 ـ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: اَلا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَاهْدِهَا اِلَيَّ، قَالَ: سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ الصَّلاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ: قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ بِاِسْنَادِهِ وَاَلْفَاظِهِ حَرْفًا بَعْدَ حَرْفٍ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ... الصَّحِيحِ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ لِيَعْلَمَ الْمُسْتَفِيدُ اَنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ وَالْآلَ جَمِيعًا هُ... الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَوْثَقِ التَّابِعِينَ بِالْكُوفَةِ

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: کعب بن ... نے مجھے کہا: کیا میں آپ کو ایسی چیز تحفہ نہ دوں جو میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے ... فرماتے ہیں: پھر (کعب بن عجرہ) نے مجھے یہ تحفہ دیا، فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ... پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: یوں پڑھا کرو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْ... كَ حُمَيْدٌ مُجِيبٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْ... كَ حَمِيدٌ مَجِيد

یہی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بخاری شریف میں بالکل اسی سند کے ہمراہ لفظ بہ لفظ اسی طرح نقل کی ہے، اور میں نے اس حدیث کو یہاں پر اس لئے نقل کیا ہے تاکہ علم کے شائق کو پتہ چل جائے کہ اہل بیت ہی آل پاک ہیں۔

اور ابوفروہ عروہ بن حارث ہمدانی کوفہ کے باوثوق تابعین میں سے ہیں۔

ذكره ابن حبان فى «الثقات».

له عند (م) حديث فى العزل.

وعند (س) هذا، وآخر فى كيفية الصلاة على النبى

وعند (د) فى كراهة التسرع إلى الحكم.

قلت: قال ابن سعد: كان قليل الحديث. وقال الدَّا

الله عليه وآله وسلم -.

٤٤٤٨ - عَبْدُ الرَّحمنِ بْنُ بَكْر بن الرَّبِيع بن مُسْلِم الـ

روى عن: أبيه، وجده، وسهل بن قرين، ومحمد بـ

النضر بن إسماعيل.

روى عنه: مسلم حديثًا واحدًا فى الرفع قبل الإمام،

ابن خرزاذ، وتمتام، ومعاذ بن المُثَنَّى، وأبو خَلِيفَة، وغيرهم.

قال أبو حاتم: محله الصدق، يحدث عن جده أحاديث صحاحًا.

وقال أبو القاسم البَغوِى: مات سنة ثلاثين ومائتين.

قلت: وذكره ابن حبان فى «الثقات».

٤٤٤٩ - عَبْدُ الرَّحمنِ بنُ أَبِى بَكْر بن عُبَيْدِ اللَّه بن أَبِى مُلَيْكَة التَّيمِى المَدَنِى[٢] (ت ق).

روى عن: عمه عبد اللَّه، وزرارة بن مصعب بن عبد الرحمن بن عَوْف، وإسماعيل بن محمد بن سعد، وإسماعيل بن عبد اللَّه بن جعفر، وموسى بن عقبة، وجماعة.

وعنه: ابنه أبو غِرَارة محمد بن عبد الرحمن الجدعانى، وإسْرَائيل، والشافعى، وابن وهب، ووَكِيع، وأبو مُعَاوِيَة، وإسحاق بن جعفر إن كان محفوظًا، وابن أبى فُدَيْك، ويزيد بن هارون، وعبيد بن الطفيل المقرئ، وعلى بن الْجَعْد، والقعنبى، وغيرهم.

قال إسحاق بن منصور عن ابن مَعِين: ضعيف.

وقال أبو حاتم: ليس بقوى فى الحديث.

وقال النَّسَائِى: ليس بثقة.

قلت: وقال أبو طالب عن أحمد: منكر الحديث. وكذا نقل العُقَيْلِى عن البخارى.

---

(١) ينظر: تهذيب الكمال (١٦/ ٥٥١)، تقريب التهذيب (١/ ٤٧٣)، خلاصة تهذيب الكمال (٢/ ١٢٦)، الكاشف (٢/ ١٥٧)، الجرح والتعديل (٥/ ١٠٢٤).

(٢) ينظر: تهذيب الكمال (١٦/ ٥٥٣)، تقريب التهذيب (١/ ٤٧٢)، خلاصة تهذيب الكمال (٢/ ١٢٦)، الكاشف (٢/ ١٥٧)، تاريخ البخارى الكبير (٥/ ٢٦٠)، تاريخ البخارى الصغير (٢/ ٤٤).

ابیها و قومها'' نہیں بخدا (یعنی) آپ کی ازواج آپ کی اہل بیت میں داخل نہیں کیونکہ

عورت تو کچھ عرصہ مرد کے پاس رہتی ہے پھر وہ اسے طلا

جاتی ہے الخ۔ پھر کہا اهل بیته اصله و عصبته و من

سے حقیقی قرابت دار مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے (کذ

مصر و کذا فی تفسیر ابن جریر ج ۲۲ ص ۵)

(۲) مفسر ابن جریر اور امام احمد بن حنبل نے ابو سعید خد

میں حضرت علی سے اور حاکم نے مستدرک میں جعفر ابن

وقاص سے اور ابو حاتم نے بحوالہ سیرت حلبیہ ابن عباس

مبارکہ انہی بزرگواران کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ مصداق اہل بیت ... ار ہیں۔ انہی

صحابہ کرام کی تصریحات پر اکتفا کی جاتی ہے۔

ع در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

تعیین اہل بیت کے متعلق تابعین کے آراء و نظریات

تابعین عظام کی ایک خاص جماعت نے اہل بیت سے انہی بزرگواروں کے مراد ہونے کی تصریحات کی ہیں چنانچہ کتاب الشرف المؤبد مولفہ نبہانی مطبع مصر ص ۷، ۶ پر اس امر کے قائل صحابہ کے اسماء ذکر کرنے کے بعد تابعین کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ و جماعة من التابعین عن مجاهد و قتاده و غیرهم کما نقل الامام البغوی و ابن الخازن الخ یعنی تابعین کی ایک جماعت بھی اس چیز کے قائل ہے (کہ اہل بیت نبوی سے مراد یہی پانچ بزرگوار ہیں چنانچہ مجاہد و قتادہ وغیرہ سے یہی منقول ہے جیسا کہ امام بغوی اور ابن خازن نے نقل کیا ہے۔



پھر آپ ﷺ نے قبائل کو گھرانے کا قرار دیا اور مجھے ان میں بہترین گھر والا بنایا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ہوا۔

''اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت سے ناپاکی کو دور فرما کر تمہیں اچھی طرح پاک فرما دے''۔ (الاحزاب: ۳۳)

کلام کا حاصل یہ ہے کہ

رہائشی گھر میں رہنے والے افراد اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اس لئے کہ ان کو یہاں مخاطب فرمایا گیا ہے اور جب میرے اہل سے مراد نسبی گھر والے ہوں تو وہ بھی اس سلوک میں خفیًا مراد ہوں گے۔ جو آپ نے ان کے ساتھ کیا جن کا ذکر گزر گیا ہے لہٰذا یہاں اہل بیت سے عمومی مفہوم مراد ہے۔ جس طرح کہ آپ ﷺ کی ازواج اور آپ کے نسبی گھر والے اور وہ سب بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں۔

اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کئی طرق سے آئی ہے۔ جن میں بعض کی اسناد حسن ہیں کہ میں ان اہل بیت میں سے ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے ناپاکی کو دور فرما کر اچھی طرح پاک فرما دیا ہے لہٰذا رہائشی گھر کی طرح نسب کی بیٹی بھی آیت میں مراد ہے۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ

ان سے پوچھا گیا کہ

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی آپ ﷺ کے اہل بیت میں ہیں۔

ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں مگر آپ ﷺ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ کو حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اشارہ کیا کہ آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کے رہائشی گھر کے اہل میں سے ہیں۔ جس کے رہنے والے کرامات و خصوصیات سے ممتاز ہیں نہ کہ آپ ﷺ کے نسبی اہل بیت ہیں۔ وہ تو صرف وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ کو حرام فرمایا گیا ہے۔

(الصواعق المحرقة عربی: فی الآیات الواردة فیہم: ص: 145 'کتب خانہ مجیدیہ' ملتان)

پھر یہ آیت کریمہ اہل بیت نبوی ﷺ کے فضائل کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے کہ ان کے تذکرہ ہے۔ اس کی ابتدا انما کے لفظ سے ہوئی ہے جو کہ حصر کے لئے آتا ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

وہ ان سے ناپاکی کو دور فرمائے گا جو ایمانیات میں گناہ اور شک کا موجب ہوتی ہے اور ... سے منزہ فرما دے گا اور جلد ہی بعض طرق میں ان کا آگ پر حرام ہونا بھی بیان کیا جائے گا اور ...

یعلی و ابن عساکر اور مسند احمد ابن حنبل ج ۶ ص ۳۲۳ ۔ ل

بعض روایات سے تو یہاں تک ثابت ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ نے دامن عبا اٹھا کر داخل ہونا چاہا تو آنحضرت نے ذرا تند لہجہ میں فرمایا "تنحی عن اھل بیتی" اے ام سلمہ میرے اہل بیت سے دور ہو جاؤ۔ چنانچہ میں مکان کے گوشہ میں بیٹھ گئی ملاحظہ ہو۔ مسند احمد حنبل جل ۶ ص ۲۹۶ کنز العمال ج ۷ ص ۱۰۳ وغیرہ بعض روایات مندرجہ در منثور ج ۵ ص ۹۸ اور تفسیر ابن جریر ج ۲۲ ص ۶ صواعق محرقہ ص ۲۲۷ میں جناب ام سلمہ کا بیان یوں قلمبند کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا الست من اھل البیت کیا میں اہل بیت سے نہیں ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا "انت من ازوج النبی" یعنی اے ام سلمہ تم ازواج نبی سے ہو (یعنی اہل بیت میں سے نہیں ہو۔) اس سے زید ابن ارقم کے نظریہ کی تائید مزید ہوتی ہے بعض روایات میں یوں وارد ہوا ہے کہ "انت من اھل البیت العامۃ" یعنی تم میرے عمومی اہل بیت (یعنی اہل بیت سکنی) میں سے ہو نہ کہ خصوصی و حقیقی اہل بیت میں سے کیونکہ وہ یہ بزرگوار ہیں جو زیر عبا ہیں۔ (ملاحظہ ہو صواعق محرقہ ص ۲۲۴ طبع جدید)

(نوٹ) اس آخری روایت سے ایک اور گھتلی بھی سلجھ گئی وہ یہ کہ اگر کسی وقت کسی جگہ ازواج نبی پر لفظ اہل بیت کا اطلاق ہوا ہے تو وہ اس کے عمومی معنی یعنی ا...

ل امام فخر الدین اپنی تفسیر ج ۲ ص ۷۰۰ پر حدیث کساء لکھ... علم

ان ھذہ الروایۃ کالمتفق علی صحتھا بین اھل التفسیر ... کی

صحت پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ ایک ... ت

اور وہ بھی ایسی کہ جنکی صحت پر اتفاق کا دعوی کیا گیا ہے اور دوسری ... بھی

موجود نہیں ہے لیکن پھر بھی اسی قول کو دوسرے پر ترجیح دی جا رہی ...

... نہیں ... اور کیا ہے؟ (منہ عفی عنہ)

کیا جاتا ہے جیسے آیت "اهلک عاد ن الاولی" میں اولیٰ کا لفظ ہے۔ "عاد اُخری" کوئی قوم نہیں ہوئی پھر بھی قوم عاد کو "عاد ن الاولی" فرمایا۔ یا جاہلیت سے مراد قبل از اسلام کا دور ہے (جس کی کوئی حد بندی نہیں)۔

"واقمن الصلوٰة واٰتین الزّکٰوة واطعن اللّٰه و رسوله" (اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ یعنی تمام اوامر و نواہی کی پابندی کرو، یہی تقویٰ ہے جو تمہارے فضیلت یاب ہونے کی ضروری شرط ہے)۔

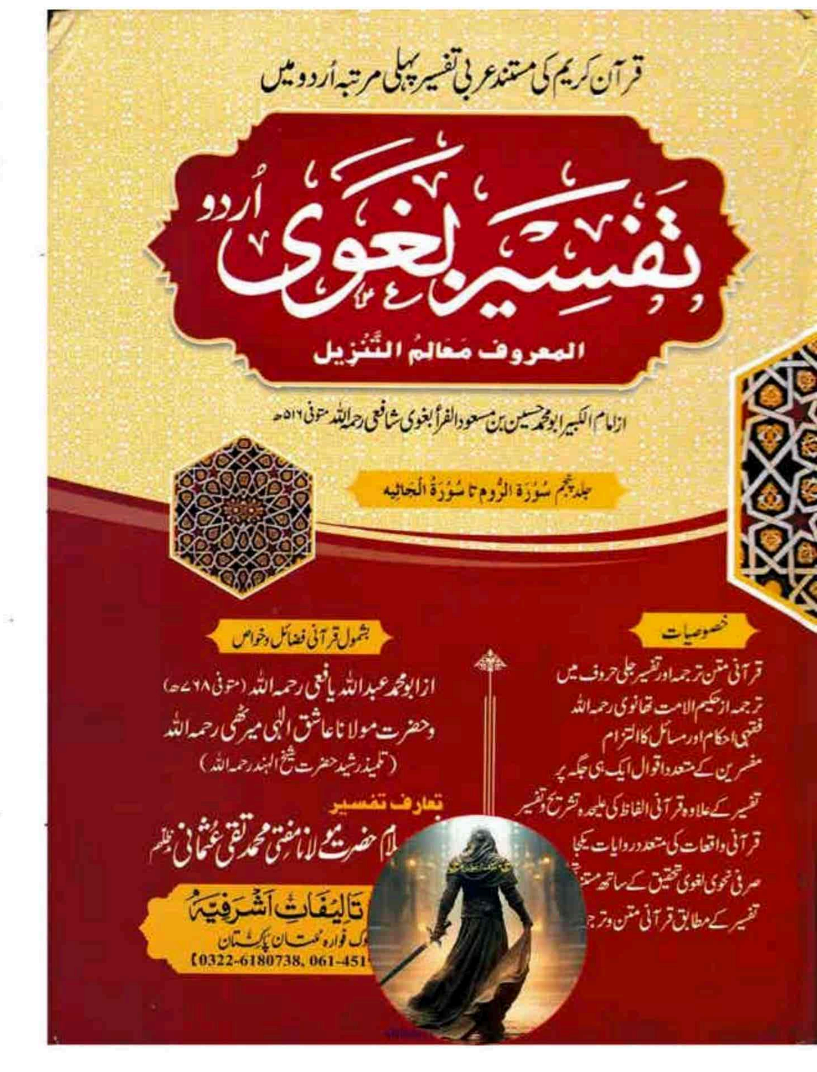
"انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرّجس اهل البیت ویطهرَکُم تطهیرًا" (اے اہل بیت (نبی)! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور کامل طور پر تم کو پاک کرنا چاہتا ہے)۔

رجس کی وضاحت

رجس سے مراد ہے عمل شیطانی یعنی گناہ اور ہر وہ حرکت جس میں کوئی شرعی یا ایسی طبعی برائی ہو جو اللہ کو ناپسندیدہ ہو۔ اہل البیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگ ہیں۔ عکرمہ اور مقاتل کے نزدیک اُمہات المؤمنین مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے، سعید بن جبیر کی روایت سے بھی یہی آیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اہل البیت کے مفہوم کے تعیین کے لیے) آیت "واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایت اللّٰه والحکمة" تلاوت فرمائی۔ (رواہ ابن ابی حاتم وروی ابن جریر عن عکرمہ نحوہ)

حضرت ابو سعید خدری اور تابعین کی ایک جماعت کا قول ہے جن میں مجاہد اور قتادہ بھی شامل ہیں کہ اہل بیت ہیں۔ حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم، کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ بالوں کی اونی چادر اوڑھے باہر تشریف لے گئے، چادر پر کجاوے کے نقوش تھے، اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چادر میں لے لیا، پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی چادر میں لے لیا، پھر (سیدہ) فاطمہ آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی داخل کر لیا۔ پھر فرمایا: "انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا" (رواہ مسلم)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب آیت "انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو طلب کیا اور اپنی چادر مبارک میں داخل کیا، پھر فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی کو دور کر دے اور ان کو کامل طور پر پاک کر دے۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو بلوایا، پھر فرمایا یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی اہل بیت میں سے ہوں، فرمایا کیوں نہیں، ان شاء اللہ۔ حضرت زید بن ارقم نے فرمایا رسول اللہ صلی



بھائی فوت ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ تم بھی ایسا کر آؤ۔ پھر میرے پاس آؤ اور بیعت کرو۔ (1)

امام ابن ابی حاتم اور ابن عساکر عکرمہ کی سند سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوا۔ حضرت عکرمہ نے کہا جو چاہے اس کا اطلاق اپنی اہل پر کرے۔ یہ آیت تو حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ازواج مطہرات نبی کے حق میں نازل ہوئی۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آیت کا مصداق وہ نہیں جس طرف تم جاتے ہو بلکہ اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔ (2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل بیت سے مراد حضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔ یہ آیت حضرت عائشہ صدیقہ کے حق میں نازل ہوئی۔ (3)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ تھیں، روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ آپ پر خیبر کی بنی ہوئی چادر تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہنڈیا لائی جس میں خزیرہ (4) تھا۔ ر… بیٹوں حضرت حسن و حضرت حسین کو بلاؤ۔ حضرت فاطمہ انہیں بلا لائیں۔ ا… ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر کا باقی ماندہ حصہ پک… سے اپنا ہاتھ نکالا اور آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر عرض کی اے اللہ! یہ میر… جس کو دور کر دے اور انہیں پاکیزہ بنا دے۔ یہ آپ نے تین دفعہ کلمات دہرا… در کے اندر کیا۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ فرمایا تو خیر…

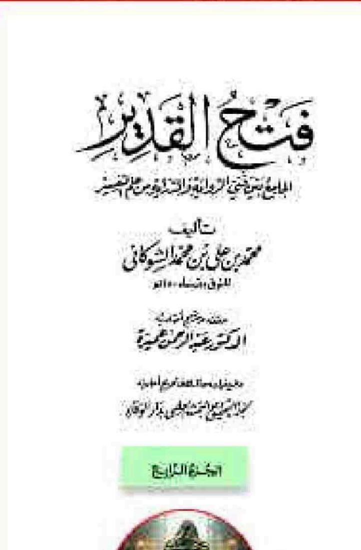
امام طبرانی رحمہ اللہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت … ماجد کی خدمت میں ثرید لائیں۔ اسے ایک کھلے برتن میں ڈالا ہوا تھا یہا… حضور ﷺ نے پوچھا تیرا چچا زاد کہاں ہے؟ عرض کی وہ گھر میں ہے۔ فرمای… رضی

1۔ معجم کبیر، جلد 11، صفحہ 264 (11688)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
2۔ …سیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 13
3۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 199، دار صادر بیروت
4۔ ایک کھانا ہے جس میں گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے جاتے ہیں اس میں زیادہ پانی ڈالا جاتا ہے جب پک جاتا ہے تو اس پر آٹے کو بکھیرا جاتا ہے۔ (مترجم)
5۔ معجم کبیر، جلد 3، صفحہ 54 (2668)

كل ما ليس فيه للّه رضا ، وانتصاب ﴿ **أهل البيت** ﴾ على المدح كما قال الزجاج ، قال : وإن شئت على البدل. قال : ويجوز الرفع والخفض . قال النحاس : إن خفض فعلى أنه بدل من الكاف والميم ، واعترضه المبرد بأنه لا يجوز البدل من المخاطب ، ويجوز أن يكون نصبه على النداء ﴿ **ويطهركم تطهيرا** ﴾ أى يطهركم من الأرجاس والأدران تطهيرا كاملا . وفى استعارة الرجس للمعصية والترشيح لها بالتطهير تنفير عنها بليغ ، وزجر لفاعلها شديد.

وقد اختلف أهل العلم فى أهل البيت المذكورين فى الآية ، فقال ابن عباس وعكرمة وعطاء والكلبى ومقاتل وسعيد بن جبير : إن أهل البيت المذكورين فى الآية هنّ زوجات النبىّ ﷺ خاصة. قالوا والمراد بالبيت بيت النبى ﷺ ومساكن زوجاته لقوله : ﴿ **واذكرن ما يتلى فى بيوتكنّ** ﴾ . وأيضا السياق فى الزوجات من قوله : ﴿ **يأيها النبىّ قل لأزواجك** ﴾ إلى قوله : ﴿ **واذكرن ما يتلى فى بيوتكن من آيات الله والحكمة إن الله كان لطيفا خبيرا** ﴾ . وقال أبو سعيد الخدرى ومجاهد وقتادة ، وروى عن الكلبى : أن أهل البيت المذكورين فى الآية هم علىّ وفاطمة والحسن والحسين خاصة ،ومن حججهم الخطاب فى الآية بما يصلح للذكور لا للإناث ، وهو قوله : ﴿ **عنكم** ﴾ و﴿ **يطهركم** ﴾ ولو كان للنساء خاصة لقال عنكنّ ويطهركن . وأجاب الأولون عن هذا أن التذكير باعتبار لفظ الأهل كما قال سبحانه : ﴿ **أتعجبين من أمر اللّه رحمة الله وبركاته عليكم أهل البيت** ﴾ [هود: ٧٣] وكما يقول الرجل لصاحبه : كيف أهلك ؟ يريد زوجته أوزوجاته ، فيقول : هم بخير .

ولنذكر هاهنا ما تمسك به كلّ فريق . أما الأولون فتمسكوا بالسياق ، فإنه فى الزوجات كما ذكرنا ، وبما أخرجه ابن أبى حاتم وابن عساكر من طريق عكرمة عن ابن عباس فى قوله : ﴿ **إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت** ﴾ قال : نزلت فى نساء النبىّ ﷺ خاصة . وقال عكرمة : من شاء باهلته أنها نزلت فى أزواج النبىّ ﷺ .
طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس . وأخرج ابن جرير وابن
وأخرج ابن سعد عن عروة نحوه .



وأما ما تمسك به الآخرون ، فأخرج الترمذى وصححه
والحاكم وصححه ، وابن مردويه والبيهقى فى سننه من طرق عن
نزلت : ﴿ **إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت** ﴾ وفى
والحسين ، فجللهم رسول اللّه ﷺ بكساء كان عليه ، ثم قال :
عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا »[1] . وأخرج ابن جرير وابن الم
وابن مردويه عن أمّ سلمة أيضا ؛ أن النبىّ ﷺ كان فى بيتها على
فجاءت فاطمة ببرمة فيها خزيرة ، فقال رسول الله ﷺ : « ادعى

---

(١) الترمذى فى التفسير (٣٢٠٥) وقال : « هذا حديث غريب » وابن جرير ٦/٢٢ وصح /٤١٦ وقال: «على شرط البخارى » وقال الذهبى :« سمعه الوليد بن مزيد من الأوزاعى » ، والبيهقى ٢/ ١٥٠ .

ہوں گی تو لوگ حیاء کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے گمان کیا یہ اس طرح ہی ہوگا، تو آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اقتدا کرتے ہوئے نکل پڑیں اسلام کا یہ فرمان ہے: لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ (النساء: 114) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (الحجرات: 9)

اصلاح احوال کا امر ایسا ہے جس کے مخاطب تمام لوگ ہیں، ... اللہ تعالیٰ نے اپنی قضاء سابق کی بنا پر اس کا ارادہ نہ کیا کہ اصلاح واقع ہو، ... تھا کہ دونوں فریق فنا ہو جاتے تو کسی نے اس اونٹ کا قصد کیا اس نے اس ... تو محمد بن ابو بکر نے حضرت عائشہ صدیقہ کو تھام لیا اور انہیں بصرہ لے گیا ... رتیں حضرت علی شیر خدا نے ان کے ساتھ ملائی تھیں، یہاں تک کہ انہوں ... سے پہنچایا جو بھی آپ نے تاویل کی اس میں مصیب اور ثواب کی مستحق ... حکام میں مصیب ہوتا ہے۔ سورۃ النحل میں اس اونٹ کا نام گزر چکا ہے ...

وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ جو ... کرتی ہیں۔ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ رجا ... ہیں۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور آپ کے وہ ... بعد میں آئے گی۔ أَهْلَ الْبَيْتِ مدح کے طور پر منصوب ہے۔ کہا: اگر ... اور جر دونوں جائز ہیں۔ نحاس نے کہا: اگر اسے کم سے بدل بناتے ہوئے جر دی جائے تو ابو العباس محمد بن یزید کے نزدیک جائز نہیں۔ کہا: مخاطبہ اور مخاطب سے بدل نہیں بنایا جاتا کیونکہ دونوں بیان کے محتاج نہیں ہوتے۔ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا، تطہیر مفعول مطلق ہے اور اس میں تاکید کا معنی پایا جاتا ہے۔

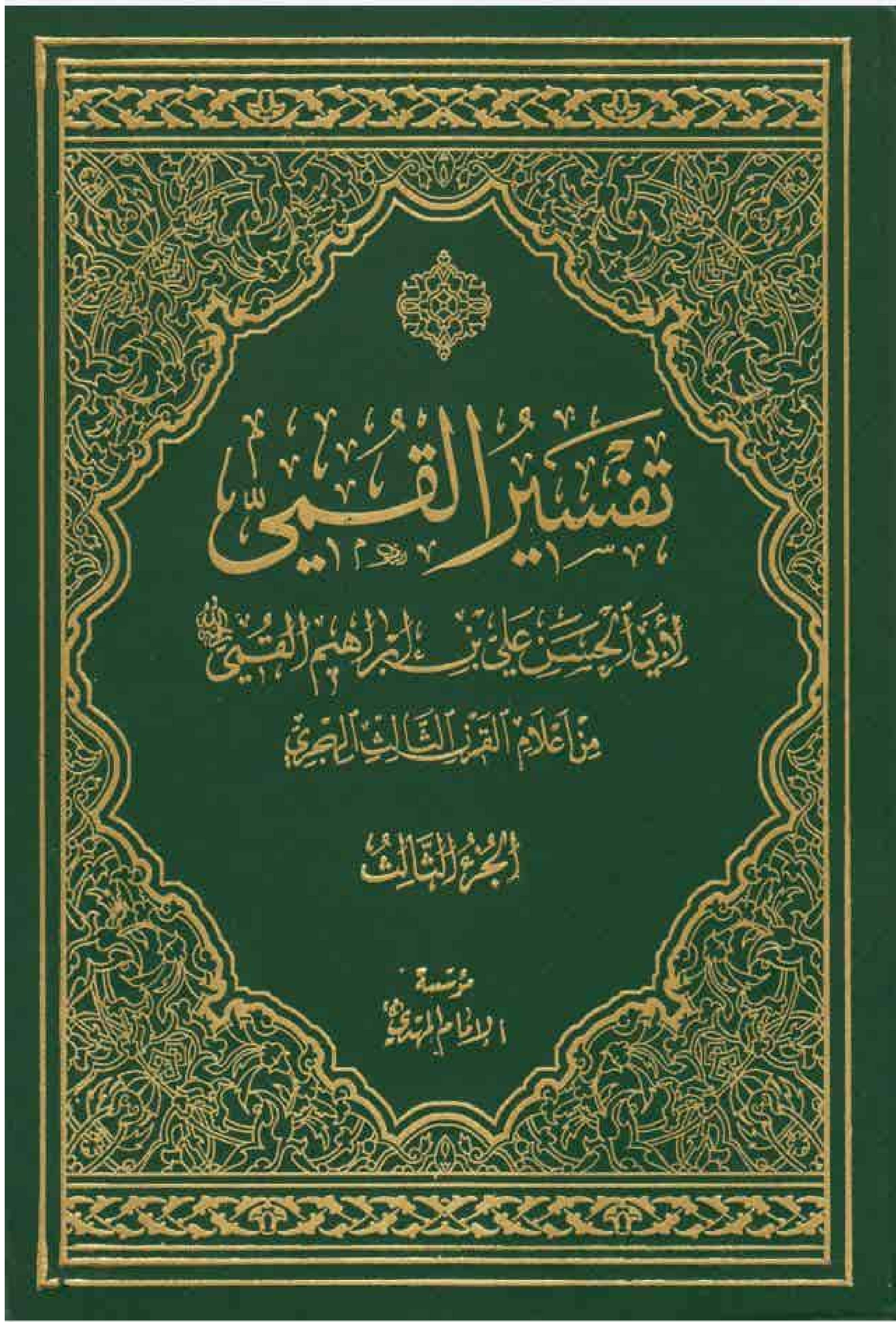
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾

''اور یاد رکھو اللہ کی آیتوں اور حکمت کی باتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا لطف فرمانے والا ہر بات پر باخبر ہے''۔

اس میں تین مسائل ہیں:

مسئلہ نمبر 1۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ یہ الفاظ یہ معنی دیتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔ اہل علم نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اہل بیت کون ہیں؟ (1)۔ عطا، عکرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مراد صرف آپ کی ازواج ہیں ان کے ساتھ کوئی مرد اہل بیت میں شامل نہیں۔ وہ اس طرف گئے ہیں کہ بیت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکن ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ، ایک فرقہ نے کہا: جن

1۔ المحرر الوجیز، جلد 4، صفحہ 384


تفسير القمي
لأبي الحسن علي بن إبراهيم القمي
من أعلام القرن الثالث الهجري
الجزء الثالث
مؤسسة
الإمام المهدي

فأقبل رسول الله ﷺ يمشي حتّى انتهىٰ إلى باب من أبواب المسجد، فأخذ بعضادته[1] وفي المسجد مكان يسمّىٰ السُّدّة، فسلّم، ثمّ قال: هل تسمعون يا أهل السُّدّة؟ فقالوا: سمعنا وأطعنا.

فقال: هل تبلّغون؟ قالوا: ضَمِنّا ذلك لك يا رسول الله.

[قال] قال رسول الله ﷺ: أُخبركم أنّ الله خلق الخلق قسمين، فجعلني في خيرهما قسماً، وذلك قوله: ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ ﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾ فأنا من أصحاب اليمين، وأنا خير أصحاب اليمين،

ثمّ جعل القسمين أثلاثاً، فجعلني في خيرها ثُلثاً، وذلك قوله: ﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۞ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۞ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ فأنا من السابقين، وأنا خير السابقين.

ثمّ جعل الأثلاث قبائل، فجعلني في خيرها قبيلة، وذلك قوله: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ﴾[2]

فقبيلتي خير القبائل، وأنا سيّد ولد آدم وأكرمكم[3] على الله ولا فخر،

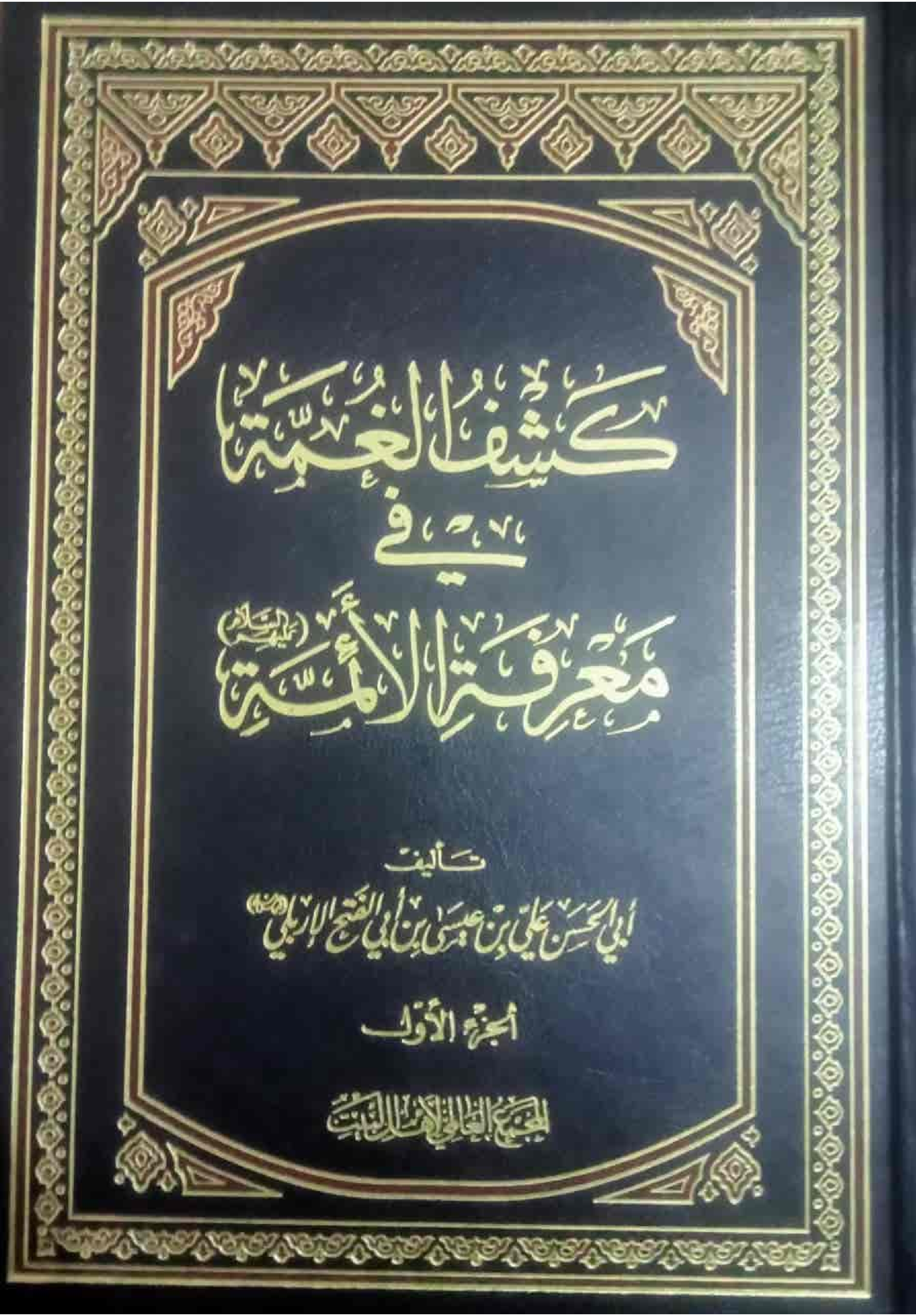
ثمّ جعل القبائل بيوتاً، فجعلني في خيرها بيتاً، وذلك قوله:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾[4]

ألا وإنّ إلهي[5] اختارني في ثلاثة من أهل بيتي، وأنا سيّد الثلاثة وأتقاهم[6] لله ولا فخر، اختارني وعليّاً وجعفراً ابني أبي طالب، وحمزة بن عبد المطّلب، كنّا رُقوداً بالأبطح، ليس منّا إلّا مُسَجّىٰ بثوبه على وجهه، عليّ بن أبي طالب عن يميني وجعفر بن أبي طالب عن يساري، وحمزة بن عبد المطّلب عند رجلي، فما نبّهني عن رقدتي غير حفيف أجنحة الملائكة، وبرد ذراع عليّ بن أبي طالب في صدري

---

(١) «بعضادتيه» خ، البرهان. (٢) الحجرات: ١٣. (٣) «وأكرمهم» البرهان.
(٤) الأحزاب: ٣٣. (٥) «الله» البرهان. (٦) «أبقاهم، والقائم لله» خ.


كشف الغمة
في
معرفة الأئمة (عليهم السلام)
تأليف
أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي
الجزء الأول
المجمع العالمي لأهل البيت

وفي رواية أخرى: قالت: فقلت: يا رسول الله، ألستُ من أهل بيتك؟ قال صلى الله عليه وآله وسلّم: «إنّكِ على خير ـ أو: إلى خير ـ»[1].

ومن مسند أحمد بن حنبل[2]: عن أمّ سلمة رضي الله عنها قالت: بينما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم في بيتي يوماً إذ قالت الخادم[3]: إنّ عليّاً وفاطمة والحسن والحسين بالسدّة[4]، قالت: فقال لي: «قومي فتنحّي لي عن أهل بيتي». قالت: فقمت فتنحّيت من البيت قريباً، فدخل عليّ وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام وهما صبيّان صغيران، [قالت:][5] فأخذ الصبيّين فوضعهما في حجره فقبّلهما، قالت: واعتنق عليّاً بإحدى يديه، وفاطمة باليد الأخرى، فقبّل فاطمة وقبّل عليّاً[6]، فأغدف عليهم خميصة سوداء وقال: «اللهمّ إليك لا إلى النّار أنا وأهل بيتي». قالت: وقلت: وأنا يا رسول الله؟ فقال: «وأنت».

يقال: أغدفت قناعها: أرسلته، وأغدف الليل: أرخى سدوله. والخميصة: كساء أسود مربّع له علمان، وإن لم يكن له علمان

---

(١) ورواه ابن المغازلي في الحديث ٣٤٧ من المناقب: ص ٣٠٣، وأحمد في مسنده: ٦: ٢٩٢ و ٢٩٨ و ٣٠٤، والحبري في تفسيره: ص ٣٠٢ ح ٥٣.

(٢) رواه أحمد في المسند: ٦: ٢٩٦ و ٣٠٤ مع مغايرة في بعض الألفاظ، والموافق لهذا المتن ما رواه في الحديث ٩٨٦ من الفضائل: ٢: ٥٨٣.

ورواه الحبري في تفسيره ذيل الآية الشريفة: ح ٥٤ ص ٣٠٤، وابن سعد في ترجمة الإمام الحسين عليه السلام من القسم غير المطبوع من الطبقات الكبرى: ص ٢٢ ح ٢٠٠، والدولابي في الكنى والأسماء: ٢: ١٢١ و ١٢٢، والطبراني في المعجم الكبير: ٣: ٥٤ ح ٢٦٦٧.

(٣) الخادم يقال على الذكر والأنثى، كما في صحاح اللغة.

(٤) السدّة: باب الدار.

(٥) ما بين المعقوفين من فضائل أحمد.

(٦) قولها: «وقبّل عليّاً» غير موجود في الفضائل، نعم موجود في المسند.

فليس بخمصية[١].

فإن سأل سائل فقال: إنّما أنزلت هذه في أزواج النبي صلى الله عليه وآله وسلّم، لأنّ قبلها: ﴿يـا نِسـاءَ النَّـبِيِّ﴾؟ فقُل: ذلك غلط رواية ودراية. أمّا الرواية فحديث أمّ سلمة، وفي بيتها نزلت هذه الآية، وأمّا الدراية: فلوكان في نساء النبيّ لقيل: «ليذهب عنكنّ الرجس ويطهّركنّ»، فلمّا نزلت في أهل بيت النبيّ عليه وعليهم السلام جاء على التذكير، لأنّهما متى اجتمعا غلبت التذكير.

وأهل الكتاب: اليهود والنصارى.

وأمّا قوله تعالى: ﴿اعْمَلُوا آلَ داوُدَ شُكْراً وَقَلِيلٌ مِنْ عِبادِيَ الشَّكُور﴾[٢].

فشكراً ينتصب على المصدر، تقديره «اشكروني بطاعتكم شكراً»، فصلاة العبد وصومه وصدقته شكر لله، وأفضل الشكر «الحمد لله»، فإنّه يعني ماوهب لهم من النبوّة والملك العظيم: كان يحرس داود في كلّ ليلة ثلاثون ألفاً، وألان الله له الحديد، ورزقه حسن الصوت بالقراءة، وآتاه الحكمة وفصل الخطاب ـ قيل: فصل الخطاب: كلمة «أمّا بعد»، والجبال يسبّحن معه والطير، وأعطى سليمان ملكاً لاينبغي لأحد من بعده، وسخّرت له الريح والجنّ[٣]، وعُلّم منطق الطير[٤].



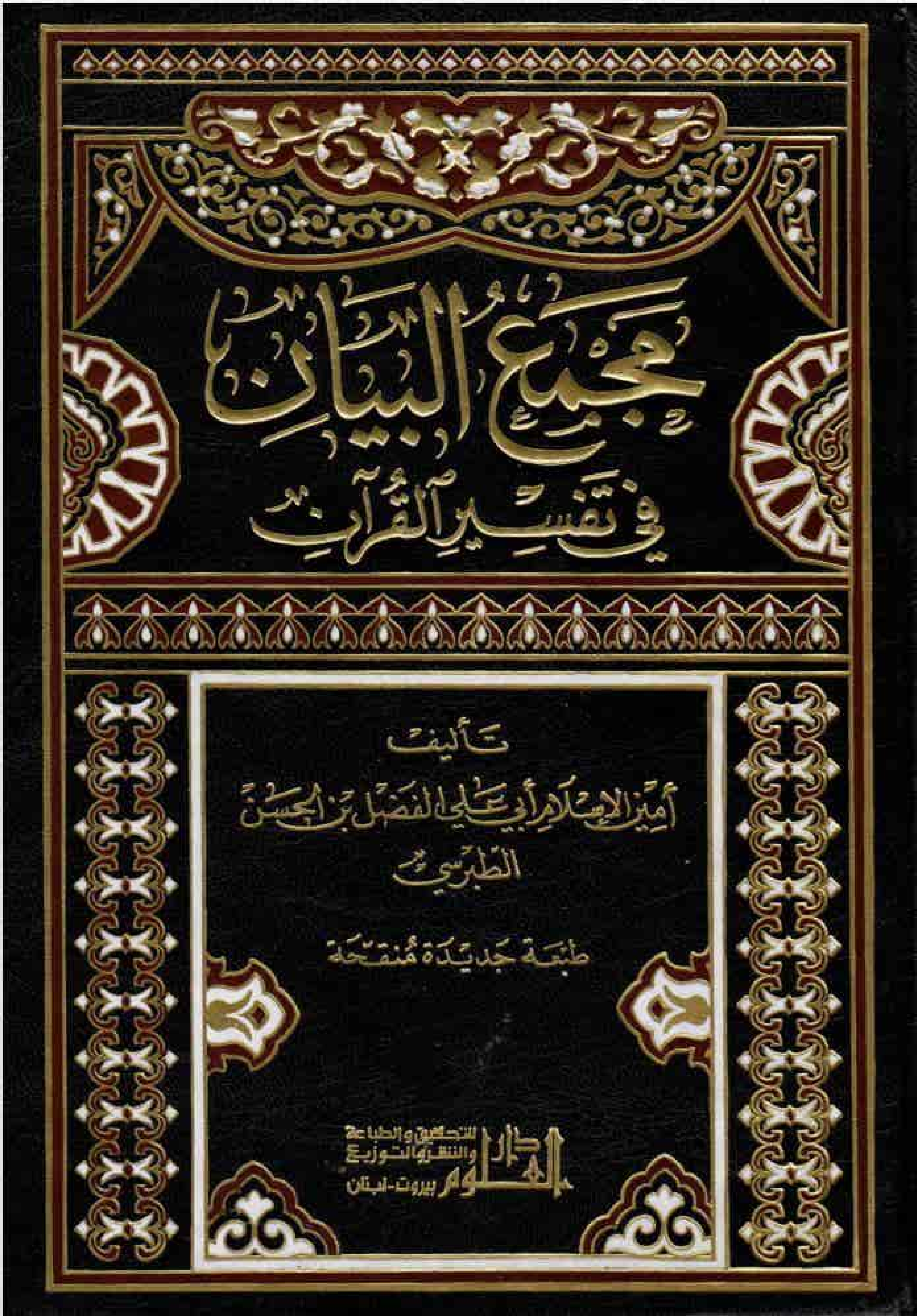
---

(١) ما ذكر في معنى الألفاظ موجود في «ن» و«خ».

(٢) سورة سبأ: ٣٤: ١٣.

(٣) في ق: «الريح والجنّ والإنس».

(٤) في نسخة ن وك من قوله: «فشكرا» إلى «الحمد لله» بعد قوله: «وعلّم منطق الطير»، وزاد بعده في «ن»: والآل جمع آلة؛ وهي خشبة، والآل: حربة يصاد بها السمك.


مجمع البيان
في تفسير القرآن
تأليف
أمين الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن
الطبرسي
طبعة جديدة منقحة
دار العلوم للتحقيق والطباعة والنشر والتوزيع
بيروت - لبنان

وثالثها: أنه إن نوى الطلاق كان طلاقاً، وإلا فلا، وهو مذهب الشافعي.

ورابعها: أنه لا يقع بالتخيير طلاق، وإنما كان ذلك للنبي ﷺ خاصة، ولو اخترن أنفسهن لمّا خيّرهن لبِنَّ منه، فأما غيره فلا يجوز له ذلك، وهو المروي عن أئمتنا ﵈.

ثم خاطب سبحانه نساء النبي ﷺ فقال: ﴿يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ مَن يَأۡتِ مِنكُنَّ بِفَٰحِشَةٖ مُّبَيِّنَةٖ﴾ أي: بمعصية ظاهرة ﴿يُضَٰعَفۡ لَهَا ٱلۡعَذَابُ﴾ في الآخرة ﴿ضِعۡفَيۡنِۚ﴾ أي: مثلي ما يكون على غيرهن، وذلك لأن نعم الله سبحانه عليهن أكثر لمكان النبي ﷺ منهن، ولنزول الوحي في بيوتهن، فإذا كانت النعمة عليهن أعظم وأوفر، كانت المعصية منهن أفحش، والعقوبة بها أعظم وأكثر، وقال أبو عبيدة: الضعفان أن يجعل الواحد ثلاثة، فيكون عليهن ثلاثة حدود، لأن ضعف الواحد مثله، وضعفي الشيء مثلاه. وقال غيره: المراد بالضعف المثل، فالمعنى أنها يزاد في عذابها ضعف، كما زيد في ثوابها ضعف، في قوله: ﴿نُّؤۡتِهَآ أَجۡرَهَا مَرَّتَيۡنِ﴾. ﴿وَكَانَ

﴿وَمَن يَقۡنُتۡ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ أي: ومن يطع الله ورسوله، والقنوت: الطاعة. وقيل معناه: من يواظب منكن على الطاعة لله ولرسوله، ومنه القنوت في الصلاة، وهو المداومة على الدعاء المعروف ﴿وَتَعۡمَلۡ صَٰلِحٗا﴾ فيما بينها وبين ربها ﴿نُّؤۡتِهَآ أَجۡرَهَا مَرَّتَيۡنِ﴾ أي: نؤتها ثوابها مثلي ثواب غيرها، وروى أبو حمزة الثمالي عن زيد بن علي ﵇ أنه قال: إني لأرجو للمحسن منا أجرين، وأخاف على المسيء منا أن يضاعف له العذاب ضعفين، كما وعد أزواج النبي ﷺ. وروى محمد بن أبي عمير عن إبراهيم بن عبد الحميد عن علي بن عبد الله بن الحسين عن أبيه عن علي بن الحسين زين العابدين أنه قال له رجل: إنكم أهل بيت مغفور لكم، قال: فغضب وقال: نحن أحرى أن يجري فينا ما أجرى الله في أزواج النبي ﷺ من أن نكون كما تقول، إنا نرى لمحسننا ضعفين من الأجر، ولمسيئنا ضعفين من العذاب، ثم قرأ الآيتين ﴿وَأَعۡتَدۡنَا لَهَا رِزۡقٗا كَرِيمٗا﴾ أي: عظيم القدر، رفيع الخطر. وقيل: إن الرزق الكريم ما سلم من كل آفة. وقيل: هو الثواب الذي لا يحسن الابتداء بمثله.

قوله تعالى: ﴿يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسۡتُنَّ كَأَحَدٖ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ إِنِ ٱتَّقَيۡتُنَّۚ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِٱلۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ ٱلَّذِي فِي قَلۡبِهِۦ مَرَضٞ وَقُلۡنَ قَوۡلٗا مَّعۡرُوفٗا ﴿٣٢﴾ وَقَرۡنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ ٱلۡجَٰهِلِيَّةِ ٱلۡأُولَىٰۖ وَأَقِمۡنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعۡنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرٗا ﴿٣٣﴾ وَٱذۡكُرۡنَ مَا يُتۡلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنۡ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلۡحِكۡمَةِۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّ ٱلۡمُسۡلِمِينَ وَٱلۡمُسۡلِمَٰتِ وَٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ وَٱلۡقَٰنِتِينَ وَٱلۡقَٰنِتَٰتِ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلصَّٰدِقَٰتِ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰبِرَٰتِ وَٱلۡخَٰشِعِينَ وَٱلۡخَٰشِعَٰتِ وَٱلۡمُتَصَدِّقِينَ وَٱلۡمُتَصَدِّقَٰتِ وَٱلصَّٰٓئِمِينَ وَٱلصَّٰٓئِمَٰتِ